

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232688

UNIVERSAL
LIBRARY

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُتْرَ إِلَّا بِاللَّهِ

از تالیف شیخ الاسلام ابو الفتح محمد بن عبد الوہاب
علیہ السلام و تالیف مولانا محمد امجد علیہ السلام

بِالنَّشَافَةِ

ترجمہ اردو

حَمْدُهُ

مکتبہ دار الفکر
از تالیف مولانا محمد امجد علیہ السلام و تالیف مولانا محمد امجد علیہ السلام

مَطْبَعُ مَكَّةَ وَتَعْلَافُ كَرْدِ

رَجَّحَ مُحَمَّدًا لَا بَوْمَ مَضْبُوعَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین
 اما بعد ابو عبید اللہ معروف بخلام العلی ابن حافظ داؤد ابن حافظ
 شیخ محمد ابن حافظ مرتضی القصور سی غفر اللہ لہ ولہم برادران دین
 اور مخلصان صادق الیقین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ معرفت
 وجود ذات اور صفات مقدسہ حضرت باری عز اسمہ کے ہر ایک پر
 واجب ہے اور صحت ہر جہاد اور معاملات کی اسی پروقوف اور حکم
 وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ لَا يَنْبَغُ فَوْقَ عِلَّتِ غَايَةِ
 خلق مخلوق سے یہی ہے اور اصل مقصود البلاغ قرآن اور ارسال رسل کا
 یہی ہے اور قرآن شریف بیان اس امر عظیم سے مملو ہے اور رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک قرآن کے ہین بواضع ترین تقریر کی تفصیل فرماتے
 ہی پس سب پر واجب ہے کہ اس مقصود کو بذریعہ قرآن اور حدیث رسول صلی اللہ
 وسلم کی حاصل کریں اور غیر استون کا قصد نہ کریں اکثر لوگوں نے کہ بغیر اس فرمایہ
 سنیہ کے قصد تحصیل اس مطلب کا کیا ہے از دست وہ مطلب سے دور رہی اور
 راہ گم کیا اور عالم حیرانی میں سرگردان ہوئی اور سلف صالح یعنی صحابہ و تابعین

رضوان اللہ علیہم کہ مشہود ہم بالخیار اور افضل القولین میں سے ہیں جب اس فریضہ کو
 ہاتھ ہی نہ یا کامیاب و فائزہ المطلب ہوئی اور چونکہ اندون میں تصنیفات سلف
 کے مفقود اور نایاب ہیں سو اسی اکثر و بیشی اس مطلب غظمی کیواسطی اور اور ذرا لغت اختیار
 لئی اور طریق سلف کا چھوڑ دیا اور طریق متاخرین پر کہ تصنیفات انکی جابجا پہل
 رہیں میں اعتماد کیا ایسی وقت میں اس عاجز کو رسالہ حمویہ فی الرد علی الجمعین شیخ
 الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا دستیاب ہوا اور اس سال سی ہجری وافی حاصل کیا
 لیکن سبب عزلی عبارت کے فہم اکثر عوام کا سمجھنی مطالبہ کر سے قاصر ہوا اس
 لئے اس عاجز کے دل میں آیا کہ زبان اردو سلیس میں ترجمہ کرے تاکہ یہ فائدہ تمام
 اور ماندہ عام ہو پس باعانت ایک دست دینی کے کہ تکفل تحریر مسودہ کا
 ہوا تھا چند روز میں فراغت حاصل ہوئی اور اصل نسخہ ایک ہی تھا حتیٰ الوسع
 صحت میں بہت سعی کی اگر باوجود اس سعی کے کوئی غلطی ترجمہ میں رہ گئی ہو امیدوار
 غفور کا ہوں ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا ربنا ولا تحمل علينا اصرارکما حملتہ
 علی الذین من قبلنا یوننا ولا تحملنا ما لا طاقتہ لنا بہ وعف عننا

واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانظرنا

علی القوم الکافین اور اس ترجمہ کا

نام شافیہ فی ترجمۃ الحمویہ

رکھا گیا و المامول

عن المد القبول

نقطہ

بسم الله الرحمن الرحيم
 منقول اساتذہ العلماء
 ائمة الدين احسن الصفات
 اليهم اجمعين في تلك الصفات
 كقوله تعالى الرحمن
 الرحمن استودعني
 الرحمن استودعني

بسم الله الرحمن الرحيم

سوال کیا فرماتی ہیں علماء برگزیدہ پیشویان دین کی حسان کریم اللہ تعالیٰ اُن سب پر بیچ آیات صفات کے جیسا کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے الرحمن علی العرش استواء یعنی رحمن نے قرار کیا اور پر عرش کے اور جیسا کہ فرمایا تم استواء الی السماء وہی خان یعنی پہر متوجہ ہوا طرف آسمان کی اور وہ دہوان تھا اور سوال کے اور آیات سی اور نیز کیا فرماتے ہیں بیچ احادیث صفات کے جیسا کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلوب بنی آدم میں اصبیع من اصابع الرحمن یعنی دل بنی آدم کی بیچ دو انگلیوں کے ہیں انگلیوں حمار کی سی اور مثل قلم مختصر صلی اللہ علیہ وسلم کے بیض الجبار قد مہ فی النار یعنی رگہیکا اللہ تعالیٰ قدم اپنا بیچ آگ کے اور سوال اسکی ایسی اور احادیث میں کیا فرمایا ہے علمائے بیچ اُن آیات صفات اور احادیث صفات میں لیکن وضاحت اسباب میں ثواب پاؤ گے اور اجر پاؤ گے اگر چاہیگا اللہ کا جواب سب حمد واسطی اللہ رب العلمین کے ہے قول ہمارا بیچ اس بات کے وہی ہی جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور رسول اسکی نے اور وہ ہے کہ کہا ہے سابقون اولون ہے کہ مہاجرین اور انصار ہیں اور جو کہا ہے تابعین اور ائمہ مجتہدین تہذیبین کے اتفاق کیا تمام مسلمانوں نے بعد تابعین کے اوپر ہدایت انگلی کی اور اوپر سمجھ و فہم کے اور یہ

تحدیث صفات ایضا
 قلوب بنی آدم
 من اصابع الرحمن
 یضع الجبار قد مہ فی النار
 القادری غیر ذلک وما
 قالت العلماء فیہ

۴

الاستواء القول فی ذلک
 مشابہ ما جویب فیہ
 اللہ تعالیٰ جواب الحمد
 رب العالمین قولنا
 فیہ ما قال اللہ تعالیٰ
 وسوہ والسابقون
 والاولون

الائمة اربعہ
 واما قالہ ائمة
 المسلمون علی حدیثہم
 وروایہم وہل

وہ طریق ہے کہ واجب ہی اوپر مکمل مخلوق کے بیچ اس بات کے اور غیر اس کے
یعنی رجوع کرنا طرف قول الدنّٰی اور اس کی رسول اور صحابہ اور تابعین اور تبع
تابعین کے واجب ہے کیونکہ الدنّٰی جانے تعالیٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ
ہدایت کے اور دین حق کے تاکہ نکلے لوگوں کو اندھیری سے نور میں ساتھ حکم رب
اونکے کے طرف راہ الدغالِب اور محمود کے اور گواہی دی الدنّٰی نے
واسطیٰ اور اس رسول کے کہ بھیجا میں نے اسکو بلانے ولا طرف آپس ساتھ حکم آپس
کے اور حکم کیا اسکو یہ کہ وہ سے لوگوں کو ہدایت سبیل اَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَاصِرِ
اَنَّا وَمِنْ اَشْعَبِ یعنی راہ میرا ہے بلانا ہو میں طرف العد کے اور بصیرت
کے اور بلانا ہے وہ جو تابع دایر میرا ہے پس محال ہے بیچ عقل اور دین کے یہ بات

۵

کے جو چار غم روشن یعنی محمدؐ کا نکلا ہے اللہ تعالیٰ نے سبب اس کی اوگو کو طرف
نور کے اور اتاری طرف اسکے کتاب سچی تاکہ فیصلہ کرے درمیان لوگوں کے جس
چیز میں کہ وہ اختلاف کرتے ہیں اور حکم کیا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو کہ لیجاوین
جبکہ ہر دین اپنے کے طرف اوس کتاب اور شریعت کے کہ لائی میں اس کی پیغمبر
سلم اور وہ پیغمبر ملاتا ہے طرف اللہ کے اور طرف راہ اوس کی کے ساتھ حکم اسکے کے
سمجھ سچے کہ اور خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ تحقیق کیا ہے اللہ تعالیٰ نے واسطی اوس کی اور
واسطی امت اوس کی کے دین انکا اور تمام کے اوپر اور بھی نعمتیں اپنی پس باوجود اسکے
کہ سووی ایسا پیغامبر اور وہ چہڑ دے باب بیان اور علم کو مشتبه اور غیر معلوم اور
نہ تمیز کرے درمیان اہل اور صفات کے کہ لایق ہیں واسطی اللہ کے اور غیر لایق
ہو میں واسطی اس کی پس تحقیق تمیز کرنا اسما حسنی اور صفات اس کی کا جزو ہے اور غنی و فقیر

مع هذا وغير ان يكون قد
مشبهوا ولا يذموا في العقل
ويعجزوا عن التمتع بحيله وان
مع هذا اصل الدين و
الاساس الهادي

حفظه وبعثه مع تعليم كل شيء لهم فيه منفعة والدين وان تفتن فيهم ما يبتلون به بالسننهم وقلوبهم في ربهم ومعبودهم

فقد ابراهيم هذا العلم والحق في العالمين هذا

الخلفاء عن ذكر الله فكيف
 اعظم اكدنا على طلب الدين والدين
 واشهد امرنا على الله
 بل كما يقع في الدين
 لا مائة في مائة
 تختلف عند مقتضى الشان

صحابہ بیچ تمام زمانوں اپنے کے بلکہ یہ بات غیر ممکن ہے کہ ظہور میں آوی بیچ
 احمق ترین خلقت کے اور بہت موہنے پہیر نیوالے کے اندک سے اور بہت
 گری ہو کے اور مطلب نیا کے اور غافل ذکر اندک سے سی۔ پس کس طرح ظاہر ہو یہ
 بات بیچ ان بزرگوں گے یعنی ہٹ رہنا۔ ایسے ہونا اونکا اس سکا میں معتقد
 غیر حق کیا قایل غیر حق کا۔ پس یہ بات نہیں سمجھتا اسکو کوسی۔ سلمان اور نہ
 عاقل کہ یہ سمجھتا ہے حال جماعت صحابہ کا ہر کام اسباب میں زیادہ ہوا اس سے
 کہ ممکن ہو لکھنا اور اس کا اس فتویٰ میں اور پورا کرنا اوسکا۔ جانتا ہے اس کو
 وہ شخص کہ طلب کر جو اوسکو اور ڈھونڈا اوسکو۔ اور یہی نہیں جائز یہ کہ
 پہچان بہت بانیوالے ہوں انگوٹوں سے جیسا کہ کہتے ہیں اپنے پیسے کہ نہیں
 پہچانتی بین قدر سلف کا اور نہیں پہچانتے ہیں اندر اور رسول اور مومن کو
 حق پہچانتے انکیا۔ جیسا کہ امر کیا گیا ہے اور کہتے ہیں کہ طریقہ سلف کا
 سلامتی والا اور طریقہ خلف کا محاکم اور اچھا اور بہتر ہے۔ اگرچہ یہ عبارت
 جب صادر ہوئے بعض علماء سی مراد لے جائے ساتھ اوسکا منہ صحیح ہیں تحقیق
 یہ بدعتی عینے فضیلت دیتی ہیں طریقہ خلف کو کہ وہ فلسفہ نے ہیں اور جو انکی
 پیرو ہیں طریقہ سلف پر اور سب اوسکا یہ ہے کہ گمان کرتے ہیں یہ بدعتی
 بسبب کم فہمی اپنے کے اس بات کو کہ طریقہ سلف کا مجرد ایمان ہے ساتھ انفاط
 قرآن اور حدیث کے بغیر سمجھنے کے مثل امتیون اور ان پر ہوں کے کہ کہا ہے
 اللہ تعالیٰ نے بیچ حق انکے کے وَمِنْهُمْ اُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ وَلَا مَا فِيهِ
 یعنی بعض اولیٰ ان پڑھ ہیں کہ نہیں جانتے کتاب کو مگر آرزو میں دل اپنے کو

فی معقبات غیر ملو وادانہ
 من بہ غلام مسلم وعاقل
 عرف حال القوم انکلام فی
 هذا الباب اکثر من یکن سؤل
 فی هذا القیو وامنہا
 یعرف ذلك من علیہ و
 تتبعہ ویجوز ایضا ان یکن
 الخافون اعلم من السائقین



كما قد يقول بعض العلماء
 من يعرف قدر السلف و
 لا عرف الله ورسوله وامنون
 حقيقة العفة المأمورة
 ان طريقة السلف اسلام
 اعلم واحكم وانكا هذه
 الخلفاء من بعض
 العباد اذا صلوا من بعض
 وینعین بامتی فیکبیا فانہ
 منہ الذین فیصلون
 الخلف من التفسیر من حد

الخلفاء من التفسیر من حد
 الخلفاء من التفسیر من حد
 الخلفاء من التفسیر من حد

نطق الكتاب
وبه قاموا وبهم
بهم قاموا الكتاب
الهدى ومصابيح الدجى الذين
وضفاء الرسل واعلام

وَاللَّاتِ بَعْلُ الْعِزِّ وَالْمَرْيَمُ ابْنَةُ الْعَزِيزِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا
رَحْمَةُ رَبِّنَا إِنَّ الْكَافِرِينَ هُمْ أُولَئِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ
أَلَاءُ اللَّهِ شَيْئًا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

دَقُولُهُ تَعَالَى اِسْتَوَى

عَلَى الْعَرْشِ فِي سَبْعَةِ

مَوَاضِعَ الرَّحْمَنِ عَزَّ

الْعَرْشُ اسْتَوَى اِهَامَان

بَنِي صِرْحَالِ عَلِيٍّ اَبْلَغَ

اَلْاَسْبَابِ اَسْبَابِ

السموات فاطلع الى
السموات واتي بطله
كاذبا فتوذي الناس بحكيه
حميد منزل من رزق الى
امثال ذلك مما لا يحاد
يغصى المتكلف وانه
الحديث الصحيح و
الحسان ما لا يحصى مثل
قصه مع ابراهيم عليه
السلام

۱۲

الله عليه وسلم الى
توالت الملكة من عند
رهبهم وصعودها اليه
وقوله ان الملكة
تتعاقبون بالليل والنهار
فخرج الذين يا توفيقهم
الرحيم فيسالمهم وهو اعلم
بهم في الضمير وانا
الخارج الا فاموني وانا
امن من الله ما ينبغي

اور فرمايا اللہ تعالیٰ نے فتح استوی علی العرش پر ہر ارب اوپر عرش کے
اور آیات اور اقوال استوی علی العرش کا کلام اللہ میں سات جگہ میں ہے
جیسا کہ فرمایا الرحمن علی العرش استوی یعنی رحمن نے قرار کیا اوپر عرش کے
اور فرمایا اہامان بنی صرحال علی ابلاغ اسباب اسباب السموات فاطلع الى
السموات واتي بطله کاذبا یعنی امی ہامان تیار کرو اسطریعے محل شایین یونین
رستوین آسمان کے پر جہانک دیہون موسیٰ کی معبود کو اور میری شکل میں تو
وہ جو ہا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے نزول الحق حکیم حمید یعنی اتارنا ہے
حکمت والی محمودی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے منزل من رزق یعنی اتارنا گیا
ہے رب تیری سے اور مثل اسکی ہقدر آیات میں کہ شمار نہیں ہو سکتی مگر
متکلف اور عادیث صحیح اور ضحان اسقدر میں کہ نہیں شمار کیا جاتا اور نکاح مثل قصہ
معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اترا فرشتہ نکاح ربانی سے اور چڑھنا
اور نکاح طرف اسکی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتی نوبت نبوت
اتے ہیں رات اور دن میں چڑھتے ہیں وہ فرشتی کہ رات کو رہتی درمیان تہارک
طرف رب اپنی کے پیل پوچھتا ہی ان سی اللہ تعالیٰ اور حالانکہ بہت جانتا ہے
حال و نگار اور حدیث صحیح میں کہ واسطی بیج بیان حال غار جو نکل آیا ہے
آیا نہیں امانت دار جانتی ہو تم مجھ کو اور حالانکہ میں - امانت دار ہوں اور سکا
کہ اوپر آسمان کے ہے آتی ہی مجھ کو خبر آسمان کے فجر کو اور رات کو اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیج حدیث منتر کے کہ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور
غیر اسکی نے کہ رب ہمارا وہ اللہ ہے کہ اوپر آسمان کے ہی پاک ہے اسم تیرا

اللہ الذی یخیر العباد

ابوداؤد وغیرہ

الرفیہ الذی یخیر

مساء وفجدیت

خبر اسماء صبا جاو

یہی یاتنی

اے اللہ فی السماء و الارض کما
 جنتک فی السماء اجعل
 جنتک فی الارض لغفر لنا حوثنا
 ونعطایا نانت من الطیبین
 من شفائک علی ہذا الوجع و
 قال صل علیہ وسلم و
 استغفر لکم و انتی

استغفر لکم و انتی
 من حیوانہ فلیقل لکم
 السماء و کبر الحدیث و قوله
 فی حدیثہ لا قال العرش
 ذلک واللہ فوقہ و قوله
 ما اتم علیہ و قوله فی حدیث
 ازوج حتی یرجع بہ الی السماء
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵

الحمد للہ الذی انشدہ للنبی صلی
 اللہ علیہ وسلم و اخر علیہ
 شہدت بان وعدہ اللہ حق
 وان النار مثوا الکافرین
 وان العرش فوق الارض
 و قوله اللہ رب العالمین
 و قوله اللہ رب الارض
 الثقیف الذی انشد
 للنبی صلی اللہ علیہ

اور حکم تیرا بیچ آسمان اور زمین کے جس طرح کہ رحمت تیری بیچ آسمان کی ہے کہ رحمت
 اپنی بیچ زمین کے بخش واسطی ہماری گناہ ہماری اور خطائیں ہماری تو رب
 پاکونکے نازل کر ایک رحمت اپنی سے اور شفا شفا اپنی سے اوپر
 اس بیماری کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو وقت بیمار ہو
 ایک شہار سے یا بیمار ہو وی ایک بہائی بہائیوں اسکے سی پس کہے بہ و عمار
 کہ رب ہمارا اوپر آسمانوں کے ہے آخر تک اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے بیچ حدیث اوعل یعنی بزرگوں کے کہ عرش اوپر بزرگوں کے ہی در اللہ
 اوپر عرش کے ہے اور وہ جانتا ہے حال شہار اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے بیچ حدیث تبس روح کی لکھا آہے فوشہ روح کو طرف او آسمان
 کہ حسین اللہ ہے اور قول عبد اللہ ابن رواحہ کا کہ شعر یہ لکھا تھا او سنے روبرو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے او پسند کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ یہ ہے
 شعر شہد بان وعدہ اللہ حق ہ و ان النار مثوی الکافرین - گو ای
 دیتا ہوں میں اس بات کی وعدہ اللہ کا حق ہے سہ اور تحقیق آگ مکان کافروں کا
 ہے سہ و ان العرش فوق الارض - و فوق العرش رب العالمین -
 اور تحقیق عرش او پرانے کے پہتر ہے - اور اوپر عرش کے رب العالمین ہے سہ
 اور قول امی ابن ابی الصلت الثقیف کا جس نے شعر یہ لکھا تھا روبرو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پسند کیا آپنے اس کو اور فرمایا کہ ایمان لایا شعر اس کا
 اور کافر ہے دل اس کا شعر مجتہد و اللہ فہو للجدل سہ ربانی فی السماء انسی
 کبیراً - بزرگی بیان کرو اللہ کے پس وہ لایق بزرگ کے ہی رب اوپر آسمان کی ہوا ہے

وسلم فاستحسنہ
 و قال صل علیہ وسلم و
 شعر و کفر قلبہ شعر
 مجد واللہ فہو للجدل
 ربنا فی السماء
 امی صلی اللہ علیہ وسلم

واما من بلغ النور ان
 القبطه والمعزیه التي
 ذرت على يقيناً من بلع
 العلم الصريح من الرسول
 المبلغ عن الله تعالى الذي في
 الدعوى ان الله سبحانه على
 العرش وانه فوق السموات
 فخر الله تعالى على كل الجمع
 لا اله الا هو
 واما من بلغ النور ان
 القبطه والمعزیه التي
 ذرت على يقيناً من بلع
 العلم الصريح من الرسول
 المبلغ عن الله تعالى الذي في
 الدعوى ان الله سبحانه على
 العرش وانه فوق السموات
 فخر الله تعالى على كل الجمع
 لا اله الا هو

ساتھ بنا بلند کے کہ آگے ہوا آدمیوں سے۔ اور بنایا اوپر رہنے کے تخت سے
 خفا مایا نہ بغیر العین سے تری ورنہ الملائکہ مویا سے ایک بہید ہی پوشیدہ
 نہیں پاتے اسکو بینائی آنکھ کے۔ دیکھتا ہی تو فرشتوں کو کہ آگے اسکے مثل
 تصویر کے ہیں اور مثل ان شعار کے اور ہی اقوال میں جو نہیں شمار کر سکتا کوئی
 او کی مگر آمد اور بعض اوس بات سی کہ اول درجہ کے متواتر ہے لفظ اور معنی
 حاصل ہوتا ہے اوس سے نہایت درجہ کا یقین یہ ہے کہ تحقیق رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پوچھنے والے ہیں اند کے طرف سی پوچھا دیا اوسنے
 طرف امت مدعوین اپنے کے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ اوپر عرش کے ہے اور عرش
 اوپر آسمانوں کے اور یہ اوپر عرش کے ہونا موافق فطرت کے ہے کہ پیدا
 کیا اللہ تعالیٰ نے اوپر اسی فطرت کے تمام مخلوق کو عربی ہویا عجی کفر میں
 یا اسلام میں مگر نہیں سمجھتا وہ شخص کہ پیر دی فطرت اسکی شیطان نے اولیٰ
 سی اس میں اس قدر قول ہیں اگر جمع کی جاوین تو پوچھ جاوین سیکھو ان اور
 ہزاروں تک اور نہیں ہے بیچ کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کے اور نہ
 مروی ہے کسی ایک سلف امت اور صحابہ اور تابعین سے اور نہ آئمہ دین سے
 کہ جنہوں نے پایا زمانہ مہور بدعت اور اختلاف کا ایک حرف خلاف اسکی نہ لفظاً
 نہ ظاہراً اور نہیں کہا ہے کسی ہرگز کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں ہے اوپر آسمان کے
 اور نہ یہ کہ تحقیق نہیں ہے اوپر عرش کے اور نہ یہ کہ تحقیق وہ بیچ ہر مکان کے
 ہے اور نہ یہ کہ تمام مکان نسبت اوسکی برابر ہیں اور نہ یہ کہ نہیں ہے
 داخل جہان میں اور نہ یہ کہ نہیں ہے خارج جہان سے اور نہ یہ کہ تسبیح

واما من بلغ النور ان
 القبطه والمعزیه التي
 ذرت على يقيناً من بلع
 العلم الصريح من الرسول
 المبلغ عن الله تعالى الذي في
 الدعوى ان الله سبحانه على
 العرش وانه فوق السموات
 فخر الله تعالى على كل الجمع
 لا اله الا هو

واما من بلغ النور ان
 القبطه والمعزیه التي
 ذرت على يقيناً من بلع
 العلم الصريح من الرسول
 المبلغ عن الله تعالى الذي في
 الدعوى ان الله سبحانه على
 العرش وانه فوق السموات
 فخر الله تعالى على كل الجمع
 لا اله الا هو

والله اعلم بالصواب

العباد تطلبوا معرفة الله تعالى واستحقاقه من العبادات
 النعمة على هذه القديرة
 كان وجوب الكتاب والسنة ضرورة
 محضاً في أصل الدين فان حقيقة
 الامور ما يقابل هو الذي يامرنا
 بالانكسار والاشتغال بالعبادات

یا ظاہراً۔ پس اگر یہ قول بدعتیوں کا حق ہے تو چہوڑ دینا آدمیوں کو بلا کتاب
 اور سنت کی بہتر اور نافع تھا بلکہ اس تقدیر پر جو کتاب و سنت کا محض ضرر اصل
 دین میں ہے۔ کیونکہ حقیقت امر بزرگمان بدعتیوں کے یہ ہے کہ فرماتا ہی امدت کا
 تحقیق تم ای جماعت بنو کی نہ طلب کرو معرفت اللہ کے اور اس چیز کے کہ لایق
 ہے، اسکو صفات سبیلے اور شیوہ سی نہ کتاب اور سنت سی اور نہ طریقہ سلف
 اُمت سی مگر تفکر کرو تم۔ پس چو پاؤ تم از روی عقل اپنے کے لایق واسطی اللہ کے
 پس صفت کرو تم اللہ کی ساتھ اس کے کو کتاب اور سنت میں پائی جاوی یا نہ پائی
 جاوی۔ اور جو نہ پاؤ تم اسکو لایق اللہ کے اپنی عقلوں میں پس صفت کرو
 تم اللہ کی ساتھ اسکی گویائی جاوی بیچ کتاب و سنت کے پھر اس جگہ ان
 بدعتیوں کی دو فرقہ بین اکثر اُنکی یہ بات کہتے ہیں کہ جو شیہ عقل کے کتاب
 نہ ہو۔ پس نفی کرو تم اس کے اور بعض اُنکی کہتے ہیں کہ توقف کرو تم بیچ اسکی
 اور وہ چیز کہ نفی کردی اسکو قیاس عقل تمہاری کا کہ تم بیچ اسکی مختلف اور
 مضطرب ہو اور اختلاف کرتے ہو اختلاف بہت تمام اختلاف فونشی جو روئے
 زمین پر ہیں پس نفی کرو تم اسکو اور تنازع کے وقت طرف اوسی بات کے
 رجوع کرو کہ تحقیق حق یہی ہے کہ یہ حکم تعبیدی ہی یعنی امتحان کی گئی ہو
 ساتھ اسکی اور وہ شی کہ ہو منقول بیچ کتاب اور سنت کے جو مخالف ہی
 قیاس تمہاری کی یا ثابت ہو وہ شی کہ نہ سمجھی عقل تمہاری اس بنا پر کہ طریقہ اکثر
 انکی کا ہی پس جانو تم یہ کہ اوتار گئی ہی واسطی امتحان تمہاری کے نہ واسطی
 اسباب کی کہ علم حاصل کرو تم اوترنے اس کے سے اور نہ واسطی اسکی کہ پکڑو تم اوسے

نقیاً وابتداً من الکتاب والسنة ولا من طریق سلف الامم
 لكن انظر انتم فواجب ان تستدلوا
 له من الصفات صفوياً وسواها
 موجود في الكتاب والسنة ولم
 يكن واجداً مستغفلاً في
 علومكم فلا تصفوا بغير هذا

ان اختلافنا من جهة اختلاف
 العقل فانهم من جهة
 عقلهم وانما قیاس
 بل توقفوا في مختلف
 الذوات فمختلفوا في
 اختلافنا من جهة اختلاف
 العقل فانهم من جهة
 العقل وانما قیاس
 التنازع فاجمعوا في الحق
 فبذلك ما كانوا في الكتاب
 فبذلك ما كانوا في الكتاب

انما هو انهم فاعلموا انهم
 لا تعلموا فاقبلوا به
 ولا تماندوا

ہدایت۔ لیکن اوتری ہے واسطی اوسکی کہ کوشش کرو تم واسطی نکالنی شاذ
اور نادار لغتوں کے اور غیر مشہور الفاظوں کے اور اس واسطی کہ چپ رہو تم اوس
اور سپرد و رقم علم اوسکا طرف اللہ کے۔ اور جانا کہ یہ آیات نہیں دلالت کرتی
اور صفات الہی کے یہ خلاصہ ہی راوی متکلمین کا یہ کلام دیکھ رہے ہیں تصریح
کئی نبوی ایک جماعت کے اومین سی۔ اور وہ لازم ہی واسطی جماعت اونی کے
ایسا لازم کہ نہیں چارہ اوس سی۔ اور حاصل مضمون اوسکا یہی کہ کتاب اللہ
کی نہیں ہدایت کہ نتیجہ معرفت اللہ کے اور تحقیق رسول اللہ کا مغزول ہے
تعلیم اور خبر و نبی صفات اللہ کے سی کہ یہی ہے اللہ نے اوسکو اور تحقیق اکثر
وقت تنازعہ کے نہ رجوع کرین جہاں ہی اپنی طرف اللہ اور رسول کے۔ بلکہ رجوع

التنازع لا يخرجون مما تنازعوا
فيه من الله والرسول صلى الله
عليه وسلم إلى ما كان عليه
في الجاهلية والوفاء بما كان
عليه من يهود ومن لا يتبعوا
والفلاسفة وهم المشركون
والجور وبعض الصابئين
وانكأ هذا الزمان يكون له
شدة ولا يقع به الجور والظلم
والنفاق

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله رب العالمين

وَقَدْ أَمَرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا
 الشَّيْطَانُ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ خُصْمَهُ الْأَكْبَرُ
 عِبَادُوا اللَّهَ وَارْتَبِعُوا صُلُوبَكُمْ فَارْتَبِعُوا أَسْمَاءَ اللَّهِ وَسُمُوكَ اللَّهِ الْأَكْبَرُ
 الْمُنَافِقِينَ يُفِضُ اللَّهُ عَنْهُمْ صُفْحَهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ وَأَنْتُمْ فِيهَا عُثَمٌ
 فَكَيْفَ إِذَا صَابَكُمْ مَصِيبَةٌ قَالُوا هَذَا الَّذِي كُنَّا نَعْتَذِرُ بِهِ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ قُلْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

وَقَدْ أَمَرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا
 قُلْ لَكُمْ دَعْوَانِي إِلَى اللَّهِ وَأَنِ اللَّهَ يَضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ خُصْمَهُ الْأَكْبَرُ
 عِبَادُوا اللَّهَ وَارْتَبِعُوا صُلُوبَكُمْ فَارْتَبِعُوا أَسْمَاءَ اللَّهِ وَسُمُوكَ اللَّهِ الْأَكْبَرُ
 الْمُنَافِقِينَ يُفِضُ اللَّهُ عَنْهُمْ صُفْحَهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ وَأَنْتُمْ فِيهَا عُثَمٌ
 فَكَيْفَ إِذَا صَابَكُمْ مَصِيبَةٌ قَالُوا هَذَا الَّذِي كُنَّا نَعْتَذِرُ بِهِ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ قُلْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

احساناً وتوفيقاً لله
 اذْهَبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنَّهُ هُوَ الْبَاقِي
 وَاللَّهُ يَرْسُدُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْغُيُوبَ
 بَعْدَ وَفَاءِ الْعَامِلِينَ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْحَسَنُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 الْبُخَارِيُّ

الْحَقُّ الْقَلْبِيَّةُ وَالْقَلْبِيَّةُ
 الدَّلِيلُ عَلَى هَذِهِ الشَّيْءِ
 شَرْعًا هَذَا الشَّيْءُ وَاللَّهُ
 دَلِيلٌ لَنَا تَقْلِيدٌ وَاللَّهُ
 عَنِ الْمَعْنَى مِنْ
 الشَّرْكَاءِ وَ
 الصَّابِغِينَ أَوْ بَعْضَ
 وَتَهْتَمُّ الذِّبِ
 امْرُؤًا وَانْكِفُوا
 بِهِمْ مَثَل

المصدود
لشقاء الملأ
للناس ولا يمانا
الذي يكون

يعلم الناس انهم لا
يؤمنون بالاحاديث الا
تعتقدوا ما دلت عليه
الاعتقاد والذين يتصيدونكم
ولكن يقاتلونكم
وان كنتم اعداء لغيرنا
فما نؤاخذكم به فان لم
نكون عليكم فليكن الله
عليه السلام

1

ان الذين آمنوا والذين هادوا والذين
 نصروا الا ان يكونوا مشركين
 فان كان الصالحين يكون مشركين
 بل يؤمنون بالله واليوم الآخر
 كما قال الله تعالى ان الذين
 آمنوا والذين هادوا والذين
 نصروا الا ان يكونوا مشركين
 بل يؤمنون بالله واليوم الآخر
 كما قال الله تعالى ان الذين

لقب پادشاہ صاحب یون کا ہے جیسا کہ کتبہ لقب ہی پادشاہ پارسیوں کا اور
 فرعون لقب پادشاہ مصر کا اور نجاشی پادشاہ حبشہ کا پس یہ اسم جنس کا ہے
 نہ اسم علم کا اور صابے اس وقت مشرک تھے مگر تہواری نے انہیں مسلمان ہے اور
 علماء اور فکی فلاسفہ تھے اگرچہ صابے مسلمان ہی ہوا کرتے ہیں بلکہ ایمان کہتی
 ہیں ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان الذين
 آمنوا والذين هادوا والصلوات من امن بالله واليوم
 الآخر وعمل صالحا فلهم اجرهم عند ربهم يخوف
 عليهم ولا هم يَحْزَنُونَ یعنی تحقیق جو لوگ ایمان لائی اور جو لوگ یہودی
 ہوئی اور جو لوگ نصاری ہوئی اور جو صابے ہوئی جو کوئی ایمان لایا ساتھ
 اللہ کے اور دن آخر کے اور عمل کے نیک پس واسطی اور فکی اجر ہے نزدیک
 ان کے کہ نہیں خوف اوپر ان کی اور نہ وہ غمناک ہوگی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 ان الذين آمنوا والذين هادوا والصلوات من امن بالله
 واليوم الآخر فعلم صالحا فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون یعنی تحقیق جو ایمان
 لائی اور جو یہودی ہوئی اور جو صابے ہوئی اور جو نصاری ہوئی جو کوئی
 ایمان لائی ساتھ اللہ کے اور دن آخر کے اور عمل کریں نیک پس نہیں ہے
 خوف اوپر ان کی اور وہ غمناک یہودین کے لیکن انہیں سے زیادہ یا اکثر کافر
 تھے یا مشرک جیسا کہ اکثر یہود اور نصاری نے بدل دیا اور تحریف کر دیا گئی اللہ
 کو اور ہوگی کافر یا مشرک پس وہ صابے جو تھے اس وقت کافر یا مشرک یا بت
 تھے تارون کو اور باقی تھے ان کی تصویریں اور مذہب ان کا بیچ حق رب العالمین کے

ان الذين آمنوا والذين هادوا والذين
 نصروا الا ان يكونوا مشركين
 فان كان الصالحين يكون مشركين
 بل يؤمنون بالله واليوم الآخر
 كما قال الله تعالى ان الذين
 آمنوا والذين هادوا والذين
 نصروا الا ان يكونوا مشركين
 بل يؤمنون بالله واليوم الآخر
 كما قال الله تعالى ان الذين

۲۴

ان الذين آمنوا والذين هادوا والذين
 نصروا الا ان يكونوا مشركين
 فان كان الصالحين يكون مشركين
 بل يؤمنون بالله واليوم الآخر
 كما قال الله تعالى ان الذين
 آمنوا والذين هادوا والذين
 نصروا الا ان يكونوا مشركين
 بل يؤمنون بالله واليوم الآخر
 كما قال الله تعالى ان الذين

ومنهم من
 سجانہ

والفضل بن عبد

وہاں اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے بندوں کو جو چاہوں اس کی تعریف کر دوں گا۔

کے جانے کے لئے کہ جس نے اسے پہنچا دیا وہ اس کی شہادت دے گا
 کہ جس نے اسے پہنچا دیا وہ اس کی شہادت دے گا
 کہ جس نے اسے پہنچا دیا وہ اس کی شہادت دے گا

میں غیر ممکن ہے مگر تھوڑی سی ذکر کرتا ہوں مثل کتاب سن تصنیف الکافی کے
 اور ابائت ابن بطہ کی اور سنت ابی درہوی کی اور اسما الصفات بیہقی کے
 اور پہلی انکی سنت طبرانی کے اور ابی شیخ الاصبغی کے اور پہلی او سکے سنت
 خلال کے اور توحید بن خزیمہ کے اور کلام ابن عباس بن شریح کے اور روعی
 الجہمی جماعت کی اور آگے او سکے سنت عبداللہ بن احمد کے اور کلام عبدالعزیز
 صاحب الجیسیف روعی الجہمی کے اور کلام امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن
 راہویہ کے اور جاری پاس دلائل سمعی اور عقلی سے استدلال میں کہ نہیں گنجائش ہو
 اس فتویٰ میں اور میں جانتا ہوں کہ پاس مشکلیں کے بہت شبہات ہیں کہ درج کرنا
 انکا اس فتویٰ میں نامکن ہے اور جو شخص نظر کرے انہیں اور ارادہ کرے ظاہر کرنے
 اور شبہات کا پس انداز اور اسکی آسان ہے اور جبکہ اصل ان باتوں کا تعطل اور
 تاویل ہے کہ لیا ہوا چلیوں شریکین اور سابقین اور یہودی ہر کو کینہ کر خوش ہوگا
 قول مؤمن کا یا دل عاقل کا کہ پڑے راستہ ان پر مضبوطی اور اگر ہوں کا اور چہرہ
 رستہ ان لوگوں کا کہ انعام کیا ہی اللہ نے اوپر انکی کہ وہ پیغمبر اور صدیق اور
 شہید اور صالحین ہیں فصل ہر جامع کلام اس سلسلہ میں یہ ہے کہ حضرت
 کیا جاوے اللہ تعالیٰ ساتھ اس چیز کے کہ وصف کیا ہے اوسنی ذات اپنی کو
 یا وصف کیا ہی رسول اوسکی نے اور وصف کیا ہے او سکے سابقین و اولوین
 کہ نہیں پڑی قرآن اور حدیث میں کہا امام احمد بن حنبل نے کہ نہ وصف کیا جاوے
 اللہ مگر ساتھ اس چیز کے کہ وصف کیا ہے اوسنی ذات اپنی کو ساتھ او سکے
 یا وصف کیا ہے او سکے رسول او سکے نے نہ زیادتی کی جاوی قرآن اور حدیث سی

وہ جس نے اسے پہنچا دیا وہ اس کی شہادت دے گا
 کہ جس نے اسے پہنچا دیا وہ اس کی شہادت دے گا
 کہ جس نے اسے پہنچا دیا وہ اس کی شہادت دے گا

۲۷

علم الکلام میں ہے
 کہ جس نے اسے پہنچا دیا وہ اس کی شہادت دے گا
 کہ جس نے اسے پہنچا دیا وہ اس کی شہادت دے گا
 کہ جس نے اسے پہنچا دیا وہ اس کی شہادت دے گا

کہ جس نے اسے پہنچا دیا وہ اس کی شہادت دے گا
 کہ جس نے اسے پہنچا دیا وہ اس کی شہادت دے گا
 کہ جس نے اسے پہنچا دیا وہ اس کی شہادت دے گا

فَلَا يَمْلِكُونَ صِدْقًا
لَا يَمْلِكُونَ أَنْ يَنْفِقُوا عَنْهُ مَا
يَصِفُ بِهِ نَفْسَهُ وَيُؤْتِيهِ
الْحَسَنَ وَيُعْطِيهِ أَسْمَاءَ
وَيُحْيِيهِ مِنَ الْمَوْتِ وَيُخْرِجُهُ
مِنْ الْقُبُورِ وَيُخْرِجُهُ مِنَ الْقُبُورِ
وَيُخْرِجُهُ مِنَ الْقُبُورِ وَيُخْرِجُهُ

فی اسماء اللہ کما یابنہ
وکل واحد منہن فی تعطیل
والتمثیل وجمعہن بالاعتطیل
التمثیل اسماء المعطولات فانہم
یغیرہن اسماء اللہ تعالیٰ وصفاتہ
الاسماء اللاتی بالحقائق
شعر علی فی نفی ثانی المعطولات

فقد جمعوا بین التعطیل والتمثیل
فما اخرجوا عن المعطولات
مثلاً الا انهم عطلوا
تسمیة وتمثیل ہنہم بالاسماء
اسماء وصفاتہ بالمعنی
خلقہا وصفاتہ وتعطیل لہا
تسمیة من اسماء الصفات
تستحقہ من اسماء الصفات
الافقہ بانہ سبحان تعالیٰ فانہ اذا
قال لا اقلیل لکان لا یفوق العشر

۲۹

لکم ما انکم کوہی الکریم
واصرعوا وسموا ما وعدک
من الکلام فادعہم من کون اللہ
علی العرش ما یثبت من کون اللہ
علی جسم کما یثبت من جسم کما
تابع لہما فی کلام الاستواء
ملوک تعالیٰ اللہ وغیرہن
لہم فی جسم اللہ واللہ بالحدیث
یجی فی جملہ صفاتہ

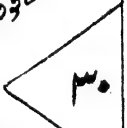
بیچ اسماء اور صفات اللہ کے اور آیات اوسکی کے پس جو کوئی نفی کرتا ہی تعطیل اور تمثیل کے فی الحقیقت وہ خود معطل اور تمثیل بناتا ہی لیکن معطل نہیں سمجھتا اسماء اور صفات الہی کو مگر وہ اسماء اور صفات کہ لایق مخلوق کے ہیں پھر شروع ہوتے ہیں بیچ نفی کرنے اور مفہومات کے پس تحقیق جمع کیا اور نوٹتے تعطیل اور تمثیل کو کیونکہ پہلی مثال دی اور پھر اوسکو معطل کیا اور یہ بعینہ تشبیہ اور تمثیل ہی حقیقت اسماء اور صفات الہی کو ساتھ حقیقت اسماء اور صفات مخلوق کے اور تعطیل ہے واسطی اوس چیز کے کہ لایق ہے اوسکو اسماء اور صفات سی کیونکہ جبکہ کہنے والا اگر اللہ ہو اوپر عرش کے تو لازم آتا ہے اوسکو کہ بڑا ہو عرش سے یا چھوٹا اوس سے یا برابر اوسکی اور مثل کلام اوسکی - تو نہ سمجھا ہونا اللہ کا اوپر عرش کے کمر مثل ہوئے ایک شی کے اوپر کسی چیز کے اور یہ کلام لازم تابع ہے واسطی اوس مفہوم کے ایسا استوی کہ لایق ہے ساتھ جلال ذات اوسکی کے اور خاص ہے اوسکو میں نہیں لازم آتے قابل اوسکی کو کوئی قباحت کہ واجب ہی تنزیہ ذات کی اوس اور ہوئی یہ کلام اوس کہنے والی کے مثل قول مثل کے کہ کہتا ہے واسطی جہاں کوئی پیدا کرنے والا ہے اور وہ پیدا کرنے والا یا جو ہر ہے یا عرض کو واسطی نہیں کوئی موجود کہ خالی ہو ان دو صفتوں سے اور یہ دونوں محال میں اور اللہ یا مثل قول اوس تمثیل کے کہ اگر ہوتے استوی اوپر عرش کے پس وہ مشابہ ہو واسطی استوی انسان کے اوپر تخت کے یا اوپر تخت کے کو واسطی کہ نہیں سمجھا جاتا ہے استوی مگر اس طرح - پس تحقیق ان دونوں نے مثال دی اور تعطیل کے حقیقت اوس چیز کے سی کہ وصف کیا ہو اللہ ذات اپنی کو - اور امتیاز پہلے

کان مستوی علی العرش فی مثل
الاسماء اللہ کما یابنہ
وکل واحد منہن فی تعطیل
والتمثیل وجمعہن بالاعتطیل
التمثیل اسماء المعطولات فانہم
یغیرہن اسماء اللہ تعالیٰ وصفاتہ
الاسماء اللاتی بالحقائق
شعر علی فی نفی ثانی المعطولات

مقبول کامل معنی استواء
 الحقیق و امتاز التایید بابت
 استواء هم منحصراً من المثل و ان كان
 و صلاھن مثل قول الیحد و صلا
 للعالی صلاھ فان الیحد و صلا
 او صلا و القول العاقل و صلا
 علیہ من السط من ان الله تعالى
 مستوی علی عرشہ استواء یلین

یعنی تطہیل کے ساتھ معنی کرنے لفظ استوی کے معنی حقیقی ہے ہی۔ اور امتیاز
 دوسری کے یعنی تمیز کے ساتھ ثابت کرنے استوی کے کہ وہ قاصد مخلوقات کا ہے
 اور ہوا پر قول مثل قول مثل کے جو کہ کتاب ہے کہ جب ہوا اسطیج جہاں کی پید کرنے
 والا پس ہوگا جو ہر اعضاء اور قول فیصلہ کا کہ جیسے ارجاء ہی خیر امتہ کا لینے صحابہ
 افتد بعین کا وہ یہ ہی کہ اسد تعالیٰ شہرینو الاس ہے اوپر عرش کے جیسا کہ لایق ہے
 واسطیج بزرگے اوسکی کے اور خاص ہے واسطیج اوسکی پس طرح کہ وہ موصوف ہی
 ساتھ آیات۔ کل شیء اعلم کے اور علی کل شیء قیصر کے یعنی جانتا ہی ہر شیء کو اور
 قادر ہوا پر ہر شیء کے اور انہ سب بھیکے یعنی تحقیق وہ سبے والا اور دیکھنے
 والا ہے اور مثل اولی اور ہی اور نہیں جائز کہ ثابت کریں واسطیج علم اور قدرت
 اسد تعالیٰ کے خاصیتیں اعراض بھیکے جیسا کہ ثابت ہیں برہنہ صومیتیں واسطیج علم اور
 قدرت مخلوق کے پس اسطیج و حالہ تعالیٰ اوپر عرش کے ہے نہیں ثابت واسطیج
 فوق ہونے اوسکی کے لازمی اور فاصی موافق فوق مخلوق کے اوپر مخلوق کے
 پس جان لے تحقیق شان یہ ہی کہ نہیں ہے عقل صحیح میں اور نہ نقل صحیح میں ہرگز
 ایسی دلیل کہ بسبب اوسکی مخالفت کیا وہی طریقہ سلف سی لیکن یہی مکان نہیں
 برداشت کر سکتا کہ کہیں ہم جو آیات اون شبہات کے کہ دارد کرتے ہیں اوپر
 حق صحیح کے پس وہ شخص کہ دل اوسکی میں کوئی شبہ ہوا اور چاہے حل کرنا اوش کا
 کا پس وہ آسان ہے بہت آسان اوپر اوسکی پہر بات یہ ہی کہ مخالف کتاب
 اور سنت اور سلف امت کے کہ تاویل کرتے ہیں اسطیج کی آیات میں غلط
 اور حیرانی میں ہیں اور کہتے ہیں کہ عقل محال جانتی ہے حقیقت ان آیات کے

علیہ من السط من ان الله تعالى
 مستوی علی عرشہ استواء یلین
 علیہ من السط من ان الله تعالى
 مستوی علی عرشہ استواء یلین
 علیہ من السط من ان الله تعالى
 مستوی علی عرشہ استواء یلین
 علیہ من السط من ان الله تعالى
 مستوی علی عرشہ استواء یلین
 علیہ من السط من ان الله تعالى
 مستوی علی عرشہ استواء یلین



۳۰
 ولا یستلزم ان الله تعالى
 مستوی علی عرشہ استواء یلین
 ولا یستلزم ان الله تعالى
 مستوی علی عرشہ استواء یلین
 ولا یستلزم ان الله تعالى
 مستوی علی عرشہ استواء یلین
 ولا یستلزم ان الله تعالى
 مستوی علی عرشہ استواء یلین

علیہ من السط من ان الله تعالى
 مستوی علی عرشہ استواء یلین
 علیہ من السط من ان الله تعالى
 مستوی علی عرشہ استواء یلین
 علیہ من السط من ان الله تعالى
 مستوی علی عرشہ استواء یلین
 علیہ من السط من ان الله تعالى
 مستوی علی عرشہ استواء یلین

فان من ينكر العقل حليها
وانه مضطرب
فان من ينكر العقل حليها
وانه مضطرب
فان من ينكر العقل حليها
وانه مضطرب

وانه مضطرب
فان من ينكر العقل حليها
وانه مضطرب
فان من ينكر العقل حليها
وانه مضطرب
فان من ينكر العقل حليها
وانه مضطرب

۳۱

العرش
ذلك والله العقل حال
التاويل ويكفر العقل
ضاد قولهم ان العقل
لواحد منهم قاعده مستتب
فيما يحل العقل بالبرهان
بأنهم

اور وہ مضطرب ہوتی ہیں طرف تاویلات کے اور وجہ حیرانی کے یہ ہو
شخص منکر ہے دیدار الہی کا گمان کرتا ہے کہ عقل اس کو محال جانتی ہے اور وہ
بیقرار ہوتا ہی طرف تاویل ادن آیات کے جنہیں بیان دیدار الہی کا ہے اور
جو شخص محال جانتا ہے موصوف ہونے اللہ تعالیٰ کو ساتھ علم اور قدرت
کے اور محال جانتا ہے کہ ہو کلام اللہ تعالیٰ کے غیر مخلوق اور مثل ان باتوں کے
تو کہتا ہے کہ عقل محال جانتی ہے او کو پس وہ مضطرب ہوتا ہی طرف تاویل کے
بلکہ جو شخص منکر ہے حقیقت قیامت کے سی اور منکر ہے کہانے پینے حقیقت سے
جنت میں تو گمان کرتا ہی کہ عقل محال جانتی ہے اس کو اور مضطرب ہوتا ہی طرف
تاویل کے اور جو شخص کفر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں ہے او پر عرش کے
زعم کرتا ہے کہ عقل محال جانتی ہے اس کو اور مضطرب ہوتا ہی طرف تاویل کے
اور حال یہ ہے کہ کفایت کرتے ہے تمکو ایک دلیل او پر فاسد ہونے قول
ان بدعتیوں کی وہ یہ بھی کہ نہیں واسطہ او کی کوئی قاعدہ مقرر جس سے معلوم
کر لیں محال جانتا عقل کا بلکہ بعض او کی زعم کرتے ہیں کہ ایک چیز کو عقل جائز کرتی
ہے اور واجب جانتی ہے یہ دوسرا کہتا ہے کہ اس کو عقل محال جانتی ہے
اور جائز نہیں کہتے اسی کا شک کے عقل سے تو لتی ہیں کتاب اور سنت کو
پس راضی ہوا اللہ تعالیٰ امام مالک بن انس پر کہ فرمایا او نہوں نے جسوقت
لاؤ کوئی دلیل ہماری پاس ایک آدمی بہت جھگڑنے والا تو چوڑے دین ہم
اوس دلیل کو کہ لایا اس کو جبریل علیہ السلام طرف محمد صاحب علیہ السلام
کے بدلہ اوس دلیل جھگڑا لو کے حالانکہ ہر ایک ان بدعتیوں سے الزام دیا گیا ہے

فان من ينكر العقل حليها
وانه مضطرب
فان من ينكر العقل حليها
وانه مضطرب
فان من ينكر العقل حليها
وانه مضطرب
فان من ينكر العقل حليها
وانه مضطرب

رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 علامہ ہذا کے امور قد علم ان
 الراجح فی النوازل الثالثہ
 بعد ذلک والذی ان النصوص
 من وجوہ احوال ان العقل
 یسما خص به اکثر وجوہ

ساتھ اس دلیل کے پیش کرتے ہیں اسکو دوسرا اور مل کر ثابت کیا گیا
 کہی وجہ یہی ہے ایک اونی یہ کہ بیان کریں ہم کہ عقل محال نہیں جلتے
 اسکو جسکو تم محال جلتے ہو دوسرا یہ وجہ ہے کہ وہ نصوص جو وارد ہیں
 اوسمیں نہیں ہیں وہ نصوص لائق تاویلوں کے تیسرے یہ ہے کہ اکثر ان
 امور کو یقیناً معلوم ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم لائی ہیں ان آیات کو
 جسطرح کہ لائی ہیں یا صحیح نماز کو اور روزہ رمضان کے پس وہ تاویل کہ پہلے
 ان آیات کو حقیقت اولی سے مثل تاویلات قرطبیہ اور باطنیہ کے ہی بیج
 حج اور روزہ اور نماز کے اور باقی چیزیں کہ لائی ہیں انکو انبیاء علیہم السلام
 اور جو تہی وجہ یہ ہے کہ بیان کیا جاویں اس بات کو کہ عقل صریح موافق ہے ساتھ
 اوس چیز کے کہ آئی ہیں آیات میں اگرچہ ہیں بعض آیات لائق تفصیل کے
 کہ عاجز ہے عقل سمجھنے تفصیل اسکی سے لیکن سمجھی باقی ہیں مجمل اور سوا اسکو
 اور یہی وجہ ہیں۔ علاوہ یہ ہے کہ بڑی بڑی سردار بدعتیوں کے اقرار کرتے ہیں
 کہ بیچ اکثر مطالب الہی کے یقیناً عقل کو کوئی راستہ نہیں ہے پس واجب ہی
 سیکھنا اس علم کا انبیاء کون سے اور ہم ذکر کرتے تھوڑی سے الفاظ سلف کے
 بعینہ استقدر کہ اسکیں ان ورتون میں اور استقدر کہ معلوم ہو جاوے مذہب
 اولی یقیناً مومنین کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہیجا ہے محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کو ساتھ ہدایت اور ساتھ دین حق کے تاکہ غالب کریں اوس دین کو اوپر
 تمام دینوں کی اور کفایت کرتے ہیں گواہی اللہ تعالیٰ کے اور یہ بھی معلوم ہے
 کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا ہے آدمیوں کو ان امور ایمان بالہ

بالہ باطلہ صراط الراجح
 بالصلوۃ الخمس وضوہ رمضان
 فالنایل الذی علیہا عن
 ہذا الذکرہ تاویلات الغلطہ
 والیست فی الجواب والرد
 الصلوۃ وسائر مباحات بہ
 النبوة الراجح ان
 العقل الصبریہ یوقی ما جاور
 بہ النصوص والکافی النصوص

۳۲

التفصیل ما یجوز العقل عن
 تفصیلہ وانما عقلہ عاجلہ
 ذلک من الوجوہ علی ان اساطین
 من العقل معقول فان العقل
 لا یستطیع ان یتفکر فی ما
 لا یسئل الی اللہ تعالیٰ
 انما حکمہ انما یقول
 فی حقہ من النبوة یجوز
 فی حقہ من النصوص ما یجوز
 فی حقہ من الفاظ السلف ما یجوز

العلم بالہدایۃ
 العلم بالہدایۃ
 العلم بالہدایۃ
 العلم بالہدایۃ
 العلم بالہدایۃ

والیوم یأتی فیقو له تعالیٰ ینزلنا بالہ و
 الجمع ینہما فی قو له تعالیٰ ینزلنا بالہ و
 بالمدد والمعاد وهو
 الایمان بالخلق والاعمال

اور دن آخرت کے ایسا بیان کہ شامل ہے ایمان مبداء اور معاد کو اور وہ ایسا
 مبداء اور معاد کا ہے ایمان ساتھ پیدا کرنے کے اور اٹھانے کے ہے جیسا کہ
 جمع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان دو باتوں کو بیچ ان دو آیات کے وَمَنْ لِّلنَّاسِ
 مِنْ يَّقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰ یعنی بعض آدمیوں نے
 وہ ہیں کہ کہتے ہیں ایمان لائی ہم ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے اور حالانکہ
 نہیں ہیں نہ مومن اس سے معلوم ہوا کہ ایمان لانا ساتھ آخرت کے مطلوب ہے
 اور قول اللہ کا وَمَا خَلَقَكُمْ وَلَا بَعَثَكُمْ إِلَّا كُنُفُوسٍ وَّاحِدَةٍ لِّتَبَيِّنَ لَكُمْ
 تمہارا اور اٹھانا تمہارا اگر مثل ایک آدمی کے اور کہا اللہ تعالیٰ نے هُوَ الَّذِي
 يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَفْتَنَهُ اللّٰهُ كَيْفَ اٰتٰى سُنِيَ خَلْقٍ كَوْنٍ اور پھر دوبارہ
 پیدا کرے گا اوسکو یعنی ان آیات سے معلوم ہوا کہ ایمان پیدا کرنے پر اور اٹھانا
 پر بھی مطلوب ہے اور بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اوپر زبان پیغمبر اپنے کی حقیقت
 ایمان کے اللہ پر اور آخرت پر اس قدر کہ ہدایت پاوین بندگی اوسکی اور کہل
 جاوی ساتھ اوسکی مراد اللہ تعالیٰ کے اور یہ بھی مومنین کو یقیناً معلوم ہے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جانتی تھے ان باتوں کو غیر وحی اور بہت
 خیر خواہ امت کے ہیں غیر وحی اور بہت فصیح و بلیغ والے ہیں غیر وحی از روئے عبارت
 اور بیان کے بلکہ وہ ان باتوں پر بہت عالم ہیں تمام مخلوقات سے اور بہت خیر خواہ سب
 خلق کے ہیں واسطہ امت کے اور بہت فصیح ہیں ساری جہان سے پس بلا
 جمع ہوئی ہیں تین حقیقتیں بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک تو کمال علم
 دوسرے کمال قدرت بیان کرنے کے اور تیسری کمال ارادہ بیان کا اور معلوم ہے

بَعَثَكُمْ لِكُنُفُسٍ وَّاحِدَةٍ
 وَهُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
 وَقَدْ بَيَّنَّ عَلَيْنَا سُبُوْلَهُمْ
 اَلَا يَأْتِيَنَّكَ الْيَوْمَ الْمَوْتُ
 اَللّٰهُ يَعْزِزُ الْعَبَادَ
 وَيَعْلَمُ الْغُيُوْبَ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 بِذٰلِكَ وَانصَحْ مِنْ غَیْرِہٖ

۳۳

و انصَحْ مِنْ غَیْرِہٖ
 اَنْصَحُ الْخَلْقَ بِذٰلِكَ
 اَنْصَحُ الْخَلْقَ لِلْاٰمَةِ
 اَنْصَحُكُمْ فَقَدْ اٰجَمَعُ
 فِیْ حَقِیْقَہٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَالْقَدْرُ کَمَالُ الْعِلْمِ
 وَمَعْلُوْمٌ

وَلَا تَكُنْ مِمَّنْ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ

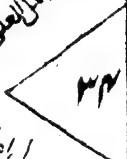
وَلَا تَكُنْ مِمَّنْ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ

وَلَا تَكُنْ مِمَّنْ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ

وَلَا تَكُنْ مِمَّنْ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ

یہ بات کہ کلام کرنے والا جسوقت کہ کمال ہو ہی علم اوسکا اور قدرت اوسکی اور ارادہ اوسکا تو کامل ہوتی ہے کلام اوسکی اور فعل اوسکا اور نقصان کلام میں یا تو بسبب نقصان علم کے ہوتا ہے یا بسبب عجز بیان کے یا بسبب عدم ارادہ بیان کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ نہایت کامل ہیں بیچ علم کے اور نہایت کامل ہیں بیچ ارادہ بلاغ المبین کے اور نہایت کامل ہیں بیچ قدرت کے اور بلاغ المبین کے اور باوجود ہونے قدرت کاملہ کے اور ارادہ پختہ کے واجب ہے حاصل ہونا مراد کا پس معلوم ہوا یقیناً کہ جو کچھ بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امور ایمان بالہد اور قیامت سے تو حاصل ہوئی اوس بیان سے مراد اوس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے ارادہ بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطابق علم ہے کمالیت میں۔ اور علم حضرت کا ساتھ ان چیزوں کے کامل ہے علم اور نہی سے پس جو شخص ظن کرے کہ غیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت عالم ہے ان باتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر بہت کامل ہے از روئی بیان کے اور بہت حریص ہے اوپر بہت خلق کے پس وہ علمین میں سے ہے نہ مومنین سے اور اصحاب و تابعین اور وہ شخص کہ چلتا ہے اوپر رستہ سلف کی سبک اس باب میں اوپر استقامت کہ میں اور ایسے وہ لوگ کہ پھرنے والی میں طریقہ اونکی سے وہ تیرن گروہ ہیں ایک اہل تمہیل اور دوسرا اہل تاویل اور تیسرا اہل تمہیل پس اہل تمہیل وہ فلسفہ ہیں اور متکلمین کہ چلتے ہیں رستہ اونکی اور وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایمان بالہد اور دن آخرت کے وہ محض خیال میں ڈالنا ہے تاکہ نفع اوٹھائیں ساتھ اوسکی محمود

هو العادة في حال العلم والعبادة
في حال الاداء المبلغ المبين
الغاية في قدرته على البلاغ
المبين ومع وجود القدرة
المرادة الملائمة فوجود
من لا يقطع انما يقيه
حاصل به بالعلم والعبادة
الارادة الملائمة البيان واما
وعلمه بذلك اكل العلم وحسب



من جن ان تجبر الرسول اعلم هذا
من اجل انما منه اوضح على
من اجل انما منه اوضح على
هذا الخلق منه فهو انما
من المؤمنين والعبادة والاتباع
لمن احسن من سلك سلك السلف
لمن احسن من سلك سلك السلف
من في هذا الباب الاستقامت
من في هذا الباب الاستقامت
من في هذا الباب الاستقامت
من في هذا الباب الاستقامت

وَلَا تَكُنْ مِمَّنْ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ
وَلَا تَكُنْ مِمَّنْ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ
وَلَا تَكُنْ مِمَّنْ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ
وَلَا تَكُنْ مِمَّنْ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ

٣٤
 ويخرج الحق من حجة وهذا قول
 الحكمة الجيدة والمقدرة
 داخلهم في شيء من ذلك و
 قصدنا ان لا يكون عليهم في
 الذين قصدنا ان لا يكون
 القياس هو ان لا يكون
 الناس عن الاولين مشهور
 الناس عن الاولين مشهور
 الناس عن الاولين مشهور

[illegible]

بعد از این وقت معلوم شد
 الشبهة المانعة من اهل السنة يقولون لم يخلق الله
 ما خلقه الله من اجل ان الله تعالى في الكتاب لا يثبت
 اعظم من نصون لمعاد و
 لم يعلم ان مشركي العرب
 غير كافون بكونهم في العقائد
 انهم في السبل واطاعوا عليه
 جلاله في الصفات وانه لم يترك
 شيئا منها احد من العرب
 وعلما انهم العقول انما
 اعظم من اقدارها بالامعاد
 وان انكارها اعظم من انكار

پید ہونے جسموں کی یعنی قیامت کے اور جان لیا ہے جسے فساد و شبہات
 کہ مانع ہیں اعتقاد دوبارہ ہونیکے اور اہل سنت و جماعت کہتی ہیں کہ ہم جانتے
 ہیں بالضرورة کہ انبیاء لائی ہیں آیات صفات کو اور آیات صفات کے بیچ
 کتاب اللہ کے زیادہ ہیں آیات قیامت سی اور کہتی ہیں واسطے ان کی بہت
 کہ معلوم ہے کہ مشرک عرب کے منکر تھے دوبارہ پیدا ہونیکے اور انکار کیا ہے
 انہوں نے اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جبکہ انکیا انہوں نے
 ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر دوبارہ پیدا ہونے کے خلاف آیات
 صفات کے کہ تحقیق کوئی عرب منکر نہیں ہوا آیات صفات سے پس معلوم ہوا کہ اور
 انما عقول کا ساتھ صفات کے زیادہ ہے اقرار کرنے دوبارہ پیدا ہونے سے اور
 انکار کرنا دوبارہ پیدا ہونے کا بڑا ہے انکار صفات سے اور باوجود اسکی کہ نہ
 جائز ہو یہ بات کہ جو خبر دی ہے شارع نے صفات کے وہ موافق خبر دی شارع
 نہ ہو یعنی اسکی تاویل کریں اور جو خبر دی ہو دوبارہ پیدا ہونیکے وہ موافق خبر
 دینے کے ہو یعنی بلا تاویل قبول کریں اور یہی معلوم ہوا کہ تحقیق رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے بڑا کہا ہے اہل کتاب کو بہ سبب بدل فی النبی اور یہی خبر دی انکی
 کے کتاب کو اور معلوم ہی کہ تورات بہر ہی ہوئی ہے ذکر صفات سے پس اگر ہو
 یہ صفات اس قسم کے تخریف کی گئی ہے اور بدلانی ہوئی ہے تو البتہ ہوتا رہا کہنا
 پیغمبر کا و انکو بطریق اولی پس کس طرح ہو جو وقت کہ ذکر کریں وہ اہل کتاب بہر
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات کو تو جسے فرما وین از روی تعجب ہا زور و
 تصدیق کے اور نہ عیب کریں اوپر ہرگز جیسا کہ عیب پر کاتے ہیں نفی کنی و

فقط ما عیبنا شفاء
 و تصدیقاً و کما عیب
 و بینه الصفات اخصر النعمان
 علم اولی کیف اذ ذکر و لیس
 و بدیل انکار خلاف
 ان الصفات کان من هذا
 ان التوراة معلوم و معلوم
 ان التوراة معلوم و معلوم

۳۷
 ان یكون ما ارجو من هذا
 ليس كما ارجو من الصفات
 العا موعلي ما ارجو من
 فقد علم ان الصفات
 وسلم قد ختم الله عليه
 على ما ارجو من الصفات
 ان التوراة معلوم و معلوم

عليه السلام

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
 وَصَلِّ عَلَى سَائِرِ الْمُرْسَلِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
 وَصَلِّ عَلَى سَائِرِ الْمُرْسَلِينَ

تعالى عن السوء والافعال
 عليه السلام
 قوله تعالى
 وهم يظنون أنهم
 وما يعلمون الله
 التلوة على قلوبهم
 وما يعلمون الله
 وما يعلمون الله
 وما يعلمون الله

۳۹

انقرض الله تعالى عمله وظنوا
 ان التاويل في كلام الله تعالى هو
 التاويل المذكور في كلام
 لفظ التاويل في كلام الله
 مع التاويل في كلام الله
 كقولهم التاويل في كلام الله
 عن الاحتمال الرابع والاضطرار
 لا يكون معنى اللفظ الواحد

معنی آیات صفات کے جو آثار میں ہیں اندر سے اور نہیں جانتے تھے جبریل
 علیہ السلام معنی ایسا کی اور نہ جانتی تھے۔ سابقین اولین اور اسطرح کہتی ہیں
 احادیث صفات میں ہے کہ نہیں جانتا معنی اونکی کوئی سوا اللہ کے باوجود
 اوسکی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا آیات صفات کو۔ پس جب
 بقول اونکی کے یہ بات ثابت ہوئی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کلام
 کر کے کہ جسکی معنی خود نہیں جانتے تھی اور وہ بزم اہل گمان کرتے ہیں کہ ہم
 اس اعتقاد میں تربع اور موافق ہیں قول اللہ تعالیٰ کے **وَلَا يَكْفُرُ بِاللَّهِ**
 یعنی نہیں جانتا کوئی تاویل اوسکی سوا اللہ کے پس ہم کہتی ہیں کہ ضرور وہ
 کیا ہے اکثر سلف نے اسے تسلیم کیا اور وہ وقف صحیح ہے لیکن اہل تہمیل نے
 سمجھتے فرق معنی کلام اور تفصیل اور تاویل میں وہ تاویل کہ خاص ہے اللہ ہی
 علم اوسکا اور گمان کیا اہل تہمیل نے کہ معنی تاویل کے اس آیت میں وہ ہیں
 کہ مذکور ہی کلام متاخرین میں اور غلطی کے ہی اوہوں نے اس گمان اپنی میں
 کیونکہ تاویل کے تین معنی ہیں اور اکثر متاخرین کے اصطلاح میں معنی تاویل کے
 یہ ہے کہ بہر نالغظ کا معنی صریح اور ظاہری طرف معنی غیر صریح کے ساتھ کہ
 قرینہ کے پس اصطلاح اونکی میں وہ معنی کہ صریح اور ظاہر میں تاویل نہیں ہے
 اور گمان کرتے ہیں کہ مراد اللہ کے ہی اس آیت میں لفظ تاویل سے اس آیت
 میں یہی ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ آیتوں کی تاویل میں مخالف ظاہر معنی انکی
 کے نہیں جانتا اون تاویل کو کوئی سوا اللہ کے یا سوا اون لوگوں کے کہ تاویل
 کرنے والے ہیں بہر بہت لوگ اوس گروہ سے یہ بھی کہتی ہیں کہ آیات صفات

اصطلاح ہو
 لفظ التاويل في كلام الله
 مع التاويل في كلام الله
 كقولهم التاويل في كلام الله
 عن الاحتمال الرابع والاضطرار
 لا يكون معنى اللفظ الواحد

اے اللہ! میں نے تجھے سیکھا اور تیرے علم سے سیکھا
 اے اللہ! میں نے تجھے سیکھا اور تیرے علم سے سیکھا
 اے اللہ! میں نے تجھے سیکھا اور تیرے علم سے سیکھا
 اے اللہ! میں نے تجھے سیکھا اور تیرے علم سے سیکھا

اوپر عیار وجہ کے ہے ایک یہ کہ جانتے اوسکو اہل عرب محاورہ اپنی میں اور
 دوسری یہ ہے کہ جاننا اوسکا ہر ایک پر فرض ہے نہیں کو جو معذور ہے علی
 اوسکے سے اور تیسری یہ ہے کہ جانتے ہیں اوسکو علماء اور جو نہیں یہ ہے
 کہ نہیں جانتا کوئی اوسکو سوا اللہ کے جو شخص کہ دعویٰ کرے علم اوسکی کا وہ کا
 جسطرح کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخِيفَ لَكَ مِنْ فَتْرٍ اَعْيُنٌ
 یعنی نہیں جانتا کوئی تنفس جو پوشیدہ کی گئی ہے واسطی او کی ہنڈک آنکھوں کے
 سی یعنی نعمتی اور کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تیار کے
 بین میں واسطی بندوں صالحین اپنے کے وہ نعمتیں کہ نہیں دیکھا اوسکو آنکھ نے
 اور نہ سنا اوسکو کان نے اور نہیں خیال آیا اوسکا بیچ دل کے بشر کے اسی طرح
 علم وقت قیامت کا اور مثل اوسکی تہہ وہ تاویل ہے کہ نہیں جانتا اوسکو کوئی
 سوا اللہ کے اگرچہ ہم سمجھتی ہیں وہ معانے کہ خطاب کی گئی ہیں ہم ساتھ اوس معا
 کے اور سمجھتی ہیں ہم اوس کلام سے جو کچھ قصد کیا ہے سمجھانی ہمارا کیا جیسا کہ فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے اَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰی قُلُوبٍ اَفْخَا لَهَا كَمَا نَهْنِ
 سمجھتی قرآن کو یا اوپر دلوں او کی کے پردی ہیں اور کہا اللہ تعالیٰ نے اَفَلَمْ
 يَذْكُرُوا الْقَوْلَ اَيَا نَهْنِ تَذَكَّرُ كَمَا نَهْنِ تَذَكَّرُ كَمَا نَهْنِ تَذَكَّرُ كَمَا نَهْنِ
 اللہ تعالیٰ نے ساتھ تدبیر کل قرآن شریف کے ساتھ بعض قرآن کے اور کہا عبد اللہ
 سلمیٰ نے کہ بیان کیا ہے ہکو اون لوگوں نے کہ پڑھتے ہی ہکو قرآن جامع عثمان
 ابن عفان کا اور عبد اللہ ابن مسعود وغیرہم کا کہا اہو نہون نے کہ اصحاب
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جب وقت پڑھتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر ذکر

اے اللہ! میں نے تجھے سیکھا اور تیرے علم سے سیکھا
 اے اللہ! میں نے تجھے سیکھا اور تیرے علم سے سیکھا
 اے اللہ! میں نے تجھے سیکھا اور تیرے علم سے سیکھا
 اے اللہ! میں نے تجھے سیکھا اور تیرے علم سے سیکھا

اے اللہ! میں نے تجھے سیکھا اور تیرے علم سے سیکھا
 اے اللہ! میں نے تجھے سیکھا اور تیرے علم سے سیکھا
 اے اللہ! میں نے تجھے سیکھا اور تیرے علم سے سیکھا
 اے اللہ! میں نے تجھے سیکھا اور تیرے علم سے سیکھا

السلف بأعيانها والفاظ من نقل

سيفيان
كلهم ائمة عن
سائر معبرين
ماون واصلا
سبيل المؤمنين
منصوروا
مهدون
كلها من ائمة

الكيف غير مقبول ولا يمان به
 والرسول عليه السلام لما قال
 وأجب أن يخرج قومه من مكة
 ثم أمر أن يخرج قومه من مكة
 ما لا يشاء غير مقبول
 بل أوفق لقول الباقر
 غير مقبول الكيف فاما
 وما كما جاء في الكيفية ولم ينفوا
 فقول عالم الكيفية ولو كان الحق
 حقيقة الصفة ولو كان الحق
 انما باللفظ لا بالاعتقاد
 على ما يليق بالاعتقاد

[illegible]

فلو كان من هذا الباب
تت
الصفاء في نفس
تت
كهم وايضا فقولهم
تت
كلما جاي يقضوا
تت
ما جاي عليه فانما جاي
تت
على معاكس فلو كان
تت
منقبة لكما الوجه
تت
العاظما مع اعتقاد ان

المفهوم منه قوله أو
يقال من اللفظ ما اعتق
أن الله تعالى قد وصفه
عليه حقيقة وجوده
بكون قدامه وكما
حينئذ لا يعرف إذ
عالمين ثابت لغو
وغيره

العظيم الذي فاقت عظمته

حسن الخلقين فقال لهم ليس
 سئلوا عن شيء وهو السميع البصير
 اوصوا عن انك تخط الله
 تعالى عن تكليف صفته كما ينبغي
 لم يصف انك من نفسه
 لعجزك عن معرفة قدرها
 وصف منها اذا لم يصف قدرها
 ما وصف فان تكلفك علمها
 لم يصف هل تستدرك انك انك
 على شيء طاعة او نهي عن
 شيء من معصية فاما انك انك
 ما وصف الرب من نفسه
 تعقبا وكلفا قل استهوت
 الشيطان في لا يخرج من

۴۹

بہت بڑی دیکھو لوگ بھی اور خالق اور ناکا اور سردار سردار و ناکا اور بیا و ناکا
 لیس کثرت شئی ہو وہ السميع البصير
 اس بات سے کہ تکلیف سے پیدا کرے تو صفت رب اپنی کے وہ صفت کہ نہیں
 وصف کیا اللہ تعالیٰ نے ذات اپنی کو ساتھ اس کی کہ تو عاجز ہے معرفت
 او سقدری کہ وصف کیا ہے رب نے ذات اپنی کو جبکہ تو نہیں پہچان سکتا اور
 قدر کہ وصف کیا ہے رب نے ذات اپنی کو پس کیوں تکلیف کرتا ہی واسطی معرفت
 او سچہ کر کے کہ نہیں وصف کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس کی ذات اپنی کو کیا تو دلیل
 پکارتا ہی ساتھ اس معرفت کے بندگی پر یا یہ بتا ہے تو بسبب اس معرفت کی محبت
 پس جو شخص کہ انکار کرتا ہی بسبب بہت خض اور تکلف کے اس صفت کا کہ وصف
 کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ذات اپنی کو ساتھ اس کی پس تحقیق دیوانہ کیا او نکوشت کیا
 کہ حیران بہتا ہے زمین مٹی پس پہونچو اس حال کہ کہ انکار کیا اس نے ہما او صفا
 ابی کا اور دلیل پکارتا ہے ساتھ نرم اپنے کے اسطو پر کہ کہتا ہے کہ ضرور ہے
 اگر ہو واسطی اللہ کے یہ بات پس لازم آویگی واسطی اس کی فلا نے بات ہی پس نہیں
 ہوئی بسبب انکار صفات کے کہ مقرر کین اللہ تعالیٰ نے واسطی اپنی اور بعات
 قائم کرنے اوں صفات کے کہ نہیں نسبت کیا اللہ تعالیٰ نے او کو طرف اپنی پس
 ہمیشہ پڑا ہمارا او کو شیطان بیان تاکہ انکار کیا او نہوں نے قول اللہ تعالیٰ
 وجہ یومئذ ناضرة ال ربہا ناظرہ بہت مونہہ اوسدن ترو تازہ ہوگی در احوال
 کہ طرف رب اپنی کے دیکھنی والے ہوگی پس کہا او نہوں نے کہ ہوگا اللہ کو کوئی بن
 قیامت کے پس انکار کیا او نہوں نے بہت بڑی انعام سے کہ انعام رکھا اللہ تعالیٰ

فصل استدلال بر غمہ علی حجت
 ما وصف به الرب و یستغنی
 بنفسه ان قال لا بد ان یفنی
 له کما یفنی یفنی کما
 فغنی من لکین بالحق انما
 ما یفنی من نفسه بعد
 الرب عالم الیم منها فم افعل
 علی الہ الشیطانی حق قول
 اللہ عزوجل وجوہ مشددا

ناظرہ ال ربہا ناظرہ بہت مونہہ
 کہ ہوگا اللہ کو کوئی بن
 قیامت کے پس انکار کیا او نہوں نے بہت بڑی انعام سے کہ انعام رکھا اللہ تعالیٰ
 کہ ہوگا اللہ کو کوئی بن
 قیامت کے پس انکار کیا او نہوں نے بہت بڑی انعام سے کہ انعام رکھا اللہ تعالیٰ

۱۰۰

[illegible]

طوبى وبقوله
الى بعض وقال الثابت
ابن قيس

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

لا تخطئ معونة بالوصف به
 لا هذا ولا هذا بالوصف
 صفة ماسوا ولا هذا
 كما ساء ولا تشكف منه
 صلى الله عليه وسلم سميته
 هينما على السان نبيه
 قضا وصف الله من نفسه

اصل نسخہ منقبط تہی اندک تغیر اور تبیل سے صاف کر کے ترجمہ کیا پس جو وصف
 کیا ہی اللہ کے ذات پاک اپنی کو اور نام لیا ہے اوسکا اوپر زبان نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے نام لینے ہم اوسکا جسطرح کہ نام لیا ہے اوسکا پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اور نہ تکلف سے نکالیں گی ہم کوئی صفت ماسوا اوسکی جسطرح کے
 اور نہ انکار کریں گی ہم اوس چیز کا کہ وصف کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکی اور
 نہ تکلف کریں گی ہم بیچ معرفت اوس چیز کے کہ نہیں وصف کیا اوسنی ذات اپنی کو
 ساتھ اوسکی پس معلوم کر ہم کری تجویر اللہ تعالیٰ کے عصمت دین میں ہم ہی
 کہ ہر تو بیچ امور دین کے جسطرح کہ بھرایا ہے نکلو اور نہ تجاوز کری اوس حد
 کہ حد کر دی ہے واسطی تر سے کیونکہ سب قیام دین کا معرفت نیکی کے ہے
 اور انکار بدی کا ہے پس جو کچھ بیان کی گئی ہے معرفت اور قائم ہو گئی ہیں
 اوپر اوسکی دل اور ذکر کیا گیا ہے اصل اوسکا بیچ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میراث باقی علم اوسکی ہست نے پس ہرگز نہ خوف
 کریو ذکر اوسکی سے اور صفت کر رہ اپنی کے کہ صفت کیا ہے ربی ذات اپنی کو
 غیب میں البتہ نہ تکلیف کریو اوس چیز میں کہ نہیں وصف کیا آگے تیسے ذرہ
 بھی پس جو چیز کہ برا جانے نفس تیرا صفت رہ اپنی سے اور نہ پاوی تو ذکر اوسکا
 بیچ کتاب رب اپنے کے اور نہ پاویں تو نہ حدیث میں ہی اپنی سے ذکر صفت
 رہ اپنی کا پس تکلیف میں ڈال علم اپنی کو اور نہ وصف کرو ساتھ اوس کے
 زبان اپنی سے اور خاموش رہو تو اوس سے جسطرح کہ چپ رہا اوس اللہ تعالیٰ
 کیونکہ تکلف کرنا بیچ معرفت اوس شی کے کہ نہیں صفت کی اللہ تعالیٰ نے

فی الدین ان تنہی فی الدین
 حیث تنہی بلک ولا تجاود
 ما قد حدت فان من قوم
 الذین معرفۃ المعروف
 وانکار النکر فما سبط
 علیہ المعروف وینکسر
 لا فضاؤذ کر اصلہ فی

۵۲

کتاب اللہ والنسۃ وتواریث
 علمہ لایۃ فالانکشاف
 وصف من یک ما وصف
 ونفسہ عنہا وینکشف
 لما لا وصف لک من ذلک
 فاما انکشافہ نفسک و
 لک من ذلک کتاب اللہ و
 من الذین عن نذیک من
 صفتہ بلک ولا تکلفن
 علیہ بعقلک ولا تصیفہ
 لیسانک واصمت عنہ کما
 صمت الرب عنہ من نفسه
 فان تکلفک معرفۃ مالم
 تصف بہ نفسہ

سچائی کا یہ نام وصف نہ تھا
 الحاصل وہی تھا وصف بہ
 نفسہ فلما وصفہ
 تکلف ما وصفہ
 بما لا یوصف بہ نفسہ

الذین یعرفون المعروف
 بمعرفہم یعرفون
 التکوید بانکار
 ما وصفہ الله
 واما هذا فی کتابہ واما
 بیلجہم مثلاً عن بندہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فی وصفہ
 هذا سبب تسمیہ قاضی

۵۳

والتکلف وصفہ قدر
 مؤمن وعاقل من الذین
 اللہ علیہ وسلم انہ سئل
 من وصفہ تم تعالیٰ فلو
 انزلت ما سئل ووصفت
 انزلت من نفسہ ووصفت
 فی العلم الوافقون حیث
 انتمی علم الوافقون

ساتھ اوسکی ذات اپنی کو مثل انکار تیری ہے اوس شی سی کہ وصف کیا ہی اللہ کو
 نے ساتھ اوسکی پس جسطرح برا جانتا ہے تو انکار نہ کریں گا اوس صفت سی کہ وصف
 کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اوسکی نفس اپنے کو اسطرح برا جان تکلف کرنا اون
 لوگوں کا کہ وصف کیا اونہوں نے ساتھ اوسکی کہ نہیں وصف کیا اللہ تعالیٰ نے
 ساتھ اوسکی ذات اپنی کو تحقیق قسم ہے اللہ تعالیٰ کے کہ کیا ب ہیں مسلمان
 کہ پہچانتے ہیں کاموں کو اور ساتھ پہچانتے اونکی کے پہچانے جاتے ہیں نیکیاں
 اور کیا ب ہیں وہ لوگ کہ برا جانتے ہیں بری کاموں کو اور ساتھ برا جانے
 اونکی کے بری جانے جاتے ہے براچی اور قبول کرتے ہیں اوس صفت کو کہ وصف
 کیا ہے اللہ تعالیٰ نے نفس اپنے کو اور بیان کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اوسکو بیچ
 کتاب اپنی کے اور مانتی ہیں اوس چیز کو کہ پہنچا ہی اؤ کو نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم سے پس جو شخص کہ راضی ہو اس بات پر تو نام رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے
 دل اوسکی کا قلب سلیم اور نہیں تکلف کرتا ہے بیچ صفات پروردگار اپنے
 کے اور نہ بیچ اسرار اوسکی کے کوئی بوسن اور جو صفت کہ بیان کی ہے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم سے اور جو اسم کہ ظاہر کیا گیا آنحضرت سی تو وہ بمنزلہ اوسکی ہے
 کہ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اوسکو اور اسخون فی العلم وہ لوگ ہیں کہ
 نہرتے ہیں حد اپنی پر اور وصف کرتے ہیں رب اپنی کے اوس صفت سی
 کہ صفت کیا ہے اوسنی ذات اپنی کو اور یہ جوڑتے ہیں اوس صفت کو کہ
 چہوڑا ہی اللہ تعالیٰ نے ذکر اوسکا نہیں انکار کرتے کسی صفت کا اور یہی تعصبات
 کہ ثابت ہی اور نہیں تکلف کرتے اوس صفت میں غرض ہے کہ نہیں ثابت

ما وصفہ بنفسہ
 التکوید بانکار
 ما وصفہ الله
 واما هذا فی کتابہ واما
 بیلجہم مثلاً عن بندہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فی وصفہ
 هذا سبب تسمیہ قاضی

وہاں اللہ بناو لکھو حکما
 فضلہ صحت و سلاست میرا
 المؤمنین نزلہ ما توفی و
 من فیہم غیر سبیل
 ہرگز مارتک و شعیبہ ما
 عالم تحقیق اللہ

کیونکہ حق وہی ہے کہ چوڑ دین اوس چیز کو کہ چوڑا ہے اللہ تعالیٰ نے اور
 نام لیں اوسکا کہ نام لیا اوسکا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يَتَّبِعْ عَائِي سَبِيلِ
 الْمُؤْمِنِينَ تَوَلَّيْنَا تَوَلَّيْنَا وَنَصَلَّاهُمْ وَنَصَلَّاهُمْ وَنَصَلَّاهُمْ وَنَصَلَّاهُمْ
 غیر طریقہ مؤمنین کے تو مبتلا کرتے ہیں ہم اوسکو اوسمین کہ دوست رکھتا ہے
 اوسکو اور پہونچاتے ہیں ہم اوسکو دوزخ میں اور برائے ٹکانا اور
 بخشنے اللہ ٹکھو اور ٹکھو اور ملاوی ٹکھو ساتھ صالحین کے یہ ہر کل کلام ابن جبرین
 کی ہے پس نظر کرن کہ کس طرح ثابت کیا ہے صفات اور نفی کیا ہی علم کیفیت
 کو موافق امامون و سرور کی اور کس طرح انکار کیا اور نفی کرنے والے صفات
 اور بیچ کتاب فقہ ابراہیم کے کہ مشہور ہے نزدیک اسباب ابو حنیفہ کے جب کہ
 روایت کیا ہے ساتھ اسناد کے ابے مطیع حکیم ابن عید اللہ سی کہ کہا ابے
 مطیع نے کہ سوال کیا میں ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو فقہ ابراہیم سے پس کہا ابو حنیفہ
 نے نہیں کافر کہتے ہم سے کو ساتھ گنہ کے اور نہیں نکالتی ہم کیسکو ایمان
 ساتھ گنہ کے امر کرتے ہیں ہم ساتھ نیک کام کے اور نفی کرتے ہیں بری کاموں کی
 اور مانتی ہیں ہم کہ جو چیز تقدیر میں پہونچنے والے ہے ٹکھو کہی نہ فرود گذشتہ
 ہوگی تجسے اور جوشی کہ فرود گذشت ہونے والی ہے تجسے کہی نہ پہونچنے
 گے ٹکھو آؤد چاہیک چوڑ دین ہم مقدمہ علی کرم اللہ وجہہ و عثمان رحمہ اللہ طرف
 اللہ تعالیٰ کے اور کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہ فقہ بیچ دین بہتر ہے
 معرفت سی اور سمجھنا آدمیکا کہ کس طرح بندگی کرے سب اپنی کے بہتر ہے اس
 بات سی کہ جمع کرے علم بہت کہا ابو مطیع کہ کہا میں نے کہ خبر دو ٹکھو افضل

وہاں اللہ بناو لکھو حکما
 فضلہ صحت و سلاست میرا
 المؤمنین نزلہ ما توفی و
 من فیہم غیر سبیل
 ہرگز مارتک و شعیبہ ما
 عالم تحقیق اللہ

۵۴
 ختمہ اوعضافیکو
 و فی کتاب الفقہ ابراہیم
 المشہور عند صحابہ
 الذین و بالاسناد
 مطیع اللہ ابن عید اللہ
 شلت ابی حنیفہ عن الفقہ
 الا کہ فی الکتاب
 بالاسناد
 و فی کتاب الفقہ ابراہیم
 المشہور عند صحابہ
 الذین و بالاسناد
 مطیع اللہ ابن عید اللہ
 شلت ابی حنیفہ عن الفقہ
 الا کہ فی الکتاب
 بالاسناد

وہاں اللہ بناو لکھو حکما
 فضلہ صحت و سلاست میرا
 المؤمنین نزلہ ما توفی و
 من فیہم غیر سبیل
 ہرگز مارتک و شعیبہ ما
 عالم تحقیق اللہ

الفقه عال علم الرجل
البيان والشرح اربع والستون
البيان والشرح اربع والستون
البيان والشرح اربع والستون
البيان والشرح اربع والستون

فانقول فيمن يامر بالعرف
ويمنع من المنكر فثمة على
ذلك ناس فخرج عن الجماعة
هل تترك ذلك قال قلت
هل تترك ذلك لا تجزيه
وقال لا والله ولا
فانقول فيمن يامر بالعرف
ويمنع من المنكر فثمة على
ذلك ناس فخرج عن الجماعة
هل تترك ذلك قال قلت
هل تترك ذلك لا تجزيه
وقال لا والله ولا

٥٥

يصلح من سفك الدم
استحل اللحم قال وذكر
الكلام في قتال الفواحش
والبعث الى الله قال قال
ابو حنيفة في قتال الفواحش
يقول في قتال الفواحش
فذلك ان الله تعالى
على العرش استوى وعرشه
فوق سبع السموات

فقہ سے کہا سیکھنا آدمیکا ایمان اور مسلی شریعتوں کے اور سنت اور
اختلاف آمیکہ اور ذکر کے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل ایمان کے
پہرہ ذکر کئے مسئلہ قدر کے اور رد اور قدریہ کے ساتھ ایسی کلام کے کہ نہیں
ہے یہہ مکان بیان او سکی کا پہرہ کہا ابو مطیع نے کہا میں کہ کیا کہتا ہے
تو بیج حق اوس شخص کے کہ امر کری واسطی بہتر کاموں کی اور منع کری برے
کاموں سے پس تابع ہووین او سکی بہت آدمی پس وہ نکل جاوے
جماعت سی آیا جائز رکھتا ہے تو اس بات کو کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کہ نہیں جائز رکھتا ہوں میں کہا میں نے کہ آپ کیوں نہیں جائز رکھتے
اور حالانکہ امر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور رسول نے ساتھ امر اور معروف
کے اور نہی منکر سے اور حالانکہ وہ فرض واجب فرمایا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ نے کہ اسید طرح ہے لیکن فساد انکا بہت ہر نیکی او سکی سے کیونکہ کرتے
ہیں غن اور حلال جلتے ہیں حرام کو کہا ابو مطیع نے کہ ذکر کیا ابو حنیفہ نے
بیج جنگ جلیون اور باغیوں کے یہاں تک کہ کہا ابو مطیع نے فرمایا ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ نے بیج حق اوس شخص کے کہ کہتا ہے کہ نہیں پہچانتا میں کہ
رب میرا بیچ آسمان کے یا او پر زمین کے ہے پس تحقیق وہ کافر ہے کیونکہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الرحمن علی العرش استواء سے رحمن او پر عرش کے
قائم ہوا اور عرش و سکا او پر ساتون آسمان کے ہے کہا میں نے کہ اگر کہے
کہ اللہ او پر عرش کے ہے لیکن نہیں جانتا میں کہ عرش او پر آسمان کے ہے
یا او پر زمین کے فرمایا ابو حنیفہ نے کہ وہ ہی کافر ہے کیونکہ انکا کہنا ہے

قال هو كافر لأنه
على السماء او الارض
ولكنه يقول لا ادري
قال قال النبی علی

قال فذلك ان الله تعالى
 يقول الرحمن على العرش
 استودع شدة فوق سبع
 سموات قال فانه يقول
 على العرش استودع
 السموات قال اذا انزل
 في هذا الكلام المشهور عن
 ان يكون في السماء اياته
 بقا في اعلى عليين وانه
 يدق من اعلى من اسفل
 لفظ سالت بالحنيفة
 عن قول لا اعرف دبره
 في السماء اياته

ہونے عرش کا اوپر آسمان کے کیونکہ اللہ تعالیٰ اوپر اعلیٰ علیین ہے
 اور وہ دعا کیا جاتا ہے اوپر سے نیچے سے اور ہر ایک وایت کے
 یہ ہے کہ سوال کیا میں ابوحنیفہ رحمہ سے اس شخص کا کہتا ہے وہ
 کہ نہیں جانتا میں کہ رب میرا اوپر آسمان کہے یا اوپر زمین کے فرمایا
 ابوحنیفہ رحمہ نے کہ وہ کا فر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الرحمن علی العرش
 استودع اور عرش اسکا اوپر ساتون آسمان کے ہے پہر کہا سوال کرنے
 والے نے کہ وہ مانتا ہے الرحمن علی العرش استودع لیکن نہیں جانتا کہ عرش
 اوپر آسمان کہے یا اوپر زمین کے فرمایا ابوحنیفہ رحمہ نے کہ جبوقت اہل
 کیا ہونے عرش کا اوپر آسمان کے تحقیق وہ کا فر ہوا پس بیچ اس کلام
 کہ مشہور ہے ابوحنیفہ رحمہ کہ موجود ہے پاس اصحاب ابوحنیفہ کے کہ حکم کفر کا
 کیا ہے اوسنی توقف کرنے والے پر کہ کہتا ہے کہ نہیں پہچانتا میں اب
 اپنی کو کہ آسمان پر ہے یا زمین میں پس ہوا منکر نفی کرنے والا کہ کہتا ہے
 کہ نہیں ہے بیچ آسمان کے اور نہ بیچ زمین کے کا فر بطریق اولیٰ اور
 دلیل بکڑا ہے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اوپر کفر اور شخص کے ساتھ قول
 اللہ تعالیٰ کے الرحمن علی العرش استودع اور فرمایا ابوحنیفہ رحمہ کہ عرش
 اسکا اوپر ساتون آسمانوں کے ہے اور بیان کیا اس بات کو کہ قول
 اللہ تعالیٰ کا الرحمن علی العرش استودع بیان کرتا ہے اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ
 اوپر آسمانوں کے ہے اوپر عرش کے اور استوی علی العرش دلالت
 کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ بذاتہ اوپر عرش کے ہے

استودع شدة فوق سبع
 سموات قال فانه يقول
 على العرش استودع
 السموات قال اذا انزل
 في هذا الكلام المشهور عن

۵۶

ابوحنيفة عند اصحابه
 في الواقعة الذي يقولون
 نعم الواقعة في الامم
 وفي في السماء في الدنيا
 الجاهل بالواقع في الامم
 السماء وفي الامم في
 الاولى واختار على في
 تعالى الرحمن على العرش استودع

قال فذلك ان الله تعالى
 يقول الرحمن على العرش
 استودع شدة فوق سبع
 سموات قال فانه يقول
 على العرش استودع
 السموات قال اذا انزل
 في هذا الكلام المشهور عن

الحمد لله الذي جعلنا من خلقه
 في السماوات والارضين
 والارضين والسموات
 والارضين والسموات
 والارضين والسموات

یہ بیان کیا بوضیفہ فی بیجا سبات کے بیچ تکفیر اوس شخص کے کہ قایل ہے ہستی
 لیکن توقف کرتا ہے اس بات میں کہ عرش آسمان پر ہے یا زمین پر فرمایا ابو حنیفہ
 نے کہ وہ انکار کرتا ہے ہونے عرش کا اوپر آسمان کے اور اللہ تعالیٰ اوپر اعلیٰ
 علیین کہے اور دُعا کیا جاتا ہے اوپر سے نیچے سے یہ تصریح ہی ابو حنیفہ
 سے ساتھ تکفیر اوس شخص کے کہ انکار کرتا ہے ہونے اللہ کا اوپر آسمانوں کے اور دلیل
 بکرمی اوپر اوس تکفیر کے ساتھ اوس کے کہ اللہ تعالیٰ اوپر علیین کہے اور دُعا
 کیا جاتا ہے اوپر سے نیچے سے اور یہ دونوں دلیلین نظر سے عقلی ہیں کہ چونکہ
 فطرتِ دلوں کی یہی ہے کہ اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بیچ علو کے ہی اودھ اللہ
 دُعا کیا جاتا ہے اوپر سے نیچے سے تحقیق روایت کہی گئی ہے صریح تکفیر ابو حنیفہ
 سے فرمایا ابو حنیفہ نے کہ جب انکار کیا ہونے اللہ کا اوپر آسمان کے تحقیق کا
 ہوا اور روایت کیا اس لفظ کو ابو حنیفہ سے ساتھ اسناد کے شیخ الاسلام ابو اسماعیل
 انصاری مروی نے ساتھ اسناد اپنی کے بیچ کتابِ روق کے اور یہی روایت
 کی ہے ابن ابی حاتم نے کہ تحقیق ہشام بن عبد اللہ رازی نے کہ صاحب محمد
 بن حسن قاضی کا تھا قید کیا اوسنی ایک آدمی کو بیچ علت جہی ہونیکے پس تو جب
 اوس شخص نے پہلایا گیا اوسکو طرف ہشام کے تاکہ مطلع ہو وہ اوپر توبہ اسے
 کہ پس کہا اوس شخص نے کہ شکر ہے اللہ تعالیٰ کا اوپر توبہ کے پہر امتحان کیا
 اوسکا ہشام نے پس کہا یا گواہی دیتا ہے تو اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ اوپر
 عرش کے بعد اخلق سے پس کہا اوس شخص نے کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ
 اوپر عرش کے ہے لیکن نہیں جانتا میں کہ بعد اخلق سے یا نہیں پس کہا ہشام

الحمد لله الذي جعلنا من خلقه
 في السماوات والارضين
 والارضين والسموات
 والارضين والسموات
 والارضين والسموات

فقال انك انت والسموات
 والارضين والسموات
 والارضين والسموات
 والارضين والسموات
 والارضين والسموات

الحمد لله الذي جعلنا من خلقه
 في السماوات والارضين
 والارضين والسموات
 والارضين والسموات
 والارضين والسموات

کلام اللہ تعالیٰ
 علیٰ شہداء بار من خلقہ وقد
 الرزاقی نے قال اللہ تعالیٰ
 اور دیکھو اللہ تعالیٰ نے
 کلام اللہ تعالیٰ
 علیٰ شہداء بار من خلقہ وقد
 الرزاقی نے قال اللہ تعالیٰ
 اور دیکھو اللہ تعالیٰ نے

پیر لیا واسکو طرف قید خانہ کے کہ اوسنی نہیں توبہ کی اب تک روایت کی گئی
 ہے یہی بن معاویہ رازی ہی کہ کہا یہی نے کہ اللہ تعالیٰ اوپر عرش کے ہے جدا خلق
 سے کہ لیا ہے علم اوسکی نے ہر چیز کو اور شمار کر رکھا ہے اوسنی گنت ہر چیز کو
 نہیں شک نہ اس بات میں کوئی مگر جہی ردی گراہ ہلاک ہونے والا اور شک
 کرنے والا ملتا ہے اللہ تعالیٰ کو ساتھ خلق اوسکی کے اور ملتا ہے ذات اوسکی کو
 بنایا کیونکہ میں اور ناپاک مکانوں میں اور یہی مروی ہے ابن مدینی سے جب
 سوال کیا گیا اسطرح کہ کیا ہے قول ابن سنت و جماعت کا کہا ابن مدینی نے
 ایمان لاتے ہیں مومن ساتھ دیدار اللہ تعالیٰ کے اور کلام اللہ تعالیٰ کے
 اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اوپر آسمانوں کے ہے اوپر عرش کے ہے پیر
 کیا گیا ابن مدینی قول اللہ تعالیٰ سے لیکن میں بخوبی نشہ الا کہ ہوا بعض
 نہیں ہوتے مشورہ کرنے والے میں آدمی مگر وہ اللہ تعالیٰ چوتھا اوسکا ہے
 پیر کہا ابن مدینی نے پڑھ ماقبل اوسکی اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
 علم ہے اوپر یہی مروی ہے ابو عیسیٰ ترمذی ہی کہ کہا ابو عیسیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ
 اوپر عرش کے ہے ذات اپنی سے جیسا کہ بیان کیا اللہ تعالیٰ نے اور علم
 اوسکا اور قدرت اوسکی اور غلبہ اوسکا ہر مکان میں ہے اور روایت کی
 گئی ہے ابی بکر رازی سے تحقیق وہ سوال کیا گیا تفسیر الرحمن علی العرش
 استوی سے پس کہا رازی نے تفسیر اوسکی وہی ہے بطرح پہنچا ہی تو کو وہ
 اوپر عرش کے ہے اور علم اوسکا اور قدرت اوسکی ہر مکان میں ہے پس
 جو شخص کہے سوئی اوسکی پس اوپر اوسکی لعنت اللہ کہے نواہت کہ

ہذا مقالہ اجماعی
 رحمہ اللہ غلقہ و غلط
 منہ الذات بالہذا
 اوساخ و ردی ایضا
 عن ابی مدینی اسئل ما
 قول اهل السنة والجماعة
 قال یؤمنون بالربوبیة و
 الکلام و ان اللہ تعالیٰ فوق
 ۵۱
 السمت علی العرش فسل
 السموات علی ما یقولون
 عن قولہ تعالیٰ ما یقول
 علیہ السلام اوصیہم فقال
 علیہ السلام ان اللہ علیہ
 اقولہا ان اللہ علیہ
 علیہ السلام ان اللہ علیہ
 ورحمہم اجمعین علی العرش کما
 قال اللہ تعالیٰ علی العرش کما
 قال اللہ تعالیٰ علیہ
 وصیہم انفسہم وعلیہ
 وقد تراءوا فی
 صریح ہوا ان اللہ تعالیٰ
 علی العرش استوی قال تفسیر
 بحامق اموی علی العرش علیہ
 قال علیہ السلام علیہ
 انہو رواہ

ابو القاسم الکافی حافظ طبری نے صاحب ابی حامد اسفراہی سی کتاب
 الحافظ الطبري صاحب جليل
 قال اتفق الفقهاء على
 من المشقة الى الغرض على
 الامور بالقرآن والحديث
 النعمان التقاتي عن

رسول الله صلى الله عليه
 وسلم في صفات الرب عز وجل
 من غير تفسير ولا وصف
 لا تشبيه في تفسيره
 ولا في صفاته
 الذي صلح وفاق الجماعة
 لم يصنعوا ولم يفسروا
 اقوالهم في الكتاب المستم

سكوني قال المتوفى
 فارق الجماعة كما قد تقدم
 بعد ذلك عن محمد بن
 الحسن اخذ عن ابي حنيفة
 ومالك وطبقته من العلماء
 وقد حكي هذا الجماع وادخل
 ان الحنفية لم يصفوا لاهل
 الشبهة غالباً ولا لاهل
 السبقة وغيره من السابدين

ابو القاسم الکافی حافظ طبری نے صاحب ابی حامد اسفراہی سی کتاب
 اپنی میں کہ مشہور ہے اصول سنت میں ساتھ اس واپسی کے محمد بن حسن
 ابو حنیفہ رحم سے کہ کہا محمد بن حسن نے اتفاق کیا کہ فقہانے مشرق سے مغرب
 تک اور ایمان لانے کے ساتھ قرآن اور احادیث کے کہ روایت کی ہے
 اثبات نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ صفت رب عزوجل کے بغیر تفسیر
 اور بغیر وصف اور بغیر تشبیہ کے پس جو تفسیر کرے آجکے دن کی صفت کی
 او ان صفات سے پس تحقیق نکل گیا طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہار دیا
 اوسنی جماعت کو کہ اوہنوں نے نہیں صفت کی اور نہ تفسیر کی لیکن فتویٰ دیا
 اوہنوں نے ساتھ اوس چیز کے کہ بیچ کتاب و سنت کے ہے پھر خاموش ہو گئی
 پس جو شخص کہ قایل ہووے ساتھ قول جم کے تحقیق اوسنی مخالفت کی جماعت
 کی کیونکہ شمار کرتا ہے وصف اللہ تعالیٰ کے ساتھ صفت معدوم کے اور محمد
 بن حسن کہ علم حاصل کیا اسی ابو حنیفہ رحم اور امام مالک رحمہ اللہ و امام
 طبقون علماء ان دونوں کے سے اور نقل کیا محمد نے اس اجماع کو اور خبر دی
 کہ جمہیہ صفت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اکثر یا غالباً تہ امور سلبیہ کے اور یہ
 کے میثقی اور غیر اوسکی نے ساتھ اس و صحیح کے اور عبید قاسم بن سلام سے
 کہا ابو عبید نے یہ حدیثیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون میں جنوں
 میں ہوتا ہے رب ہمارا نا اُمیدی بندوں کی سی اور جلدی قبول کر لینے انکے
 سے اور جب ہم نہ پڑ ہووے گی بیان تک کہ کہیگا رب ہمارا دونوں قدم بیچ اوسکی
 یہ سب حدیثیں نزدیک ہاری حق میں نقل کیا اونکو بعض فقہ نے بعض سے

سلام قال هذا من احاديث النبي
 يقولون انهم لم يسموا
 عبداً ولا قرباً ولا غير ذلك
 من صفات الرب
 من غير وصف ولا تشبيه
 في تفسيره ولا في صفاته
 الذي صلح وفاق الجماعة
 لم يصنعوا ولم يفسروا
 اقوالهم في الكتاب المستم

والفقہ والتاویل ما هو المشہور
 ابو عبیدہ وہ معرفۃ باللفظ
 الشافعی و احمد اسحاق و
 الامہ الامجدۃ الذین
 یفسرہا ابو عبیدہ احد
 لکھنویہا و مادر کنا احد
 بنیاد اسلطان غفرلہ

مگر جب ہم سوال کئی جاویں تفسیر اوسکی سے نہیں تفسیر کر سکتی ہم اور نہیں
 پایا ہم نے کسی کو کہ تفسیر کریں اوسکی اور ابو عبیدہ المد ایک امام ہے اون
 چاروں اماموں سے کہ ایک اونکا امام شافعی ہے دوسرا امام احمد اور تیسرا
 امام اسحاق اور چوتھا ابو عبیدہ المد کہ علم لغت اور علم فقہ اور علم تاویل میں
 ایسے مشہور تھے کہ بیان سی باہر ہے اور تھا اوس زمانہ میں جسین ظاہر ہوئی
 فتنے اور اہل بدعت پس خبر دی اوسنی نہیں پایا میں نے کسی کو علم کسی تفسیر
 کرے ان آیات اور احادیث کے اور روایت کیا لکھا کئی اور نیزہ ہتی نے
 عبد اللہ بن مبارک سی کہ ایک مرد نے کہا عبد اللہ بن مبارک کو کہ یا ابا عبد اللہ
 کہ میں مکروہ جانتا ہوں ایک صفت کو مفتون رب عزوجل کے سے پس کہا
 عبد اللہ بن مبارک نے میں بھی جانتا ہوں اوسکو لیکن جب بولی کتاب
 اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کے پوچھنے ہم ساتھ اور مثل اوسکی اور مراد
 ابن مبارک کے اس کلام سے یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں یہ کہ پیدا کریں ہم
 کوئی صفت اللہ تعالیٰ کے اپنی طرف سی بیان تک کہ لاوی اوسکو کتاب یا
 احادیث اور روایت کیا عبد اللہ بن احمد نے اور غیر اوسکی نے ساتھ
 اسناد صحیح کے ابن مبارک سی کہ کہا گیا ابن مبارک کو کہ ساتھ کس چیز کے بیان
 کریں ہم رب اپنی کی کہا ابن مبارک نے اس طرح سی کہ اللہ تعالیٰ اوپر آسمانوں کے
 اوپر عرش کے ہے جدا ہی خلق سے اور نہیں کہتے ہم کہ جس طرح کہتی ہیں تمہیہ
 کہ وہ رب عزوجل بیان ہی بیچ زمین کے اور اس طرح کہا ہے امام احمد بن
 حنبل ہم اور غیر اوسکی نے اور روایت کی گئی ساتھ اسناد صحیح کے سلیمان

ابو عبیدہ وہ معرفۃ باللفظ
 الشافعی و احمد اسحاق و
 الامہ الامجدۃ الذین
 یفسرہا ابو عبیدہ احد
 لکھنویہا و مادر کنا احد
 بنیاد اسلطان غفرلہ

فوق سماء من خلقه ولا
 نقول كما تقول
 الجہنۃ انہ مضاف
 لا ما لعل و غیرہ
 باسناد صحیح عن سلیمان

[illegible]

اَم فِي الْاَرْضِ
 لَنْ يَلْبِسَ ثِيَابَ
 عَلَيْهِمْ وَانَّهُ يَدْعِي مِنْ اَعْلَى
 لَمْ يَسْأَلْ عَمَّا يُشْفَعُ لَهُ
 خَلِيفَةً لِّكَ فِي الْاَرْضِ
 قَضَاهُ اللَّهُ فِي سَمْعِهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الصُّحُفِ
 اَنْزَلَ مَا لَكَ قَالَتْ

٦٣
 ذنب بنت محمد شرعي
 فقال النبي صلى الله عليه وسلم يقولون
 لها ايكون وذو جني الله من نور
 سبع سنو هذا مثل قول
 الشافعي وقصة ابني يوسف
 صاحب
 صابغ عتيقة مشهور في اسنيد
 دهر الرازي حتى ترب منه
 لما انك الصفا والام قول
 قد ذكرها ابن الجعاف
 في هذه

وغير ذلك
باب طول الكلام
يسع هذه القياس عشرة
وكان الكلام الناقين
لما هم مثل ما ذكر أبو عثمان
النظار في رسالة الشهر
بالغنية عن الكلام وأما قال

[illegible]

فظن سائر
 العالمين
 السلف عن ذلك وهذا
 الكلام المذكور المتطابق
 نقل عفا عنه من
 شال يوكو الاسماعيل
 عيسى بن عماد السنجي
 ولما عيى بن عماد السنجي
 شيعه الاسلام الى اسماعيل
 الهروي عثمان الصابوني

چہن ہم کو واجبہ اثبات صفات کا کیونکہ شرح وارد ہوئی ہے ساتھ اونکی اور واجبہ نفی تشبیہ کے اونسی کیونکہ اللہ تعالیٰ یس مسئلہ ثانی ہے اور اوپر اوسکی جاری ہے قول سلف کا احادیث صفات میں یہ تمام کلام خطاب کی ہے اور اسطرح کہلے ابوبکر خطیب جافظ نے رسالہ اپنی میں بیان کیا اپنی اوس سالہ میں کہ مذہب سلف کا اوپر اونیسکے ہے اور یہ کلام کہ ذکر کیا اوس خطبہ نے نقل کیا ہے ایسی کلام کو بہت علماء نے کہ شمار نہیں ہو سکتی اون علماء کے مثیل ابوبکر اسمعیل اور امام جمعی بن عمار سجری اور شیخ الاسلام ابے اسمعیل اندلسی بروی ابو عثمان صابونہ شیخ الاسلام اور ابے عمر بن عبد اللہ مغری کہ امام حرک ہے وغیرہم نے اور کہا ابونعیم اصبہانی صاحب اکلہیہ نے عقیدہ اپنی میں کہا اوس بیچ ابتداء اوس عقیدہ کے کہ طریقہ ہمار طریقہ متبعین کتاب و سنت اور اجماع امت کا ہی اور بیان کیا اوسنی عقیدہ متبعین سنت کا یہہ ہی کہ وہ احادیث کہ کتابت میں رسول خدا جلی اللہ علیہ وسلم سے حج عرش کے اور استوا کے قابل میں ساتھ اون احادیث کے متبع سنت اور اثبات کرتے ہیں اونکا بلا کیف اور تمثیل اور تشبیہ کے پس تحقیق اللہ تعالیٰ جدا ہے خلقت سے اور خلقت جدا ہے اور نہین حلول کرتا ہی خلقت میں اور نہین مخلوط بیچ اونکی اور وہ ٹہرنے والا ہے اوپر عرش کے اوپر آسمانوں کے نہین ہے وہ زمین اور خلقت میں اور کہا ہی امام عارف محمد بن احمد نے کہ شیخ صوفیونکا تھا اپنی ملک میں چوتھی صدی میں کہا امام عارف نے کہ دوست رکھتا ہوں میں کہ وصیت کروں میں اصحاب امینو کو ساتھ وصیت سنت کی اور وعظ حکمت کے اور جمع کروں میں سب اصحاب اپنی کو

40

شيخ الاسلام ابو عبد
 الله الترمذي امام المذنبين
 وقال ابو نعيم
 رحمه الله عليه
 قال في اهل الحلية
 والادب في عقده
 النعمان والكتاب
 في الامامة قال في
 الامامة

من مائة و عشرين سنة و اربع مائة و اربع

كيف لا تبتلى ولا تفتن ولا تشبه فان
 الله تعالى من خلقه والخلق من الله
 ما هو منه ما اهل فيه وما
 يخرج وهو مشوب على عرشه
 في سمائه وان ارضه خلقه
 وقال الامام العارف
 معرف

أحمد الأصمباني شيخ الصوفية في حدود المائة الرابعة في بلاد قال حيث أن أحمداً أصمباني يوسف

والکلیف جعفر لوالله عز وجل بالکلیف وکتابه معقول
 عرشه بلا کلیف وکتابه معقول
 فیما والی الله تعالی السعوی
 التقیین والمتأخرین قال
 وأهل المعرفة والنوصوف من
 علیه هل الحدیث والحدیث

اور بریقہ اہل حدیث کے اور اہل معرفت اور اہل تصوف کے متقدمین اور
 متاخرین سے کہا اوس نام عارف فی بیچ اوس وصیت اپنی کے کہ اللہ تعالیٰ
 بڑا ہے اوپر عرش اپنی کے بلا کیف اور بے تشبیہ اور بے تاویل کے اور ہستی
 معقول ہے اور کیفیت اوسکی نمودار ہے اللہ تعالیٰ جدا ہی خلقت سے خلق
 جدا ہی اوس سے بغیر علول اور بغیر احتلاط اور طاوت کے اور بغیر وصل اور انفصال
 کیونکہ وہ الکیلا ہے جدا خلق سے واحد ہی اور غنی ہی غنی سی اور اللہ تعالیٰ عزوجل جمیع
 ہی اور بغیر ہے اور علیم ہے اور جبر ہے اور کلام کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اور غنی
 ہوتا ہی اور ہنستا ہی اور تعجب کرتا ہی اور تعجبی دیگا بندوں آپنوں کو دن قیامت
 کے ہنس کے اور نازل ہوتا ہی ہر رات میں طرف آسمان دنیس کے بطرح چاہتا ہے
 پس کہتا ہی کہ کوئی دعا کر نیوالا ہے کہ بخشش کروں میں اوسکو کوئی توبہ کر نیوالا
 کہ توبہ قبول کروں میں اوسکی یہ کہتا ہی جمیع تک اور نزول اللہ کا طرف آسمان
 دنیس کے بلا کیف اور بے تشبیہ اور بے تاویل کے ہے جو انکار کر سی نزول کا یا تاویل کر
 اوسکی وہ مبتدع اور ضلال ہے اور تمام برگزیدہ عارف پہلے وپراوسکی ہیں اور
 متاخر اور مین سی امام ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح جیلے ہی کہا اوہنوں نے غنی
 میں اپنے معرفت اللہ تعالیٰ کے ساتھ اثبات کی اور دلائل کے اوپر وجہ اختصار
 کے یہہ ہی کہ پہچانتی ہیں ہم اور یقین کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی اور الکیلا
 یہاں تک کہ کہا شیخ عبدالقادر رحمہ نے وہ اللہ تعالیٰ بیچ جہت علم کے ہی اور ہنزا
 ہے اوپر عرش کے اور غالب ہے اوپر ملک کے اور گہرے والا ہے علم اوسکا ہر شی کو
 طرف اوسکی جہر ہے ہن بطریق در عمل صالح چڑھتے ہیں طرف اوسکی تہ کی

لنہون براسمک ولا یجوز
 ولا یختار ولا یصلی
 لا یلحق النائم من الخلق
 الا فی النی من الخلق
 لا یصل فی سبیلہ
 لا یصل فی سبیلہ
 لا یصل فی سبیلہ
 لا یصل فی سبیلہ

لا یصل فی سبیلہ
 لا یصل فی سبیلہ
 لا یصل فی سبیلہ
 لا یصل فی سبیلہ
 لا یصل فی سبیلہ
 لا یصل فی سبیلہ
 لا یصل فی سبیلہ
 لا یصل فی سبیلہ

ان الله
 ان الله
 ان الله
 ان الله
 ان الله
 ان الله
 ان الله
 ان الله

یہاں تک کہ کہا شیخ عبدالقادر رحمہ نے وہ اللہ تعالیٰ بیچ جہت علم کے ہی اور ہنزا ہے اوپر عرش کے اور غالب ہے اوپر ملک کے اور گہرے والا ہے علم اوسکا ہر شی کو طرف اوسکی جہر ہے ہن بطریق در عمل صالح چڑھتے ہیں طرف اوسکی تہ کی

لا یسأل الله الا فی حق
 یعجز الیه فی عجز
 الف سنة مما تعدوا
 کان فیما کان
 یخبر فیما یخبر
 یخبر فیما یخبر
 یخبر فیما یخبر

ما ترون فی ان قال
 فی ما ترون فی ان قال
 فی ما ترون فی ان قال
 فی ما ترون فی ان قال
 فی ما ترون فی ان قال
 فی ما ترون فی ان قال
 فی ما ترون فی ان قال
 فی ما ترون فی ان قال

هذا ولو ذكرت ما قاله
 العلم فی ذلک لطل الجدل
 قال ابو عمر بن عبد الله
 عن مالک بن انس وسفيان
 الثوري وسفيان عيينه
 ودعبل بن مغير بن اشعث
 في احاد الضعفاء هم كلوا
 ما رواه جابر بن عبد الله

عن ابي عبد الله عليه السلام
 قال لا یسأل الله الا فی حق
 یعجز الیه فی عجز
 الف سنة مما تعدوا
 کان فیما کان
 یخبر فیما یخبر
 یخبر فیما یخبر
 یخبر فیما یخبر

کامون کے آسمان سے طرف زمین کے پہر چڑھتے ہیں طرف اوسکی وہ کام نہج
 دن کے کمقدار اوسکا ہزار برس ہے تمہاری شمار میں اور نہیں جایز وصف کرنا اوسکا
 ساتھ اسطر حک کہ وہ اللہ تعالیٰ پر مکان میں ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ بیچ تھا
 کے ہے اوپر عرش کے بیسا کہ کہا ہی انھیں علی العرش استوی اور ذکر کیا
 عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی آیات اور احادیث کا یہاں تک کہا اوہو علی کہ دیو
 ہر لون صفت استوا کا بغیر تاویل کے اور یہ کہ ٹھہرا ہے بذاتہ اوپر عرش کے اور کہا
 شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ہونا اوسکا اوپر عرش کے بلا تلیف مذکور ہی ہر تلیف
 میں کہ اوتاری گئی ہی اوپر برہنہ مرسل کے اور ذکر کیے عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نے کلام طویل کہ نہیں گنجی پیش رکھتا یہ مکان اور ذکر کیا شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے بیچ تمام صفات کے اسطر اگر ذکر کر دین میں اس فتویٰ میں جو کہہ کر فرمایا ہے
 علمتہ توالبتہ بہت طول ہو جاویگا یہ فتویٰ فرمایا ابو عمر بن عبد القادر نے روایت
 کہی گئی میں ہم امام مالک بن انس رحمہ اللہ کی اور سفیان ثوری اور سفیان بن
 عیینہ اور از زاعم اور معمر بن راشد سی بیچ بیان احادیث کے کہ وہ کل کہتے تھے
 کہ جاری کرواؤ احادیث کو جو طرح آئی ہیں کہا ابو عمر نے جو کہہ آیا ہے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم اور اصحاب و انبی پس وہ علم ہے کہ دین بگڑا جاوی اوسکو اور جو شیئی
 پیدا کی ہے پیچھے اونکی اور نہ ہو واسطہ اوسکی اصل مروی اصحابوں سے پس وہ بیعت
 ہی اور ضلالت ہی اور کہا شرح موطا میں جب کلام کی آسنی بیچ شرح حدیث مذکور
 کہا یہ حدیث ثابت ہی حجت نقل سے اور صحیح ہے ہناد اوسکی اور نہیں اختلاف
 کیا کسی اہل حدیث فی بیچ محنت اوسکی کے اور وہ منقول ہے ایسی طریقہ سی کہ شواہد

لا یختلف اهل الحديث فی صحته وهو منقول من طریق شواہد

کان بدایتہ القداسة
 قال والذليل على صحت قول
 في قولنا الله تعالى في كل
 وهو من جملة على العترة
 سبع سموا في قوله الجماعة
 في السماء على العرش من نور
 وفيه دليل على ان الله تعالى
 من خبايا العدد على النبي صلى

احادیث عدول ہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہ راوی اونکی عادل ہیں اور بیچ اوکے
 دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ بیچ آسمانوں کے ہے اور عرش کے اوپر ساکن آسمانوں کے
 جملہ کما ہے اہل سنت و جماعت میں اور یہ بھی ایک حجت ہی محض اہل سنت
 و جماعت ہی اور یہ معتزلہ کے بیچ قول اونکی کے کہ اللہ تعالیٰ ہر مکان میں ہے ساتھ
 ذات پاک نبی کے اور کہا ابو عمر نے دلیل اور ہر حجت قول اہل حق کے قول اللہ تعالیٰ کا
 ہے اور ذکر کیا اس اثنا میں بعض آیات کا بیان تک کہا اوس ابو عمر نے کہ یہ
 آیات صفات کی بہت معروف اور مشہور ہیں نزدیک علماء اور خاصہ کے نہیں احتیاج
 کہ بیان کیا جاوی اوکا اس واسطے کہ خواہ لایق قبول کرنے کے میں اور نہیں
 مخالف اہل سنت و جماعت کا اول آیات میں کوئی اور نہیں انکار کیا اور نیز
 اونکے کسی مسلمان اور نیز کہا ابو عمر بن عبد البر نے اجماع کیا علمایا صحابی اور
 تابعین نے وہ صحابہ اور تابعین کہ نقل کے جاتی ہے اونی تاویلات کہا اوہوں نے
 بیچ قول اللہ تعالیٰ کے مایکون من بخوی ثلاثہ الاہور الیہم یعنی کہا اوہوں نے
 بیچ معنی اس آیت کی کہ اللہ تعالیٰ اوپر عرش کے ہے اور علم اوکا ہر مکان میں ہے
 اور نہیں مخالف ہوا اونکا بیچ ان معنوں کے کوئی ایسا شخص کہ حجت پر لای جاوے
 ساتھ قول اوکے کہ اوہی کہا ابو عمر نے کہ اجماع کیا سنت و جماعت میں اور پر اقوال
 کرنے کل صفات کے کہ وارد ہیں بیچ قرآن اور احادیث کے اور پر ایمان لانے
 کے ساتھ اوکے اور اوپر حمل کہ سنے اوسکی اور حقیقت کے نہ اوپر چار کے لیکن
 وہ اہل سنت و جماعت نہیں کیفیت بیان کرتے کسی شی کی اور نہ مدھر کرتے ہیں
 کہ صفات معین کے آپر کل اہل برکت جمعیہ اور معتزلہ اور کل خارج

الحق قول الله و ذكره في
 الايات قال وهذا من
 وعرف عند العامة و
 الخاصة ممن يحتاج الى التوضيح
 من حكاية ما في الاصول
 لمعنى النعم عليه احدوا
 انو عليهم مسلم وقال عمر بن

٤٨

عبد الله ايضا الجمع علم
 في الصفا والتابعين الذين حمل
 التاويل قالوا في تاويل
 غدهم التاويل من بخوي
 قوله تعالى ان يكون معي
 ثلاثة الا هو اربعة معي
 الذين علموا في كل مكان وما
 الاثن من علم في جميع تقوله
 خالفه في ذلك من جملة
 وقال ابو عمر ايضا اهل السنة

والاجماع

وقال ابو عمر ايضا اهل السنة
 في قوله ان لا يملكها في القرآن
 على الحقيقة ولا يملكها وجملة
 على الحقيقة ولا يملكها وجملة
 ولا يملكها في قوله ان لا يملكها
 ولا يملكها في قوله ان لا يملكها
 ولا يملكها في قوله ان لا يملكها

أولياته في جنه العدن
في عظيم مسلم وعز كرامه
بیده و من قولہ صلوا
لفظ و کتب الو التورہ
و خط الو الواح یزونی
موسی صطد الو اللہ

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فِيهِ تَحْفَظُ حَقَّ حَقِّكَ
وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فِيهِ تَحْفَظُ حَقَّ حَقِّكَ
وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فِيهِ تَحْفَظُ حَقَّ حَقِّكَ

جفرض وبيع وكل هذا
 الحاح في المعجزة
 انما خلق آدم
 اختارهما شئت قال
 اختار من في كلنا
 ان الله تعالى لما خلق

مینجا کرنا ہے اور اونجا کرنا ہے اور یہ تمام احادیث بیچ صحیح کے میں اور ذکر کیا
 ابن عبد اللہ ہی قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ یہ قول ہے کہ جسوقت
 پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو کہا اوسکو حالانکہ دونوں ہاتھ اللہ تعالیٰ کے ہونے
 بند ہی ہو تہی اختیار کر تون ان دونوں میں سی جسکو چاہی تو کہا آدم نے کہ
 اختیار کیا میں نے یعنی ہاتھ ربانی کا اور حالانکہ دونوں ہاتھ ربی کی دینے
 مبارک میں اور بیچ ایک حدیث کے یوں ہے کہ تحقیق جسوقت پیدا کیا
 اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ہاتھ پریشاد پر پشت اوسکی کے اور سوا اسکے
 اللہ ہی احادیث میں کہ ذکر کیا اذکو عبد البر نے اس قسم سے پتر کہا ابن عبد
 نے کہ کہا بیٹھے نے اپیر متقدمین اس امت کی نہیں تفسیر کرتے آیات اور
 احادیث صفات کے الگ ہی میں ہننے بیچ اسباب کے اور اسدی طرح کہا بیٹھے نے
 بیچ استغوی علی العرش کے اور تمام صفات خبریہ کے اور یہی حکایت کیا قول
 بعض متاخرین کا یعنی بعضی متاخرین ہے ایسی کی قابل ہیں اور کہا قاضی بوعلی
 کتاب ابطال التاویل میں کہ نہیں جائز ردوان اختیار کا اور نہیں جائز رد
 کرنا انکا ساتھ تاویل کے اور واجب ہے حمل کرنا انکا اور نظر ہاونکی کے اور تحقیق
 یہ صفات اللہ کے ہیں نہیں مشابہ ہوتے ساتھ صفتین مخلوق کے اور نہ تھا
 کیا جاوے تشبیہ بیچ انکو مگر جس طرح کہ روایت کیا گیا ہے امام احمد اور کل اماموں
 اور ذکر کری اوسل بوعلی نے اس باب میں کلام نہ ہری او کول کے اور امام مالک
 اور قوری اور اوزاعی اور لیث اور حماد بن زید اور حماد بن سلمہ اور ابن عیینہ
 اور فضیل بن عیاض اور وکیع اور عبد الرحمن بن مہدی اور اسود بن سائر

فی جہا ان الله تعالى لما خلق
 آدم مسح ظهره الى الماخذ اخر
 يد من هذا النوع ثم قال
 السيفي ما المبتدع من
 من هذا الوجه فانه لم
 ما كنهنا من الابدان والامجاد
 في هذا الباب والى ان قال
 الاستاذ على الاشياء وسائر

٤١

الصفات الخيرة مع انه في
 قول بعض المتأخرين وقال
 القاضی ابو یعلیٰ فی کتاب
 ابطال التاویل ليجوز رد
 هذه الامجاد ولا تشافل
 تاویلها والواجب حملها
 على ظاهرها واخص صفات
 الله لا تشبه سائر المخلوقات
 بحال من سائر المخلوقات

بن زيد وحماد بن سلمة
 والفصل بن عیاض
 الادبي واللیث وحماد
 ومالك والنوري
 والکمالی
 عن مارقین لکما محمد بن
 عن عبد الرحمن بن مہدی

لَتَأْتِيَهُمْ كَيْدٌ مِّنَّا

ظاهرها فلو كان الثناو لماسفا
لكاد اليه استوفيا في من
اذلة التشفيع في مع الشبه
وقال ابو الحسن ع انا عاين
الاشرف انكم صا حبا العريق
المسوبة اليه وكتابه الان
صفحة اخلاص المضير

توافق الاسلاميين
فرق الرافض والخارج و
الحنيفة والمعتزلة وغيرهم
مقالة اهل السنة واصحابها
المجلة في فضلها والافتاء
اهل السنة الاثر ما دامه
اهل السنة وكثير من
اهل الفتا

عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: من ذكّر شيئا وإن الله تعالى
وأحد أحد دفع محمد له غير لو اتخذ صاحبة وكذا له
حق الناصر وحق السائبة لا يب فيها وإن الله يبت

استوان له یلین بلا
 وکما قال خلقت سبک
 وان له عینین بلا کیف
 وکما قال تجری باعینین وان
 وجهه زلیخه والجمال
 واما کلام وان اسماء الله

استوی اور اوسکی دو ہاتھ میں بلا کیف ج طرح کہ فرمایا ہے خلقت بیدی و ج طرح
 کہ فرمایا ہے بل یدیه مسوطان اور واسطی اوسکی آنکھ میں بلا کیف کہ ج طرح کہا ہے
 تجری باعینین اور اسکا مونہہ ہی ہے ج طرح کہ فرمایا ہے یسبح و تحمید
 ذلک والجلال والا کلام اور نہ کہا جاوی کہ اسماء اللہ کے غیر اللہ کے
 میں ج طرح کہ کہتے ہیں معتزلہ اور خارج اور اقرار کرتے ہیں اہل سنت و جماعت
 کہ واسطی اللہ تعالیٰ کے علم ہی ہے ج طرح کہ کہا ہی اللہ تعالیٰ نے انزلہ بعلمہ
 اتنا اوسنی کلام اللہ کو ساتھ علم اپنی کے اور ج طرح کہ کہا ہی اللہ تعالیٰ نے
 وما نخل من انثی ولا تنفع الہ بعلمہ اور نہیں حل اور ہلکے کوئی مادہ
 اور نہیں جنتے مگر ساتھ علم اوسکی کے اور ثابت کرتے ہیں اہل سنت و جماعت واسطی
 اللہ کے سنا اور دیکھنا اور نہیں نفی کرتے ان اشیاء کے اللہ تعالیٰ سے ج طرح
 کہ نفی کرتے ہیں اونکی معتزلہ اور ثابت کرتے ہیں اہل سنت و جماعت واسطی اللہ
 تعالیٰ کے قوت ج طرح کہ فرمایا ہے اللہ یزوان اللہ الذی خلقکم
 هو اشد منہم قوۃ کیا نہیں دیکھتی ہو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ وہ اسی کہ پیا
 گیا اوسنی اونکو اور وہ بہت قوی ہے اور نہ از روی قوت کے اور ذکر کیا اللہ
 اشعری نے کہ کہتی ہیں اہل سنت و جماعت کہ قرآن کلام اللہ کے ہی غیر مخلوق اور
 گفتگو نہ ہونے اور توقف کے ہی شخص کہ قابل ہو لفظ اور توقف کا وہ ہنم
 ہی نزدیک اہل سنت و جماعت کے نہ کہا جاوی تلفظ ساتھ قرآن کے مخلوق
 اور نہ کہا جاوی غیر مخلوق اور اقرار کرتے ہیں اہل سنت و جماعت کہ اللہ تعالیٰ
 دیکھا جاویگا انکو ہنسی دین قیامت کی ج طرح کہ کہا جاتا ہی چاند چوبیس رات کا

واما کلام وان اسماء الله
 لا یقال انہما اسماء الله
 العزیز والخارج
 ان الله علما کما نخل انزلہ
 بعلمہ وکما قال وما نخل
 من انثی ولا تنفع الہ بعلمہ
 ان الله علما کما نخل انزلہ
 بعلمہ وکما قال وما نخل
 من انثی ولا تنفع الہ بعلمہ

۳۷

نفت المعتزلة وانتوا
 نعم القوة کما قال المیروان
 الله الذی خلقکم هو اشد
 منهم قوۃ و ذکر مدہم
 القدر ان قال ویقولون
 القرآن کلام الله عزوجل
 والکلام فی اللفظ والوقف
 من قال باللفظ والوقف
 فهو مبتدع عندہم

لیکھ البسود
 النبیۃ کما یروى فی
 قال الذی لا یصدق
 مخلوق و یقولون ان الله
 لا یقال اللفظ بالمراد

وَالْقَوْمُ كَمَا قَالَ
يَا أَيُّهَا الْمَلَأَةُ إِنَّ
كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْفَلَاحَ
فَالْقَوْمُ كَمَا قَالَ
يَا أَيُّهَا الْمَلَأَةُ إِنَّ
كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْفَلَاحَ

تقریظ القلم کتابہ
مع لاشک فی النطق
حسن الخلق مع بذل
وذلك العبد والتمیمة
والسعة والفتنة

ساتھ پڑھتے قرآن شریف کے اور لکھنے احادیث کی اور نظر کرنے بیچ فہم کی ساتھ
عاجزی اور قواضیع اور حسن خلق کے اور عام کرنے احسان کے اور بند کرنے
ایذا اور چہرہ نے غیبت اور خلیوں اور جاسوسی کے اور تلایش کرنے علت
کہانے اور پینی من اور کہا ابو الحسن نے بہ تمام بیان وہ چہرہ کہ امر کرتے
تھے اہل سنت و جماعت اوسکا اور تسلیم کرتے تھے اوسکو اور اعتقاد کرتے
تھے اوسکا اور بہتہ علم سچے جو ذکر کئی ہم نے قوال میں شہادت کر کہتی ہیں ہم
اور یہی ہی مذہب ہمارا اور ہمیں توفیق ہو کہو کہ ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کے اور
وہی ہے مدت چاہا گیا اور یہی کہا اشعر سے بیچ بیان اختلاف اہل قبلہ کے
مسئلہ عرض میں پس کہا اشعری نے کہتی ہیں اہل سنت و جماعت اور اہل حدیث
کہ نہیں ہے امداک جسم اور نہیں مشابہ کسی چیز کا اور وہ نہا ہی اور عرض کے
جیسا کہ کہا الحسن علی العویش استوائے نہیں پڑتے ہم کلام میں آگے کہ
بلکہ کہتی ہیں ہم استوائہ بلا کیف اور کہتی ہیں کہ واسطی اوسکی موندہ ہی جیسا کہ کہا ہے
وَمِنْهُ وَجْهٌ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اور اوسکی دو آنکھ میں جیسا کہ
فرمایا ہے عَجْرِي يَا عَيْدُ نَدَا اور آویگا قیامت کو وہ اور زشتی اوسکے
جیسا کہ فرمایا ہے وَجَارَتْكَ وَالْمَلَكُ صَفَا صَفَا اور وہ اترا ہی طرف
آسمان دنیا کے جیسا کہ آیا ہے حدیث شریف میں اور نہیں کہتی اہل سنت و
جماعت کوئی چیز نہ کہ جو باقی میں اوسکو اور روی ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور کہتی ہیں معتزکہ کہ استوی علی العرش مجھے غالب ہوئی ہے
اور کہے اشعری نے قوال اور یہی اور نیز کہا ابو الحسن اشعری نے بیچ کتاب

ما اكل والمشرع قال اولها
حكمة ما يامر من ويستسلم
وذلك ما ذكرنا من قوله تعالى
وَالْبَيْتَ بَيْنَ يَدَيْهِمَا وَفِيهَا
لِلشُّعْرَاءِ وَالْأَشْعَرِ
وَهُوَ
فِي خِلْدِ أَهْلِ الْقَبْلِ فِي الْعِشْرِ
وَقَالَ أَهْلُ الْأَهْلِ السُّعْرَاءُ
الْحَدِيثُ لَيْسَ بِحَسْمٍ وَلَا نَيْبِ
لِكَيْسَاءِ وَنَهْ اسْتَوْ عَلَى الْعَرْشِ
وَأَسْقَدَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمَا
عَلَى نَقُولِ اسْتَوْ عَلَى الْعَرْشِ
أَهْوَجَ قَالَ وَكَيْفَ وَنَ
رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
لَهُ بَيْنَ كَمَا قَالَ خَلْفَ بَدْوِ
وَنَاجِي حِينَ كَمَا قَالَ بَدْوِ
وَأَيْضًا بَدْوِ الْيَقِينِ وَنَاجِي

٤٥

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
المعزلة ان الله استوى على العرش
معتزلة استوى على العرش
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
المعزلة ان الله استوى على العرش
معتزلة استوى على العرش

وَمَا جَاءَهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا نُفِثْنَا عَنْ رُسُلِ اللَّهِ صَاحِبَهُ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَمَّا مَا جَاءَهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا نُفِثْنَا عَنْ رُسُلِ اللَّهِ صَاحِبَهُ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور جو ایہی بن رسول اللہ کی طرف سی اور روایت کی ہے ثقون نے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سی نہیں رو کرتے ہم کسی بات کو اس سے اور اللہ تعالیٰ وہد
 ہے اور اکیلا ہے اور فرد ہی اور پاک ہے نہیں ہے جو رواہ کی اور نہ اولاد
 او سکی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ او سکا ہے اور رسول او سکا ہیجیا
 او سکو ساتھ ہدایت اور دین حق کے تاکہ غالب کر جاو سکو اور تمام دینوں
 کے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت آنی والی ہے نہیں شک
 او سمن اور اللہ تعالیٰ او ٹھا ویکجا اہل قیود کو اور اللہ تعالیٰ ٹہرنے والا ہی اور
 عرش کے جیسا کہ کہا الرحمن علی العرش استوی اور اسکا منہ ہی جیسا کہ کہا ہے
 ویبقی وجہ یک ذوالجلال والاکرام اور او سکی دونا تہہ بن بلا کیف جیسا کہ کہا
 ہی خلقت یسری اور جیسا کہ کہا ہے بل یداہ مبسوطان اور او سکی وانکم
 بن بلا کیف جیسا کہ کہا ہے تجری باعیننا اور جو شخص کہ زعم کری کہ اسارا لک
 غیر او سکی کے بن نال ہے اور گمراہ ہے اور ذکر کیا اشعری نے اسطرح کے
 اور ہی دلائل جو قرآن میں مذکور ہیں یہاں تک کہا او سنی کہ کہتی میں ہم کہ
 اسلام عام ہے ایمان سے اور نہیں کل اسلام ایمان اور دین ہمارا یہ ہے
 کہ اللہ تعالیٰ پہنچا ہے دلوں کو بیچ دو انگلیوں کے انگلیوں اپنی سے اور وہ اللہ
 تعالیٰ کہہ گیا آسمانوں کو اوپر ایک انگلی کے اور زمین کو اوپر ایک انگلی کے جیسا کہ
 آیا ہے روایت صحیح میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک کہ کہا
 او س اشعری نے کہ ایمان قول اور عمل ہے بہر تک ہے اور کم ہوتا ہے اور تسلیم
 کرتے ہیں ہم روایات صحیحہ کو کہ آئین بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

والناحق وان الله بعث
 لم يرب فيها وان الله بعث
 من في القبور وان الله بعث
 العرش كما قال الخضر على العرش
 من العرش كما قال الخضر
 استولان لحي كما قال الخضر
 وجه تلت ذوالجلال والاکرام
 وان لا ينال الا كيف خلقت
 من لا ينال الا كيف خلقت
 من لا ينال الا كيف خلقت

عین بن جلیف محمد بن جلیف
 وان من بعد ان سئل الله غلب
 ذلك كان من بعد ان سئل الله غلب
 والقرآن الى ان قال ونقول ان
 الاسلام واسع من كل مكان
 ليس كل اسلام ايمان دين
 بان الله يغلب القلوب ويوسعها
 من ايمان الله عز وجل وان

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الروايات الصحيحة التي جازت
 قولنا على ما في المتن
 صحيح ذلك قال الشيخان
 صحيح ذلك قال الشيخان
 صحيح ذلك قال الشيخان

سائل كل من مستغفر
سائلها تقوى وايقظ
خلافا لما قال أهل الزعم
التصليح وهو ذمها
اختلافها في الكتابين
و سنة نبينا صلعم و
المسلمين وما كان في
ما تدين في دين الله
ما ذكرنا به ولا تقول

ما لم نعلم ونقول على السبعين
 يوم القيمة يميني قال وجاء
 ملك والملك صفوا صفاء
 وان الله يقرب من عباده
 كيف شاء كما قال ونحن اقرب
 اليه من حبل الوتر كما قال
 ثم دنا منك فكان قاب
 قوسين او ذراعين قال

مَا بَالُكُمْ عَلَى اللَّهِ تَعْلَمُونَ
تَعْلَمُونَ عَلَى الْقَوْمِ غِيْبُ
مَخْلُوقِ وَاسْتَدِلُّ عَلَى
ذَلِكَ ثَمَرُ كَلَامِ
فَوَيْلٌ

وَقَعْنَا النَّارَ وَقَالَ
 مَا قَوْلُ اللَّهِ مَخْلُوقٌ وَفِيهِ عَلَيْهِ شَمٌ
 قَالَ يَا بَنِي آدَمَ اسْكُتُوا
 عَلَى الْعَرْشِ فَقَالَ نَقَالَ
 قَائِلٌ مَا تَقُولُونَ فِيهِ
 مَا اسْتَوْفَلَ نَقَوْلُ

اللَّهُ مُسَوِّغٌ عَلَى عَرْشِهِ
 الْإِسْمَ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوْفَدَ
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِيَصْغُرَ الْكَلِمُ
 الطَّيِّبُ وَالْفِعْلُ الصَّالِحُ فَعَلَهُ
 وَقَالَ تَعَالَى لِيَصْغُرَ الْكَلِمُ
 وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِيَصْغُرَ الْكَلِمُ
 الْإِسْمُ وَالْفِعْلُ الصَّالِحُ فَعَلَهُ

٤٩

لِيَصْغُرَ الْكَلِمُ
 لِيَصْغُرَ الْكَلِمُ
 فَاطْلَعَ إِلَى اللَّهِ مُوسَى وَرَأَى
 لَحْظَهُ كَالْذَّبَابِ وَكَانَ
 فِي قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ فَوْفَ
 السَّمَوَاتِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِيَصْغُرَ
 مِنْ فِي السَّمَاءِ وَانْجَسَفَ
 بِكُمْ لَأَمْزِنْ فَاتَّسَمَتْ
 فَوْفَهَا الْعَرْشُ فَلَمَّا كَانَ

کہ توقف کری بیچ قرآن کے اور کہی یہ کہ نہیں جاننا ہوں کہ قرآن
 مخلوق ہے یا غیر مخلوق اور نہ کیا اوپر اس کے اشعری نے پھر کہا باب
 ہے ذکر استغوا کا اور عرش کے پھر کہا اشعری نے کہ اگر کہے کوئی قائل کہ کیا
 کہتے ہو تم بیچ استغوا کے کہو تم اس کو کہ کہتی ہیں ہم کہ اللہ تعالیٰ نہرنے والا ہے اوپر
 عرش کے جیسے کہ کہا ہی الرحمن علی العرش استوی اور کہا اللہ تعالیٰ نے اس کے
 يَصْغُرُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْفِعْلُ الصَّالِحُ یعنی اس کی طرف چڑھتے ہیں کلمہ پاک
 اور علی السلام اور کہا اللہ تعالیٰ نے بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ بَلْكَ اُوْثِيَا لِيَا اللّٰهُ
 عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ کو طرف اپنی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے يَدَيَّ لَا تَمُرُّ مِنَ السَّمَاءِ اِلَّا
 لَمْ تَحْمِلْ يَوْمَ يَوْمِ الْيَوْمِ اِلَيْهِ یعنی تدبیر کرتا ہی کاموں کی آسمان سے طرف زمین کے
 پھر چڑھتی ہیں وہ کام طرف اس کی یعنی طرف اللہ تعالیٰ کے اور کہا ہی اللہ تعالیٰ
 نے حکایت فرعون سے عِيسَى مَآ نَ اِنْ لِيْ بِصَوْحٍ اَلَيْكَ اَنْتَ لَمْ تَسْبَابُ
 اَسْبَابَ السَّمَوَاتِ فَاطْلَعَ اِلَى اللَّهِ مُوسَى وَرَأَى لَحْظَهُ كَالْذَّبَابِ وَكَانَ
 مِثْلَ رِيحٍ تَمُوتُ كَيْفَ يَأْتِي مِنْ اَسْبَابِ كَوَسَابِ السَّمَوَاتِ سے پس چڑھ
 جاتوں میں طرف خدا موسیٰ کے اور میں جانتا ہوں موسیٰ کو کہ کاذب ہے
 یعنی موسیٰ جھوٹا بولتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوپر آسمانوں کے ہی اور
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَرْمَتُمْ مِنْ فِي السَّمَاءِ اَنْ يَخْشَفَ كَلِمَ الارضِ اَيَا بَعْثُ هَوْتُمْ
 اَوْ سَمَكُمْ بِيَحْ آسمانوں کے ہی کہ غرق کر دے ساتھ تمہاری زمین کو پس آسمان
 اوپر ان کی عرش ہے جسے عرش اوپر آسمانوں کے تو فرمایا اللہ تعالیٰ اَمِ اَمْتُمْ
 مِنْ فِي السَّمَاءِ کیونکہ وہ نہرنے والا ہے اوپر عرش اپنے کے کہ وہ عرش اوپر آسمانوں کے

قَالَ تَعَالَى اَرْمَتُمْ مِنْ فِي السَّمَاءِ اَمِ اَمْتُمْ
 النَّارُ هُوَ فَوْفَ السَّمَوَاتِ

اهل النسلان يقولون ان
 خطابه و كلامه معقول
 معقول و كلامه معقول
 العرب بلغها و ما ليس
 الغلط

اہل عرب سی ساتھ لغت عرب کے اور ساتھ اس محاورہ کے کہ سمجھا جاتا ہی کلام
 عرب میں اور ساتھ اس طرح کے کہ معقول ہے بیچ گفتگو اونکی کے اور جائز ہوتا
 بیچ کلام عرب کے کہنا قایل کا یہ بات کہ بنائی میں نے وہ چیز ساتھ اپنی کے
 اور ارادہ کرنا ساتھ اوکی لغت کا پس باطل ہوتے معنی قول اللہ تعالیٰ کے
 یہی لغت اور ذکر کیا اس شعر نے اس لفظ کی معنی میں کلام طویل الیہ
 یا مثل اوکی اور کہا قاضی ابوبکر محمد بن طیب باقلانے متکلم نے وہ افسس
 متکلمین کا ہے کہ منسوب میں طرف شعری کے کہ نہیں بیچ شعریوں کی مثل اوکی
 نہ آگے اور نہ پیچھے اوکی بیچ کتاب الالبانے کے کہ تصنیف اوکی ہے پس
 اگر کہے کہنے والا پس کیا دلیل ہے اوپر اس بات کے کہ واسطی اللہ تعالیٰ کے
 مومنہ ہی اور ہاتھ ہی کہا جاوے اوکو کہ دلیل ہے قول اللہ تعالیٰ کا ویتفق
 وجہ ربک ذوالجلال والاکرام اور قول اللہ تعالیٰ کا مانع ان تسجد لہما
 خلقت بیدی یعنی کس چیز نے منع کیا سجود کو کہ سجدہ کرے تو اوکو کہ سجدہ کیا
 میں نے ساتھ ہاتھ اپنی کے پس ثابت کیا و اہل اپنے مومنہ اور ہاتھ پھر اگر کہے
 کوئی پس کیوں نکارتے ہو تم کہ ہو مومنہ اوکا اور ہاتھ اوکا عضو کیونکہ نہیں
 جانتی ہو تم مومنہ اور ہاتھ کو مگر عضو کہتی ہیں ہم نہیں واجب بلکہ یہ کہ
 کہیں عضو کیونکہ نہیں سمجھا جاتا ہے حی اور عالم اور قادر واسی ہی مگر جسم پر
 جیساکہ نہیں واجب کہ سکھ کریں ہم اور تم اوپر اللہ تعالیٰ کے جسمیت کا طرح
 نہیں واجب ہم پر کہ کہیں عضو خطیج کہ نہیں واجب پر چیز میں کہ ہو قیام ہاتھ
 یہ کہ ہووی جو کہ کیونکہ ہم اور تم نہیں پتے قیام ہنفس کی بیچ دیکھنی ہمارے کے

فعلت بیدی و یعنی بد النہ
 بطل معنی قوالہ عزوجل
 بطل النہ و ذکر کلاما وید
 فی تحقیق ہذا و نحوہ قال
 العافیہ ابوبکر محمد بن طیب
 لبا قال فی المتکلم رب طیب
 المتکلمین من المتکلمین
 الی شعر کثیر فہم مثلاً
 لا قبلہ ولا بعد فی الالبانہ
 تصنیفہ فان قبل فضل الدلیل
 ۸۲
 علی ان تہ وجہا وید قیل
 ویتفق وجہ قوالہ تعالیٰ
 ولا کلام وقوالہ خلقت
 منعک ان تسجد لہما خلقت
 منک ان تسجد لنفسہ وجہا
 ہی فانک انت
 وید فان قال فما التکلم
 وید وجہ وید جائزہ
 بلکہ ویتفق وجہ وید
 ان تہم لا یجوز
 وید جائزہ فلما لا یجوز
 سما لا یجوز اذ المعقول

لا یجوز ان تہم لا یجوز
 سما لا یجوز اذ المعقول
 وید جائزہ فلما لا یجوز
 سما لا یجوز اذ المعقول
 وید جائزہ فلما لا یجوز
 سما لا یجوز اذ المعقول

[illegible]

مستغنی بالکمال والسنة و
 مثلاً هذا کثیر من طلبه وان کما
 وکلامی من التکلیف فی هذا الباب
 التعمید کلاماً لا کلاماً من هذا کلامه
 وکلامی من التکلیف فی هذا الباب
 البقاء والبدان والوجوه والقبول
 والبصر والکلام والحدود

اور بصر ہے اور کلام ہے اور ارادہ ہے اور بقا ہے اور دو کہ تہمین اور تہمین
 ہے اور دو آنکھ ہیں اور رشا ہے اور غضب ہی اور کہا بیچ کتاب تہمید کے
 کلام اکثر اس سے اور کلام اسکی اور کلام غیروں کے متکلمین سے اسباب میں مثل
 اسکے بہت ہی واسطی اس شخص کے کہ طلب کریں اوسکو اگرچہ ہم مدغنی تہ
 ساتھ کتاب اور سنت کے اور آثار سلف کے ہر کلام سے اور اصل امر یہ ہی
 کو بخشی البدعی واسطی بندہ کے نکلت اور ایمان جبکہ ہے واسطی ہوسکے
 عقل اور دین تاکہ سمجھی اور دین قبول کرے پرنور کتاب اور سنت کا فنی کو دیتا
 ہے اوسکو ہر چیز سے لیکن بہت آدمی ہوسکتی ہیں منسوب طرف بعض طوائف
 متکلمین کے اور نیک فہم کرتے ہیں اوپر نہ غیروں کی پر اور وہم کرتے ہیں اوپر نہ
 نے تحقیق کیا اسباب میں اس قدر کہ نہیں تحقیق کے غیر انکی نے پس اگر لائی جاوین
 پاس اوبھی کل آیات قرآن کے نہ تابع ہونگی اون آیات کے جب تک نہ لائی جاو
 کچھ تہوڑی سی کلام متکلمین سے ہر ماہی واسطی کہ مخالف ہوتے ہیں
 سلف متکلمین سے اور نہیں تابع ہوتے اونکے پس اگر یہ لوگ پکڑیں ہدایت کو
 کہ پابین اوسکی بیچ کلام سلف اون متکلمین کے تو صاق سمجھا جاوے اوں کو
 طلب حق میں اور امید رکھی جاوے اونسی زیادہ ہدایت کی اور جو شخص کہ نہ
 قبول کرے حق کو مگر ایک طایفہ معینہ سے پہرہ پنجہ ماری حق کو جب پہونچے اوسکو
 حق پس بیچ اوسکی مشابہت ہی ہوگی کہ کہا ہی البدعی فی بیچ حق اوبھی کے فاداً
 قیل لم آؤا لہما انزل اللہ قالوا انؤمن بما انزل علینا ویسک فرؤن
 ربحاً وکذابة وهو الحق مصداق لما معہم قل فلیہم نفسلون

اور ان سلف عن کل کلام وکلام
 عیب یکنون البعد حکم وکلام
 یفہم ویدین غم فوز الکتاب
 والسنة فہم عن کل کلام
 لکن کثیر من الناس قد صار
 منقاداً لى بعض طوائف المتکلمین
 وعس اللہ یفہم دون فہم

۱۲

وتموہا انہم فی هذا الباب حقو
 وکلامی من التکلیف فی هذا الباب
 ما لہم حق معہم فلو انک
 ما لہم حق معہم فلو انک
 آیت ما تبعہا حقہ فلو انک
 من کلامہم معہم فلو انک
 لک لک لک لک لک لک لک لک
 انہم خدوا لہما انزل اللہ
 انہم خدوا لہما انزل اللہ
 بجد وکلامی من التکلیف فی هذا الباب
 لہم مع الصدق وکلامی من التکلیف فی هذا الباب
 یزید وکلامی من التکلیف فی هذا الباب

فیہم وکلامی من التکلیف فی هذا الباب
 قالوا انؤمن بما انزل علینا ویسک فرؤن
 ربحاً وکذابة وهو الحق مصداق لما معہم قل فلیہم نفسلون

انكباء الله من قبيل
الكنس مؤمنين
فان اليهود

فَوَالْوَلَدِ
نَعْمَنَ لَا يَمْلِكُ النَّاسُ شَيْئًا
وَاللَّهِ

تعالى فلم تقتلوا
انبياء الله

من قبل
ان كنتم مؤمنين

انتم مؤمنين
عما نزل على

الحمد لله

[illegible][illegible]

ب. ب. ب.

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 الشريعة وقد نزلت على نبي
 منبه وهو مستند لمعلم
 ذلك بان اجماع الامم
 والليل السبع القاطع في
 عقد اتباع سلف الامة

التعريض لمعان ما ذكرنا
 فهدوم صفوة الاسلام
 والمستغنون بالاعمال الزهيرة
 وكافوا بالان بآثارهم
 فواعد الملة والناس في
 حفظها وتعلم الناس ما
 يحتاجون اليه منها فوكان
 تاويل هذه النظم مؤثرا
 ادعوتها لاشك ان يكون

کہ اعتقاد کرتے ہیں ہم اوسکا اتباع سلف اُمت کا ہی اور دلیل سمعی قاطع ہی
 اس بات میں کہ اجماع اُمت کا حجت ہی واجب الاتباع اور وہ اجماع سند ہی بڑی
 بڑی سبیل شریعت کا اور تحقیق اتفاق کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اس پر کہ ہم نہ متعرض ہووین واسطو معانی ان آیات کے اور بیچ سمجھنے
 اوس چیز کے کہچ اون آیات کے ہے اور وہ اصحاب پر گزیدہ سلام کے ہیں
 اور مشغول تھے ساتھ بند کرنے شریعت کی اور نہیں سستی کرتے تھی کوشش میں
 بیچ ضبط قواعد ملت کی اور وصیت کرتے تھی ایک دوسری کو ساتھ حفظ کرنے اور
 قواعد کے اور سکھاتی تھی آدمیوں کو وہ سبیل کہ جس میں محتاج ہوتی تھی پس اگر
 جائز یا واجب ہوتی تاویل کرنے ظاہر ان آیات کے تو بلا شک کوشش اصحاب کو
 فروغ شریعت میں زیادہ ہوتی اوس سبیل کوشش کے اوہوں نے یعنی متاخرین نے
 پس جہوت قطع ہو گیا زمانہ اونکا اور زمانہ تابعین کا اوپر اسی بات کی کہ مشغول
 نہ ہوئی طرف تاویل کے پس ہوئی تاویل کہنے حق لایق اتباع کے پس واجب ہی اوپر
 صاحب دین کے کہ معتقد ہی تنزیہ باری تعالیٰ کا صفات و قہداری اور نہ خوض
 کرے بیچ تاویل مشکلات کے اور سپرد کری معانی اوسکی طرف رکے پس چاہیے
 کہ جاری کرے اسکو اور مجی کو یعنی آنے کو اور قول اللہ تعالیٰ کو لَمْ يَخْلُقْتُ بَشَرًا
 وَمِنْهُ وَجْهٌ لَّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اور قول اللہ تعالیٰ کو تَجَرَّبِي بِالْعِلْمِ
 اور جو صحیح ہوئی ہیں احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث نزول
 وغیرہ کے جاری کرے اوپر اوسکی کہ بیان کیا ہی ہننے کہتا ہوں میں چاہیے کہ معلوم
 کرے سبیل کہ غرض میرے اس جو اسے ذکر کرنا ہی الفاظ بعض ائمہ علماء کا سبب

اقتناء هم فوق اقتناء
 نفع الشرع والعبادة على
 عمه واعمال الناجين على
 الاضباب عن التاويل كان
 هذا الوجه المستعج فحق
 في الذين ان يعتقد تنزيه
 الباري تعالى عن صفات
 الخلق من ولا يجوز ان
 المشكلا ولا يمكن مناهل الله
 فاجب الاستدلال على صحة
 ما خلتها من نبي في حق

من هذا الخبر ان كل فاعل من هذه الائمة

والليل السبع القاطع في عقد اتباع سلف الامة
 ذلك بان اجماع الامم
 منبه وهو مستند لمعلم
 الشريعة وقد نزلت على نبي
 رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

الذين يقولون اننا نؤمن بالله ورسوله ولكن يقولون اننا نؤمن بالله ورسوله ولكن يقولون اننا نؤمن بالله ورسوله

جنہوں نے نقل کیا مذہب سلف کا اور نہیں یہ عرض میری کہ جو شخص کہ بیان کیا
 جسے قول اسکا متکلیف ہو یا غیر اوکی قابل ہیں ہم تمام اقوال اوکی کے اس مسئلہ وغیرہ
 میں لیکن حق قبول کیا جاتا ہے ہر شخص سے کہ بولی حق اور معاذین جبل کہتے تھے
 کلام اپنی دین کہ مشہور ہے اوس ہی اور روایت کیا اوسکو ابے داؤد بنی سنن
 اپنی میں کہ قبول کرو تم حق کو جو کوئی لاوی اگرچہ کافر ہو وی کیا جاجر ہو شک ہی
 راویکا اور یحیٰ تم سہو حکیم سے پس کہا لوگوں نے کہ کبطح معلوم کریں ہم کافر ہے
 کہتا ہے کل حق کا فرمایا معاذ نے تحقیق اور حق کے نور ہے یا کہا معاذ نے موافق
 اوسکی بیان شک راویکا ہے ایسے تقریر اس مسئلہ کے ساتھ دلیل کے اور دفع
 کرنے شبہات کے اور تحقیق امر کے اور اسوجہ کے کہ خالص کردی وگوار نہ ہندا
 کردے نفس کو اور پھر ہی اور ایسے مکان کہ معلوم کری کہ بندہ ہونے کا یہ تمام
 ہی پس نہیں گنجائش کہتا اس تقریر کو یہ فتویٰ اور کہی ہے مینی تھوڑی سے
 یہ بات اور سمجھا دی ہے مینی تھوڑی سی بات بعض ہم مجلس اپنی کو اور قسبو
 کہو نگاہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس میں ایسی بات کہ حاصل ہوا اوس سے مقصود کل اور
 مجمل ہے ہی کہ کتاب اور سنت سے حاصل نہوتے ہی کمال ہدایت اور نور اوس
 شخص کو کہ تدبیر کری کلام اللہ تعالیٰ کو اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قصد
 کری اتباع حق کا اور موافقہ پھر ہی تبدیل سے کلمات کے جگہ وکلی سی اور موافقہ
 پھر سے الحادسی پنج اسماء اوسکی اور آیات اوسکی اور نگمان کر کو کوئی
 کہ کوئی آیت آیات سے منافق ہے اسپس مثل اوسکی کہ کہ کوئی کہنے والا کہ کتاب
 اللہ میں اور احادیث میں یہ بات کہ اللہ تعالیٰ اوپر عرش کے ہے مخالف ہوا ہر بات

الذين يقولون اننا نؤمن بالله ورسوله ولكن يقولون اننا نؤمن بالله ورسوله

الذين يقولون اننا نؤمن بالله ورسوله ولكن يقولون اننا نؤمن بالله ورسوله

الذين يقولون اننا نؤمن بالله ورسوله ولكن يقولون اننا نؤمن بالله ورسوله

کے وہو معکم ایما کنتم کہ وہ ساتھ تمہاری ہے جہاں ہو تم اور مخالف
قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب قایم ہو وی ایک تمہارے طرف نماز کی اور
اللہ تعالیٰ آگے ہو نہ اس کی ہے پس تحقیق یہ خیال غلط ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ
ساتھ ہماری ہی حقیقت اور اوپر عرش کے ہے حقیقت جسطرح ممی کی یا ہی اللہ
نے ان دونوں کو قول اپنی میں ہو الذی خلق السموات والارض فی سبۃ
سماستوی علی العرش یعلم ما لہ فی الارض وما یخرج منها وما لہ
من السماء وما یرجئ فیہا وہو معکم ایما کنتم واللہ بمانعکون
اوس اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آسمان کو اور زمین کو بیچ چہ دن کے پہلے اور اوپر عرش
جانتا ہی اور چہ کو کہ داخل ہوتی ہے بیچ زمین کے اور جو نکلتی ہے اوس سے اور جو اتار
ہے آسمان سے اور جو چڑھتی ہے اوپر اس کی اور وہ اللہ تعالیٰ ساتھ تمہاری ہی جہاں
جانتا ہی اللہ تعالیٰ جو تم عمل کرتے ہو وہ کہتا ہی پس خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ وہ او
کے جانتا ہی پر چہ کو اور وہ ساتھ تمہاری ہے جہاں ہو میں تم جسطرح کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حدیث او عال کے یعنی بڑ کو ہی کے کہ اللہ تعالیٰ
عرش کے ہے اور جانتا ہی جس حال میں ہو تم اور یہ اس واسطے ہے کہ کلمہ تم
بیچ لغت کے کہ جب مطلق بلا قید بولا جوی پس ظاہر معنی اوس کی مقاربت
میں بغیر سمجھنے اتصال کے اور برابر اور دائیں اور بائیں کے اور جیتے ہو وہ قطع کا
کو متناہی دلالت کرنا اور مقاربت کی اوس معنی میں کہ ہمیں یہ قید لکھ کر ہی لوگ کہتے
مَا دَلَّنَا نَسِیْرًا لِّقَوْمٍ عَصَا الْجُوْدُ مَعَنَا یٰ سِیرْ کَرْتِہِمْ اور چاند ہماری
اور تارے ہماری ساتھ ہی اور کہتے ہیں اہل عرب ہذا المتاع

٨٨
معنا انما كنا قال النبي صلى الله عليه وسلم
يُحَدِّثُ الْوَعَالَ وَاللَّهُ فَوْقَ الْعَرْشِ وَهُوَ يَعْلَمُ مَا أُنْتَمِ عَلَيْهِ
وَذَلِكَ أَنْ كَلِمَةً مَعَ فِي الْلُغَةِ الْأَعْ
اطْلَقَتْ فَلَيْسَ ظَاهِرًا
الْمُقَادِرَةِ الْمَطْلُوقَةِ مِنْ غَيْرِ
مَمْسُوسَةٍ أَوْ مَحَادَّةٍ عَرَبِيَّةٍ أَوْ
شِمَالٍ فَإِذَا قُبِدَ بَعْضُهَا مِنْ
الْمَعَارِجِ لَكَ عَلَى الْقَارِئَةِ
فِي ذَلِكَ الْغِنَى

نه يقال
باز لنا ناسي القمنا
والنجوم معنا ويقول
هذا المتاع

مع الجامة التي وان
تكون في راسك فان الله تعالى
مع خلقه حقيقة وهو
في شئ من هذه العلة
تختلف احكامها بحسب
الحوادث فلما قال يعلم ما يلج في
الارض وما يخرج فيها

ليزل من السماء وما يعرج فيها
وهو حكما لئلا كنتم والله بما
تعملون بصير و ان ظاهر الخطا
ان حكم هذا الآية وتنصا
عليكم ان الله مطلع عليكم
شئكم ان الله المبين
مبين ان الله يعلم
قوله السلف ان الله يعلم
وهذا ظاهر النفاذ حقيقة

١٩

وذلك في قوله تعالى ما يكون
من جوى ثلثة اهل ابراهيم
والثلاثة اهل ابراهيم
واحد من ذاك والآخر
هو من اهل اهل ابراهيم
عليه السلام والآخر
الذي من ذاك والآخر
الله مع هذا اهل ابراهيم
عليه السلام والآخر
الله مع هذا اهل ابراهيم

يعني جه اسباب بيري ساهته هي به كلام اسوا سطر لولته بين كه وه اسباب بمره
اونكي هوتا ه اور حالانكه وه اسباب او پر سرونكي هوتا ه بير الله تعالى به ساهته
خلق ك ه حقيقت اور او پر عرض ك حقيقت بيرا احكام اس معيت ك مختلف
هوت ه بين موافق موقع درود ك پس جب كه الله تعالى به يعلم ما يلج في الارض
وما يخرج منها وما يزل من السماء وما يعرج فيها وهو معكم ايتم كنتم
والله بما تعملون بصير و ان ظاهر اس آيت ك دلالت كرتا ه اس بات پر
كه حكم اس معيت كا اور مقتضاه اسكا به ه كه به مطلع ه او پر تمباري اور
خبردار ه او پر تمباري اور نگهبان ه جانتا ه تمكو او پر سبب ك معني ك
اس آيت ك سلف ن ائله معكم بعيله كه وه الله تعالى ساهته اون لوكون ك ه
علم اپنے ه اور به ظاهر كلام كا ه او حقيقت اوسكي اور اسطرح ه پنج
قول الله تعالى ك ما يكون من جوى ثلثة اهل ابراهيم ولا خمسة اهل ابراهيم
سكاهم ولا ذى من ذاك ولا اكثر اهل ابراهيم ايتم كانوا اهل ابراهيم
نهيمن هوت مشوره كرنه والي تين مكر وه الله بچو تها اهل ابراهيم مكر وه الله
چها اومكا ه اور نه كم اوس ه اور نه زياده مكر وه ساهته اونكي ه جهان پروون
پهر خرويك اونكو در قيامت ك ساهته عمل اونك ك اور جب كه انبي صل الله
عليه وسلم ن غلدين ك اخرون ان الله معنا يعني نه غم ك كه الله تعالى ساهته
هماري ه به به حق ه اور او پر نظر بر معني اپني ك اور دلالت كرتا ه حال
او پر اس بات ك كه حكم اس معيت كا اس جگه مدوا و تاييد ه مع العلم او اسطرح
قول الله تعالى ان الله مع الذين اتقوا الذين هم فحسون يعني الله ساهته

ان الله مع
التائبين وكذلك قوله تعالى
هنا مع اهل ابراهيم
عليه السلام والآخر
الله مع هذا اهل ابراهيم

الروحية مثلاً وان كل فرع من فروع الحروف كان له
ومن علم المعبود تقاضوا
والا ليلن تحصيلها بالفضل
كان نوعاً مختصاً من التواضع
اللفظ بألف

هو عليه من غير غيب ثم من
وإن كان كون الله

في السماء
يحيط به وغويه فهو ذب
ان نقله عن غيره واذ ان
لغفل في له وما سمعا
احدا يفهم من اللغو لا
حدا ينقله عن احد ولو
سأل المسلمين هل يعرفون
قول الله عز وجل ان اللغو

في السماء ان يقول
لما ذكر واحد منهم ان يقول
هذا شيء لعلكم تحفظون
واذا كان الامر هكذا
ان يجعل الظاهر
الظاهر لا يبين
شيئا مما لا يبين
ثم يريد ان يتاوه بل
ان الله تعالى
ما احاد السماء

پس کیونکہ وہم کی گاموں میں پہنچے سمجھئے ان باتوں کو کہ مخلوق اوسکی نے گہر لیا ہوا سکو اور حال کو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا سئلکم فی جفء الغل اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے فسر وان فی الارض ورتل اوسکی یعنی البتہ سولی دو گنا ٹکوا اور پر شاخون کجور کے یعنی سیر کرو تم اور زمین کے یہاں نے بمعنی علنے کے ہیں اور یہ کلام عرب حقیقہ ہے نہ مجازی اور یہ جانتا ہی وہ شخص کہ پہچانتا ہے حقیقت معانی حروف کے اور یہ بھی جانتا ہی کہ یہ سب معانی متواہل ہیں یعنی صریح مستعمل مشترک اس طرح ہے قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کاذ اقام احدکم من الصلوۃ فان اللہ ہم قیل وھم فلا یصنق قبل وجہ الحدیث بسوق کہ قایم ہو ویرایت ہا نماز میں تحقیق اللہ تعالیٰ رو برو نہ اوسکی کے کہ پس چاہیے کہ نہ ہو کہ آگے مونہہ اپنی کے حق ہے اور نظر پر یعنی اپنی کے اور وہ سبحانہ تعالیٰ اور عرش کے الکی مونہہ صلی کی ہے بلکہ یہ صفت پائی جلتے ہے مخلوق میں ہی کیونکہ اگر ان باتیں کرے آسمان اور یا باتیں کرے سوچ و خاوندی البتہ وہ ہوگا آسمان اور سوچ اور چاند اور اور اور ہی ہوگا آگے مونہہ اوسکی کے اور بیان کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اوسکی اور واسطی السکین ثلاثین بلذین مقصود تمثیل سے یہ ہے کہ ہونا اور اوپر اور سامنے مونہہ کے ممکن ہے اور نہیں مقصود تشبیہ خالق کے ساتھ مخلوق کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کسی کوئی آدمی مگر وہ کیسی گارہ اپنی کو اکیلا اکیلا ہو کر پس کہا رواجہ اصل علی سلم کو اور زمین مقیل نے کسطح یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علانہ ادا کیا ہے اور ہم بہت میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تانا ہونین ایک مثال اوسکی بیج مخلوق اللہ تعالیٰ کے

وَأَوَّلُهُ مَالِحِي الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
 كَأَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْقَمَرَ
 فَوْقَهُ وَكَأَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
 دُونَهُ وَإِلَى صُلْبِ الْمَثَلِ
 بَدَلًا وَكَأَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
 الْمُقْصُودَ بِالتَّمْثِيلِ بَدَلًا وَكَأَنَّ
 هَذَا أَوَّلُ مَا كُنْتُ فِيهِ
 الْخَالِقُ بِالْمَلَكِ

فَقَالَ لَهُمْ هَلْ تَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ
فَقَالُوا لَا بَلَىٰ إِنَّا نَعْمَلُ عَظِيمًا
فَقَالَ لَهُمْ هَلْ تَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ
فَقَالُوا لَا بَلَىٰ إِنَّا نَعْمَلُ عَظِيمًا

لست أذهب
لأشعر أن هذا غير
ما دفقنا صاحب في الغنى
لكن أخطأ بإطلاق
القول

[illegible]

وما ظاهراً على نقد
والانف من كل واحد منهم
تقارها وانما يفوق القسبة
فمنها في الجلاء والاربعينون
فمنهم على المشبه بالدين
فمنهم على المشبه بالدين
فمنهم على المشبه بالدين
فمنهم على المشبه بالدين

مجلس معمل
فان الجمعية

شيخنا وكيلاهم
 والعدالة الى اليوم
 الذي شيئا من تصفاسها
 كما بانهم قدوة على
 سعة الاور
 فعلى علمهم بالحق
 من وراء الجهم
 من ليداء مشبهة
 من ليداء مشبهة

ان في كائناتك وعيس حيات
قال نعم في نفسه واعلم ما في
نفسك وعمر علم حيات
يترى لنا وفي كل العزلة
يترى عامة كائناتنا الى
واصحابه والنور واصحابه
والله اعلم واصحابه
واصحابه واحدا واصحابه
اشهر من كونه واني اعلم
في الشجرة من

وغيرهم في صفه ابو علي ابراهيم بن عثمان
ابن الحسن بن الحسين بن علي بن ابي طالب
بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

[illegible]

العباد فقل سبحان

العباد والقديسين

مکتبہ اسلامیہ

لما وافقته وكنى

الحق في الله وحده
بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

وود وانه مشایخ

الحسين بن علي

اوقدتهم فقد تم

99

مجموعه

اعراض و
بجملان هذا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۰

فقدوم

و بسم الله الرحمن الرحيم

المقالة من حكمي

ملک و مسلمان

سما المكنون

بسم الله الرحمن الرحيم

١٢٧٥

اوس شخص کا کہ دوست رکھتا ہی ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ

ماہی و اسلمی بنا کرنے اور پر اسی قاعدہ باطل انبی کے کہ اعتقاد کرتا ہی اوسکو

صحیح یا متعصب مذہبی اور قلاعدہ میں اور غالب یہی ہے کہ متعصب مذہبی ہوتا ہے

اور مثل قبل قدیہ کے جو اعتقاد کریں کہ اللہ تعالیٰ ارادہ کرنے والا ہی اور پیدا کرنے

والا ہے کار و بار بندوبست کی کتاب یہ وہ قدیم اس معما دار کے والیکو دور کر دیا اوستی

اوس مشق تو اچھے کے صحیح اور شیخ کے کہ کتاب اللہ والے اور غش کے کہ کتاب

جسم کہ اوسے مخصوص کر دیا گیا کہ اور متعلقہ کر دیا اور تقابلہ جسم مرکب محدود اور

کر دیا اوسکو مشابہ غلق کے اور مثل قواۓ جمیع کے جو حق اوس شخص کے کہ کشتہ

واسطے اللہ کے علم ہے اور قدرت ہی کہتا ہی جہیہ کہ مقرر کیا اوس شخص نے

الہ تعالیٰ کو جسم اور یہ منشیہ کیونکہ یہ صفات اعراض کے ہیں اور اعراض نہیں

قائم ہوتی مگر ساتھ جوہر کے کہ محتاج مکان کا ہے وہ جسم ہے یا جوہر فردی اور

جولہی یہ وہ متبہ ہی کیونکہ اجسام باہم متماثل میں یعنی جو حکم ایک ہی ہے علم

دوسری کتاب ہے اور جو شخص حکایت لری احوال دیوبندی اور نام نہاں افلوک ہے

نام بہو کوئے واسطو بنارے عقیدہ بالکل پیسے مخالف ہیں وہ نول عقیدہ اور
سے رقتہ سے رکتہ اور اسکا کچھ اور تہ امتیاز اور اسکا گہرا تہ امتیاز ہے اور

[illegible]

میں اور احادیث صفات میں جہلہ قسم میں برقمہ مراکعات ہی اہل قبلہ سے

دو قسم کے تھے جن کی کہتی مین کہ جاری کرین ہم ان آیات اور احادیث کو اور نظر فرمائیے

طاعة سنة اهل

افساح كل فناء

وہابیہ کے عقائد

وَمَا يَتَّقُونَ خَلْقًا
ظواهر و قسمی است
اما اولی خلقها
احدها من جنس
و یعمل ظاهرا من جنس
صفا الخلق من خلقها
المشبهة ومنهم باطل
انکون السلف واليه توجه

اور دو قسم کہو میں کہ یہ کل آیات اور احادیث خلاف ظاہر کے ہیں
اور دو قسم خاموش ہیں کہ یہ پہلے یعنی جو جاری کرنے والی ہیں ظاہر پر وہ ہی
دو قسم ہیں ایک وہ کا وہی کہ جاری کرتا ہی آیات کو اور ظاہر ان کی کے اور ہوتا
ہے ظاہر ان کی کو جنہں صفات مخلوقات کے سی اور یہ لوگ مشبہ ہیں اور مذہب
اون کا باطل ہے انکار کیا اپنے سلف نے اور اہل حق طرف ان کی متوجہ ہوئی واسطی
کر سیکے اور دوسرے قسم ان دونوں میں وہ ہی کہ جاری کرتا ہی ان آیات اور ظاہر
اون کی کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ بزرگی اللہ تعالیٰ جس طرح کہ جاری کرتا ہی اسم عظیم
اور تقدیر اور رب اور اند اور موجود اور ذات کا اور سوا اوسکی اور ظاہر اون کی
کے کہ لائق ہے ساتھ جلال اللہ تعالیٰ کے کیونکہ ظاہر ان صفات کی بیچ حق مخلوق کے
یا جو برین فوسیلہ اعراض میں قائم ساتھ اوس جو ہر کے پس علم اور قدرت کلام اور
مشیت اور رحمت اور رضا اور غضب اور مثل انکی بیچ حق بندوں کی اعراض
ہیں اور مونہہ اور کاتہہ اور آنکہہ بیچ حق اوس بند کے اجسام میں اور جب
ہو اللہ تعالیٰ موصوف نزدیک اکثر اہل اثبات کے ساتھ علم اور قدرت کے
اور کلام اور مشیت کے اور اگر یہ ہر ایک عرض نہیں کیسی عرض کہ جائز ہو اور
اون کی وہ چیز کہ جائز ہے اور بر صفت مخلوقات کے پس جائز ہے یہ کہ ہو مونہہ
اللہ کا اور دونوں کاتہہ اللہ کے صفتیں اجسام کہ جائز ہے اور ان کو وہ چیز کہ جائز
ہے اور بر صفت مخلوقات کے یعنی اگر علم اور قدرت
وغیرہ کو اعراض نہیں جانتی پس یہ اور وجہ وغیرہ کو ہی اجسام نہ سمجھنا چاہیے
یہ وہ مذہب ہے کہ حکایت کیا اوس کو خطا ہے اور غیر اوسکی نے سلف سے اور

على ظاهرها والاتفاق بين
الله كما جري ظاهر
العلم والتقدير والرب
والموجود والذات ومخول
فان ظواهرها والاتفاق
بين الله
خلق الخلق اياتها
وما عرض قائم به فالعلم
والقادر والكلام ونحو
القدر والرضي والغضب
والعلم والبدن والعين
والوجه فاذ كان الله معروفا
اجساما اهل الباطن له
صفات اهل الباطن
علماء وقدرنا ولا ما مشية
ان لم يكن ذلك عرضا
عليها ما يجوز
الخلق من صفات
الله وحيثما
اجساما يجوز
المخلوقين واليه
الذاهب
وغيره من

الحق في الجنة قد ثبت عن
عليه السلام الذي ينبغي هذا
الوصوله نعم كيف و
كيف يكون وكيف
مستمر العمل كيف الصفه
له فالعمل كيف الصفه
عليه السلام الذي ينبغي هذا

وتموهذه الروح التي في قلوبهم
 كل هذا الظن بالخالق سبحانه
 فليعلم الخلق من صفات الله
 كماله على قلبه
 فان ركنه يكون سمع و
 ولبه من صلبه من الجنة

يعني انعام جنت هي اور خبر دي رسول خدا صلي الله عليه وسلم نے کہ بہشتون میں رہ
 جو کہ نہ آنکھوں نہ دیکھا اور نہ کانوں نے سنا اور نہ گذری و پر دل کہے آدمی کے جب جنت
 بہشتون کی کہ ایک مخلوق ہی مخلوق اللہ کی سے اس طرح ہو پس کیا خیال ہے تیرا
 ساتھ خالق سبحانہ تعالیٰ کے اور یہ دیکھ روح کہ کچھ آدم کے ہی جانتا ہی عاقل کہ اس طرح
 بیقرار ہیں آدمی بیچ سمجھنے حقیقت اوس روح کے اور خاموش ہوئی ہی نفس بیان
 کیفیت اوسکی سے آیا ہیں عبرت پکڑتا عاقل ساتھ ان باتوں کی کلام کرنے سے نزع
 کیفیت اللہ تعالیٰ کے باوجود کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ روح بدین ہیں ہی اور نکلتا ہے
 اوس سے اور چڑھتی ہے وہ روح طرف آسمان کے اور کبھی جاتی ہے اوس بدن سے
 وقت نزع کے جس طرح صبح ہی اعاذیت صبح میں نہیں غلو کرتے ہیں ہم مجرد کہنے
 اوسکی میں مثل غلو متغلفہ کے اور جو موافق اونکی ہیں کیونکہ وہ نفی کرتے ہیں اوس
 چہرے کو اورا وترنے کو اور اتصال ساتھ بدن کے اور انفصال اوس بدن اور اس طرح
 ضبط کرتے ہیں و میں کیونکہ اعتقاد کیا اور ہونے روح کو کہ غیر جنس بدن اور صفات
 بدن کی ہے پس غیر جنس ہونا اوسکا واسطی بدن کی نفی نہیں کرتا ثابت کو کہ ہووین
 یہ صفات ثابت واسطی روح کے جیسا کہ لایق ہے واسطی اوس روح کے پس بتیہ
 ہے کہ تفسیر کریں کلام ان متغلفین کہ موافق نصوص کے پس بر صورت میں خطاب
 میں ہوگی اور کہان ملتای او کو یہ درجہ تیسرہ و قسم وہ کہ نفی کرتے ہیں ظاہر ان
 آیات کے یعنی وہ لوگ کہتی ہیں نہیں واسطی ان آیات کے باطن میں کوئی معنی
 کہ وہ صفت ہوں اللہ کی اور اللہ کی عتوق کوئی صفت نہیں بلکہ صفات اوسکی ہیں
 ہیں یا اضافی یا مرکب ہیں ان دونوں اور ثابت کرتے ہیں بعض صفات کو کہ وہ صفات

کیفیتھا اذلا غیر العاقل
 عن الکلام و کیفیۃ التفع
 نطق ما لا یرج فی البدن
 روح منہ و فہم فی التعمد
 تسئل منہ وقت النزع کما
 نطقت بذات النصوص
 لا تعلق فی غیر بدھا غلو

۱۰۲

المتغلفۃ من واقعہ
 انقضاء الصعود والذول
 ولا اتصال بالبدن ولا انفصال
 عنه و تخطو اذہا حیث
 لو ان جنس البدن صفاتہ
 فہذا ما لا یلزم اللہ کیفیۃ
 ان یكون هذا الصفات ثابتہ
 لما یجسب بالادان فیفسد
 کلامہم با یوفی النصوص
 فیکون قد اخطا و انی
 القسا الذان ینفیان ظاہرہما
 اعنی الذین یقولون لیس لہا
 الباطن مدلول کھو صفتہ اللہ
 قضاوان اللہ لا صفتہ اما
 ثبوتیۃ بل صفتہ اما
 سلبیۃ

و اما صفاتہ و اما کہانہ و اما بعض صفاتہ و اما بعض صفاتہ و اما بعض صفاتہ و اما بعض صفاتہ

السبعين واثنى عشر
عشر وثلاثون
الضعفاء على قدر من
المتكلمين فقولوا قد قسم
فولم يستوفى معنى استوفى
او بمعنى ظهوره في القدر
انها الخلق اليه الفخر اليه
معان المتكلمين وقسم بقول الله
اعلموا ان ربها لكانا نعلم
المراد بها صفات صفات
علمنا واما القسما الوفا
بقولنا يكون
فقسم
عامر المرحوم بالله عز وجل

او بمعنى ظهوره في القدر
انها الخلق اليه الفخر اليه
معان المتكلمين وقسم بقول الله
اعلموا ان ربها لكانا نعلم
المراد بها صفات صفات
علمنا واما القسما الوفا
بقولنا يكون
فقسم
عامر المرحوم بالله عز وجل

١٠٣

سبعية يا ثمانية يا خمسة عشرية يعني سات يا اربعة يا بندان بين اورنا بت کرتے
میں احوال کو نہ صفات کو اور پھر جو تحقیق معلوم کیا جاتا ہے بت کلین کے سی پس ہم
بہی دو قسم میں ایک قسم تاویل کرتے ہیں آیات کے اور مقرر کرتے ہیں مراد کو بتل
قول انکے استوی معنی استولا بمعنی غالب و راستوی بمعنی علو مکانیہ اور
بمعنی قدر اور بمعنی ظہور نور او سکی کا واسطی عرش کے یا بمعنی انتہا خلق کا طرف
او سکی اور غیر او سکی معلو متکلمین سے اور دوسری قسم ہی کہتے ہیں کہ امد جاتا
ارادہ اپنی کو ان آیات میں لیکن استقدر جاتی ہیں ہم کہ نہیں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ
ان آیات سے اثبات ایسی صفت کا کہ خارج ہر علم ہماری سے آید دو قسم کہ سکوت اور
توقف کرنے والی ہیں ایک قسم انہیں کہ تنہا ہی جائز ہے کہ ہو کہ مراد ان آیات سی
ظاہر معنی ہو سکی کہ لایق ہوں ساتھ اللہ کے اور جائز یہ ہے کہ نہ ہو مراد صفت ہم
کے اور اس طرح کے اور یہ طریقہ ہی اکثر فقہاء وغیرہ کا اور دوسرے قسم یہ ہے کہ بالکل
ناموش رہتی ہیں ان سب سے اور نہیں پڑتے اور تلاوت قرآن اور اور تلاوت
حدیث کی یعنی انکی قسمت میں صرف تلاوت کرتے ہیں قرآن کو بے سمجھنے کے اور نہ
میں دل کو اور زبان اپنی کو سب باتوں پس یہی چہرہ قسم ہوئی نہیں ممکن کہ نکلے
آدمی انہیں سے اور صواب اکثر آیات اور احادیث میں یقین کرنا ہر ساتھ طریقہ
دوسری کے مثلاً آیات اور احادیث کے کہ دلالت کرتے ہیں اوپر اس بات کے اسید
تھا اوپر عرش کے ہی اور معلوم کیا جاتا ہے طریقہ صواب کا اس آیت میں ساتھ دلالت
اور حدیث اور اجماع ائمہ کے ایسی دلالت کہ نہیں احتمال کہ بعض کے اور بعض
دلائل میں من ظن غالب ہو تا ہو اور احتمال کے اور تردد کے اور یقین ان بتل میں

یعوزان یكون للملأسة
الله تعالیٰ عز وجل
طریقہ تکلیف من الفقہاء وغیرہ
دو قسم ہو سکتی ہیں
تلاوت قرآن اور تلاوت حدیث
و تلاوت کلام اللہ عز وجل
و تلاوت کلام اللہ عز وجل
و تلاوت کلام اللہ عز وجل

و القسما الوفا بقولنا يكون
فقسم
عامر المرحوم بالله عز وجل
بعضها قد يغلب على الظن ذلك مع احتمال خذ والمؤمن في ذلك

کان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 عن عائشة رضي الله عنها قالت
 قلت يا رسول الله ما من شيء
 ومن تشبه عليه ذلك أو غير
 ومن تشبه عليه ذلك أو غير
 من تشبه عليه ذلك أو غير
 من تشبه عليه ذلك أو غير

موافق اوسکی معاملہ کرتا ہے کہ دیا گیا ہے اوسکو علم اور ایمان اور جس شخص کو نہیں
 بخشا اللہ تعالیٰ نے نور پس نہیں ہے حاصل اوسکو کچھ روشنی پس جس شخص پر یہ
 باتیں وغیرہ مشتبہ رہیں ہیں وہاں تک واسطی اپنی ساتھ اوس کے لئے کہ روایتیں
 کیا اوسکو مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا عائشہ رضی اللہ
 عنہا کہ جب اوہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو واسطی پر رہتی تھانے
 کہتے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ** فَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ خَيْرُ مَنَ عِبَادِكَ فَمِمَّا
 كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي يَا خَلِيفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأَنَّكَ تَعْلَمُ تَسْمَعُ إِلَى بَابِ
 یعنی اسی اندر رب جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنے والے آسمانوں
 اور زمین کے جانور والا پوشیدہ اور ظاہر کا تو فیصلہ کر گا درمیان بندوں اپنی
 کے جس بات میں اختلاف کرتے ہیں ہدایت کر مجھ کو طرف حق کے کہ اختلاف کیا گیا
 اوسمیں ساتھ اذن تیری کے تحقیق تو ہدایت کر تا ہی جب کو چاہے ہے طرف
 سید ہی راستہ کے اور بیچ ایک وایت کے ابوداؤدی یہ ہے کہ حضرت کہہ کرتے
 نماز اپنی میں یعنی تکبیر تحریمہ پر پڑھتے یہ دعا ہے جس جہوت کہ مخرج ہو کہ بندہ
 طرف اوس آئند کے اور دعا رمانگے اوس سے اور ہمیشہ رکھی نظریج کلام امداد اور
 کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کلام صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین کے کہل جاتا ہی اوسکو
 راستہ ہدایت کا ہر جہوت معلوم کرایا جاوے اوسکو انجام کار اور نہایت قدم
 ان متفلسفہ مشکلیں کا اس باب میں او معلوم کرایا جاوے اوس چیز کو کہ سمجھتے
 ہیں اوسکو بیچ نرم اپنے کے بران قاطع اور فی الحقیقت وہ شبہ ہو اور میرا

اللہ جل جلالہ
 عالم الغیب والشہادۃ
 مختلفون لہذا لما اختلف فیہ
 من الحق لیس لہذا اختلاف فیہ
 الا لہدایۃ من اللہ
 ابوداؤد نے فرمایا
 بغیر ان کے کہ ہر صلاہ
 اللہ و دعا و اذان و اقامۃ
 ۱۰۴
 لا اله الا الله
 والناجی من غمہ المسلمین
 انما العلم بالقدر
 انما العلم بالقدر
 انما العلم بالقدر
 انما العلم بالقدر

عنه من افك يعلم ان الذي العاقل منهم انه ليس هو فيما يقول على بصيرة

و اعلم ان العلم بالعبر فيهم من وجه
 حق اول كاسر مكسود
 و انما هو كاقبل فيها شعر
 وان تحفة ليست بجنة

ایک اور توحید جو انکی نہیں ظاہر اور پیش اس شعر کی ہی جو کہا گیا ہے
 تھا لہذا ہم حقا و کل کاسر مکسود ہے یعنی بعض دلائل سے ہیں کہ کوئی ہوتا
 میں پیش بینی کے اور توحید ال کے تباہ و مکتوب اور حال نہ ہر یک کہیں اور کوئی ہو تو میں آدہ
 جانتا ہوں یا غی والا اور کہیں والا بیچ انکو ایک جس کہ وہ لائق ہیں اس بات کی کہ کہا
 شافعی شیخ حق انکی حکم میں اہل کلام میں یہ ہے کہ مارو تم انکو ساتھ نبی کجور و کم اور جو
 اور میرا جو انکو و محلہ میں اور کہا جاو یہ ہر جزا اس شخص کے کہ چھوڑ کر کتاب و رست کو
 متوجہ ہو طرف علم کلام کی اور دوسرے وجہ کہ اگر نظر کریں تو طرف انکو ساتھ کہیں قدر اور
 و انانیت کے غالب ہیں اور انکی شیطاں کہ احاطہ کیا شیطاں ہے اور انکو تو حرم کو اور انکی وزیری
 اور انکو کہ دی گئی ہیں ذکاوت اور نہیں دی گئی نور اور دی گئی فہم اور نہیں دی گئے
 علوم اور دی گئی ہیں کان آدہ انکہہ و ردل کچھ فائدہ نہ دیا قانون انکی نے اور انکہہ و انکی نے
 اور دل انکی کیونکہ انکار کرتے ہیں آیات اللہ تعالیٰ کا اور کہیں انکو اور چہ نہ کہ ساتھ
 اوسکی مسخری کرتے ہیں اور جو شخص کہ علم ہو وہ ان باتوں کو ظاہر ہوگی اور سب ترین عقل
 سلف کی اور علم انکا اور انانی انکی اس بات میں کیونکہ ڈرایا او نہوں علم کلام سے
 اور منع کیا او نہوں نے اوس سے اور بڑا کہا او نہوں نے اہل کلام اور عیب کیا او نہوں نے
 انکو اور بنا دیا او نہوں نے اس بات کو کہ جو شخص طلب کے کیا ہدایت کو اپنے کتاب
 اور رست کے نہ زیادہ ہوگی اوسکو گرد و رنی اور سوا کے ہیں
 ہم اللہ تعالیٰ سے کہ ہدایت کریں کو راہ سیدہ راہ ابھار کہ نعام کیا
 تمہی اوپر سوا انکی کہ غصہ کیا ہے اوپر نہ کہ انکو کو

تمام شد

و انما هو كاقبل فيها شعر
 و اعلم ان العلم بالعبر فيهم من وجه
 حق اول كاسر مكسود
 و انما هو كاقبل فيها شعر
 وان تحفة ليست بجنة

و اعلم ان العلم بالعبر فيهم من وجه
 حق اول كاسر مكسود
 و انما هو كاقبل فيها شعر
 وان تحفة ليست بجنة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاتمہ۔ احوال مصنف کی بیان میں اسٹم شریف مصنف کا احمد بن عبد الرحیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم بن خضر بن محمد بن خضر بن علی بن عبد اللہ بن یحییٰ الخوانساری ثم الدمشقی تلمیذ الدین ابو العباس شافعیہ کو دن ربیع الاول ۱۱۸۰ھ کی دسویں تاریخ شہر حران میں تولد ہوا اور سنہ چہم سو و شتر ہجری میں بسبب فتنہ و فساد قوم شتر کے کہ حران میں واقع ہوا تھا ہمراہ باپ و والدہ بھو بہاؤ نگر شہر و شوق میں جا کر اقامت اختیار کیا اور وہاں قریب بیس فضاء شہرین کے خدمت میں کہ آیتہ عصر سے علم حدیث حاصل کیا صحاح ستہ وغیرہ سنانند و فہم طرازی کی یہ وغیرہ کتب اسلام کے کئی بارساؤ کی روبرو بیٹھیں اور اپنی باتہ سے لکھیں و تفسیر سن میں ہر علم میں لایق ہوا اور ہر فن میں فایق اور اپنی والد شریف اور اور شاخ سے علم فقہ اور اصول سے بہرہ یاب ہوا۔ علم عربیت اور تفسیر میں بڑی بڑی کابریاں سے فوقیت لیگیا تھوڑی دنوں میں ان سب علوم سے ایسا ہر ہوا کہ تفسیر اور تدریس کے لایق ہو گیا۔ اور آہی عمر پیش تک نہیں پہنچی تھی کہ شہد افتاء پر پہنچا قوت حافظہ اسکو اللہ تعالیٰ نے اسقدر عطا فرمائی تھی کہ جس چیز کو ایک دفعہ یاد کر لیتا عمر بہرہ فراموش نہ ہوتی بعد ازاں والد اپنی کے مسند نشین ہوا اور دار الحدیث میں مدرس شروع کیا بڑی بڑی فاضل مثل قاضی القضاة بہاؤ الدین ذکی اور شیخ تاج الدین و غیری و غیری اس درس میں نجد مستخرج الاسلام حاضر ہوتے علماء عصر اور ائمہ امصار اسکی اور اوصاف میں کئی دفتر لکھ دیے تھے نمونہ خوارچند نقلین بطریق اختصار لکھی جاتے ہیں وہ بھی لکھتا ہے کہ فارسی اسکی درس کو اپنی باتہ سے لکھتا اور اسکی تعلیم میں جان و کوشش کرتا اور ذہنی نے اپنی معجم میں اسکا ترجمہ یعنی صفت اسطر جس لکھی ہے کہ وہ یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ یکتا زمانہ تھا علم اور معرفت اور شجاعت اور ذکا اور انوار الہی اور خیر خواہی امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل المعروف اور ہی بن المسلمین کثرت سے احادیث لکھیں اور پڑھیں اور طبقات رجال میں نظر فرمائی اور وہ چیز حاصل کی کہ اور شخص کو حاصل نہ ہوئی تفسیر میں سب سے بلند تہاد فایق تفسیر میں طبع اسکی سیال تھی اور کلام اور منطق اشکال میں غوطہ مارنے والے اپنی دل کی روشنی اور تیزی فہم سے ایسی ایسی مسائل استنباط کئے

کہ اس سے پہلے کسی نے نکتہ ہی حفظ حدیث اور اختلاف روایت اور احوال متکلمین میں نیا بیان
 فایق تھا اور دلائل ظاہر سے سنت کی تائید اور اہل بدعت کو بقوت علم پایمال کرنا بہت خلق خدا کو
 اگر ایسی سیراہ پر لایا اور راہ سنت اور نصرت دین میں ایذا اور ٹہانمی اسکی اوصاف زیادہ اوس
 ہیں کہ بیان میں آسکین ذہبی کہتا ہے کہ میرے طاقت نہیں ہے کہ اوسکی اوصاف بیان
 کر سکوں خانہ کعبہ کے رکن اور مقام کے مابین قسم کر کے کہہ سکتا ہوں کہ میری آنکھ نے اوسکی
 مثل نہیں دیکھا اور نہ اوسنی یعنی شیخ نے اپنی آنکھ سے کوئی اپنی مثل دیکھا ہی اور شیخ کمال الدین
 ابن زملکانی نے لکھا ہے کہ جب شیخ کسی علم سے بوجہ جاتا تو دیکھنے والا کہتا کہ اسکو بجز اس فن
 کے اور کوئی فن نہیں آتا اور فوراً حکم کرنا کہ اس سے زیادہ اوس فن کو کوئی شخص نہیں جانتا یعنی
 اس میں بڑا کامل ہے اور تمام شروط اجتہاد کے اوس میں جمع تھیں ذہبی نے اپنی مختصر میں لکھا
 کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ علوم دیانت میں متبحر تھا اور صحیح الذہن جلد فہم مباحث صاف حمیدہ
 تیز فہم بڑی شجاعت والا کریم اور حلیم لذت کہانی اور پختی اور جماع سے فارغ تھا اسکو بجز لذت
 اشاعت علوم دین اور تعریف کتب کی اور عمل بالخیر کے کوئی لذت نہ تھی ہر چند عہدہ قاضی القضا
 کا اوسکو دیر رہے اوس نے اس لذت کے باعث سے قبول کیا حدیث اور تفسیر اور فقہ میں بہت
 اور آثار میں سردار تھا اور ذہبی نے تاریخ کنیز میں لکھا ہے کہ کوئی اسکی زمانہ میں اسکی مرثیہ کا
 نہ تھا ایسا واقف اور بارہا حدیث اور آثار کا تھا کہ یہ بات اوسکی حق میں صادق آتی ہے
 کہ کوئی کسی کہ جس حدیث کو اور آثار کو ابن تیمیہ نہیں جانتا وہ حدیث یا اثر نہیں ہے یعنی ایسا
 حدیث سے ماہر تھا کہ کوئی حدیث اوسکی یاد سے یا نہ تھی اپنی زملکانی نے کتاب انطال التحلیل پر
 کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ تعریف ہی بعد لکھی شمار عظیم کے اور توصیف جیم کے اور ترجمہ اور نام شیخ
 رحمۃ اللہ علیہ یہ قطعہ لکھا ہے مَا أَقُولُ الْوَاصِقُونَ لَهُ ۞ وَصِفَاتُهُ
 جَلَّتْ عَنِ الْحَمَرِ ۞ یعنی کیا کسی اسکی صفت کرے والا نہ کیونکہ اسکی صفات گنتی سے زیادہ ہیں ھُوَ
 ۞ اللَّهُ قَاهِرٌ ۞ ھُوَ بَيْنَا وَبَيْنَ الْجَوَابَةِ ۞ الدَّهْرُ ۞ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے محبت سے سب جتوں پر غالب
 وہ ہماری بیچ میں عجوبۃ الدہر ہے ۞ ھُوَ آيَةُ الْخَلْقِ ظَاهِرَةٌ ۞ اَنُوَادُهُ اَرَبَتْ عَنِ الْفَجْرِ ۞
 یعنی وہ منبانی ظاہر ہے واسطی خلق کہہ نور اوسکی فجر کے انوار پر غالب ہوئی ۞ اہل طبقات نے

کئی قصاید و رباعیات اوسکی وصف میں نقل کی ہیں ان اور ارق میں اولی کنجائش نہیں ہی جب ابن
 دقیق العید و نکاح ہم مجلس ہوا اور اونکی باتیں سنیں تو کہا کہ مجھ کو امید نہیں تیرے شیخی پہ ہو
 ابو الحجاج المزنی الحافظ اوسکی تعظیم اور تکریم میں مبالغہ کرتا اور کہتا کہ اوسکی مثل چار سو برس
 نہیں دیکھا گیا صحیح روایت میں ابن ز ملکانی سے منقول ہے کہ اوسنی کہا کہ پانچ سو برس ہی اوسکی
 مثل کوئی پیدا نہیں ہوا شیخ کمال الدین ابن ز ملکانی نے اپنی دستخط سے اوپر کتاب دفع الملام عن
 ائمتہ الاعلام کے کہ تصنیف شیخ کی ہی لکھا ہی کہ اس مضمون سے کہ یہ کتاب شیخ امام عالم کے
 سے کہ علامہ اور حافظ اور مجتہد اور عابد اور برگزیدہ اور امام یا مومن کا برگزیدہ زمانہ کا علامہ
 جہان کا وارث انبیاء کا آخر مجتہدین کا سردار علماء دین کا برکت المستم کی حجت عالموں کے
 برکت من تکلیف کا جزو اوکھاڑا نواں مبتدعین کا زندہ کر نواں لاسنت کا اوسکی بزرگی سے اللہ کا
 احسان ہم پر ہے اور اوسکی وجود سے اللہ کے دشمنوں پر اوسکی حجت ہی اوسکی برکت اور
 اوسکی اخلاق سے کئی دل روشن ہوئے کہ نام اوسکا تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الجلیل ابن
 عبد السلام ابن عیسیٰ حرانی ہے بلند گری اللہ تعالیٰ بلند سی اوسکی اور محکم کے ساتھ اوسکے
 ارکان دین کے اور ابن ز ملکانی نے یہہ شمار اوسکی اوسوقت کی جب عمر اوسکی تیس سال کی
 تھی اور بہت شیوخ اور علماء عصر نے اوسکی اوصاف لکھے ہیں مثلاً شمس الدین ابی عمر
 اور شیخ تاج الدین وزیر ابی اور ابن منذا و ابن دقیق العید و ابن نحاس و ابن عبد القوی و
 قاضی حنفی وغیرہم اور شیخ عماد الدین واسطی نے کہ علماء عارفین سے کہا کہ یہہ شیخ نمونہ
 خلفاء الراشدین کا تھا اور ستمہ مجتہدین کا تھا جامع ظاہر و باطن کا شیخ علی قادری نے
 رسالۃ العذبة میں پیچھے نقل کرنے کلام ابن حجر مکی کے شرح شمائل سے لکھا کہ میں کہتا ہوں
 کہ نگاہ رکھی اللہ تعالیٰ اوں دونوں کو یعنی شیخ رحمہ اور شاگرد اوسکا حافظ ابن القیم ان صفات
 قیمہ اور اخلاق فیضیہ سے کہ لوگ انکو حق میں بیان کرتے ہیں جو شخص منازل سائرین کو مطلقاً کو
 اوسپر خوب ظاہر ہو جاوے کہ یہہ دونوں شخص کا برابر سنت و جماعت کے ساتھ ہو عابد
 کہتا ہے کہ خاتمہ میں مجھ کو کچھ احوال شیخ کا بیان کرنا منظور تھا استخاف النبلاء تصنیف علامہ عصر
 تامل برکت نواب والا جاہ امیر المملک محمد بن قیام پور ہواں دام فیضہ اور صوفی الدقیق

فی المواقف متبع ہے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کا بڑا تمنع اوس سے صرف دو سلوں میں
 تھا ایک مسئلہ زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور دوسرا مسئلہ صفات الہیہ میں دوسرے
 مسئلہ میں اوسپر ثمت مجسم ہونی کی لگاتہ توجہ اور پہلے مسئلہ میں کہتے ہیں کہ حرمت جہر کا واسطہ
 زیارت قبر نبی صلعم کے قابل تھا میں نے شیخ کے قین چار رسالہ دیکھو میں او کی دیکھو سے مجھے
 استقد فایده دینی حاصل ہوا ہے کہ او کی تصنیف سی کم ہوا تھا قرآن اور حدیث میں ایسا ماہر
 پایا کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا قرآن اور حدیث سی ایسی سائل نکالتا ہے جیسی دریائے غوا میں تے
 اوسکی تصنیف کے مطالع سے احتیاط کے اشل آتے ہے اور قرآن حدیث میں تدبر کرنے کی
 مہارت پیدا ہوتی ہے مسئلہ کو ایسی تقریر صاف اور شستہ سی بیان کرتا ہے اور چار طرف سی گہرا
 لہ آدمی کی تسکین ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اوسکو رحم کرے پس نسبت تجسیم و تشبیہ کی اوسپر بڑا
 بہتان ہے حاشا و کلا وہ برگز تجسیم و تشبیہ کا قائل نہیں ہے مسائل صفات میں بالکل موافق
 سلف کا یہ بہر حمودہ جسکا ترجمہ کیا گیا ہے اوسکا شاہد ہے اللہ تعالیٰ نے اوسکو جزا خیر دی اس
 کو ایسا صاف کیا ہے کہ اوسکی پڑھنے سے عقاید کی تجدید ہوتی ہے نزول کے مسئلہ میں ایک بڑا رسالہ
 تصنیف کیا ہے جسکی مطالعہ سی احادیث صفات کی تصدیق ہوتی ہے اور ایمان کو کمال اور مسئلہ
 پہلا ایسا نہیں ہے جیسا تہی تشیع وار دو غایتہ الامر درجہ استحباب سے زیادہ نہیں ہو سکتا
 صرف تخطیہ کفایت کرتا تھا کہ اکبر سحر محفل و یصیب یہ بات بعید نہیں ہے کہ شیخ کو تجسیم و تشبیہ سے
 نسبت کیا گیا کیونکہ ہمیشہ سی اہل حق کو اہل باطل ایسی ایسی ہی القاب تہی رہے ہیں یہ او کو علماء
 رسول اللہ سے میراث ہی کہ اوس زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صابی کہتے تہی و خارجی
 اور معتزلہ اہل سنت تشویہ کہتے ہیں امام شافعی صاحب کو رافضی کی ہمت دی گئی چنانچہ اونکی
 شعر سے صاف ظاہر ہوتا ہے **ان کان رافضیاً ثبت آل محمدہ فلیشہد النفاق ان**
رافضیہ + شیخ ابن تیمیہ رحم کو خارجی ہونی کی ہمت لگائی گئی تہی اوسوقت اونہو نے یہ شعر کہا
ان کان رافضیاً ثبت محمدہ فلیشہد النفاق انی ناصب + ایک اور شخص کہتا ہے
فانکان تجنیما ثبوت معافہ + و تنزہ ہما عن کل عیب مختصر سی + فانی بجدالہ میں مجسم +
 ہتھو اشہودا و اخر و اکل مختصر سی + حضرت امام اعظم رحم پر کیا کیا اتہام لگائے گئے کوئی دنو جزیرہ

کہتا تھا کوئی قدریہ اور کوئی مرجیہ کوئی قابل ہونے خلق قرآن کے نسبت کرتا تھا حضرت امام احمد
 حنبل کو اس بات کی تہمت لگائی گئی کہ محمدؐ نے قرآن کا قابل تھا الٰہی صلہ جو محقق منکرم
 بظلمۃ التوفیق ہوا ہے وہ ایسی ایسی القاب ملقب ہوتا رہا ہے یہہ ورتہ انبیاء کو ہر ایک
 نبی سچا اور جنوں سے نسبت کیا گیا کہ لک ما انے الذین من قبلکم من رسول الا قائلوا
 ساحر او مجنون بعض جہلدار ایذا پہنچنے کو دلیلِ ناحق پر مبنی کی شہرتے ہیں نہیں انبیاء کو
 ہمیشہ ایذا پہنچتی رہی حضرت امام اعظم صاحبِ قید ہی میں انتقال فرمایا حضرت امام شافعی
 صاحبِ شہر سے نکالی گئے حضرت امام احمد حنبل صاحبِ مقید ہوئے علیٰ ہذا القیاس ہر ایک
 شخص جس نے مونہ سے کلمہ حق نکالا ایسی ایسی فتنہ سے مبتلا رہا جناب سید الشہد اکرام المونج
 ماتہ سے ایذا دی گئی کیا وہ حق پر نہ تھے نعوذ باللہ من ذالک یہہ بھی انبیاء کا ورثہ ہی ایسی
 باتوں کو دلیلِ ناحق قرار دیکر عوام کو دھوکہ دینا و تیرہ اہلِ باطل کا ہی و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

۲۹۷۵۶۱ و ت ش

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

۱۶۸۴

[illegible]